TIGHT BINDING BOOK

brown book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222408
UNIVERSAL LIBRARY

بعون صانع ملکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان

کلیات شاعر معجز بیان فخر ہندوستان حضرت [illegible] المتخلص بہ [illegible] شاگرد رشید استاد الشعرا [illegible]

نظم شہید ۱۳۰۹ھ

بہ تصحیح و حسن اہتمام حکیم میرزا نادر علی نبیرہ حضرت مصنف

در مطبع فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن مطبوع گردید

۸۹۱ ، ۳۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن رات مہر ومہ سا روشن ہے نور تیرا
موسٰی کہے ہے مظہر ہے کوہ طور تیرا

ہے سرو اور سمن مین نسرین و نسترن مین
خار و گل چمن مین رنگ ظہور تیرا

مشتاق دل ہے میرا تو کب ملیگا جانان
ہے گرچہ مجھسے ملنا اک دن ضرور تیرا

رو بر زمین ہے پایا سر بر فلک ہے دیکھا
عجز و نیاز اپنا ناز و غرور تیرا

طوفان نوح رکھتا ہر دم رکاب مین ہے
اے بحر اشک دوری جوش و فور تیرا

تیرا تجھے ہے دین اور میرا مجھے ہے ناصح
مین اور جنون ہو میرا تو اور شعور تیرا

اے حامی دو عالم کیا ہے شہید کو غم
جب آسرا ہوا اس کو روز نشور تیرا

خاک اوس کوچہ سی اوٹھین ہم جہانکا گرد باد
تا ابد دامن نچھوڑی خاک رخصت خواہ کا

ہی تن کاہیدہ کو کتنا غنیمت رنگ زرد
ہر قدم پر ہے تماشا کہربا و کاہ کا

حکم کوچ آیا رفیقان طریقت الرحیل
یہان سی رستہ ہی نرالا بندہ درگاہ کا

شہ نصیر اوستاد کامل ہے جو میرا ای شہید
شاعرون مین مرتبہ مجھکو ہے شاہنشاہ کا

زرد رخ دکھلا دیا داغ جگر دکھلا دیا
تہا میرا سرمایہ جتنا زر و زر دکھلا دیا

چشم نے اشک اونکو اور لخت جگر دکھلا دیا
لعل کا صندوقچہ درج گہر دکھلا دیا

آہ نے میری اوسے اپنا اثر دکھلا دیا
تہا تو نخل سوختہ لیکن ثمر دکھلا دیا

بنگیا تار اوس کی چلمن کا میرا تار نگاہ
جلوہ چلمن سی جو اوسنے اک نظر دکھلا دیا

گرچہ کہنے کو تو ممکن ہے مگر تونے ہمین
قدرت واجب کا نقشہ ای بشر دکھلا دیا

جب دل پر داغ کا احوال پوچھا یار نے
لیکے طاؤس چمن کا مین نے پر دکھلا دیا

مینے قد کی یاد مین اک آہ کہینچی دل نے جب
باغ مین شمشاد کا مجھکو شجر دکھلا دیا

مینے جب پوچھا عدم کی راہ کا اون سی سراغ
دست نازک رکہہ کے بالائی کمر دکھلا دیا

ق

دل جو سینے مین تڑپتا ہی سنایا اسکا حال
تہا جگر پہلو مین وہ بھی چیر کر دکھلا دیا

اور کیا منظور ہی دریافت ای خانہ خراب
گور مردے کی بتا جیتے کا گہر دکھلا دیا

سنکے آج اشعار تیرے جان مین جان آگئی
طرفہ اعجاز ای شہید نکتہ ور دکھلا دیا

۳

یا درخ نے صورت آئینہ حیران کر دیا
فکر نے زلف پریشان کے پریشان کر دیا

بوے گل سا میرے دل مین اوسکو پنہان کر دیا
مجھکو شکل جسم اوسکو صورت جان کر دیا

دل سوی بر وقف شوخ چشم فتان کر دیا
مین نے مرقد موقف سیر غزالان کر دیا

دل میرا خون کر دیا لعل بدخشان کیطرح
جسنے وہ لب غیرت لعل بدخشان کر دیا

زلف دکہلا کر کیا ہندو مسلمان کو نہ صرف
رخ دکہا ہندو کو بھی تو نے مسلمان کر دیا

دم مین دم جبتک ہے اوسکا نام ہے ورد زبان
جسنے مشت خاک سے بندے کو انسان کر دیا

ق

کشتہ اوسکا گرچہ بیکس تہا خباب عشق نے
فاتحہ کا عاشق مفلس کے سامان کر دیا

برگ گل لخت جگر اور نقل ور ای اشک کے
کر کے شیرازہ دل سے پارہ قرآن کر دیا

رشک خوبی سے تیرے دیوان رنگین کے شہید
باغ مین ہر گل نے اپنا چاک دیوان کر دیا

اک جہان سے جو سدا بر سر اخلاق رہا
مجہسے ملنا اوسے اطلاع بد تپاق رہا

اک جہان اوسکا سدا مورد اشفاق رہا
لیکن اک میری ہی قسمت سے بد اخلاق رہا

طی کیا منزل جاوید کو جن یارون نے
پاؤن سے اونکے لگا وادی اطلاق رہا

تپ ہجران نے جلایا غضب اے سوز درون
شمع کی طرح مجہے رات بہر احراق رہا

مذہب عشق کا جسپر ہوا اطلاق اے شیخ
کفر و دین کا نہ پہر اوسپر کبھی اطلاق رہا

افعی زلف ڈسے جسکو وہ بچتا ہی نہین
اعتقاد اپنا تو اب تجہہ پہ نہ تریاق رہا

میری رسوائی تو اوس سے بھی کہین ہے بڑہکر
قیس کب میری طرح رانده آفاق رہا

جواب خط ملا شاید ہوئی جو بیخودی طاری	کہ خط بھی ہاتھ سے وہان نامہ بر اوٹھ نہین سکتا
گریبان چاک کس آشفتہ کا اوس کو نظر آیا	کہ دامان حیا منہ سے سحر کے اوٹھ نہین سکتا
خودی اوٹھی تو پردہ خلق کا اوٹھ جاسے لیکن	یہ پردہ اپنو آگے سے نظر کے اوٹھ نہین سکتا

نکالین ہم شہید اب کس طرح دل کا غبار اپنے
جگھہ دل مین غبار عشق کرکے اوٹھ نہین سکتا

یہ ہے پردہ طلسمات جہان کا اوٹھ نہین سکتا	حجاب اوسکی ہمارے درمیان کا اوٹھ نہین سکتا
اوٹھائیگا کوئی کیا خاک ہمکو نقش پا ہوکر	وہان بیٹھی ہین اب ہم جہان کا اوٹھ نہین سکتا
یہ جذب عشق ہے کوچے سے اوس کے اے توانائی	غبار اب جو مجھ سے ناتوان کا اوٹھ نہین سکتا
ہے جا رحم اے صیاد کیونکر بار قید اوٹھے	کہ خود بلبل سے تنکا آشیان کا اوٹھ نہین سکتا

ہے کیونکر شہید اغیار تلخی ستم اوس کی
کہ جب ناز اوس بت شیرین زبان کا اوٹھ نہین سکتا

مریض عشق ہے تیری تو بس غم اوٹھ نہین سکتا	کہ بستر سے کوئی دم اب وہ بیدم اوٹھ نہین سکتا
نگین پر نام کھودا ہو تو وہ کاغذ پر اوٹھتا ہے	کہ نام اوسکا لوح دل پہ ہمدم اوٹھ نہین سکتا
پیالہ جیت پڑا شب ہاتھ سے میرے تو وہ بولے	کہ ہاتھ جام بھی لو آج جم جم اوٹھ نہین سکتا
نہین وہ گریہ کنان ہو ہمدم اس باغ عالم مین	کہ ہے بیٹھا مثل شبنم اوٹھ نہین سکتا

شہید اس بحر مین کیونکر غزل جو تھی یہ لکھی ہے
نہ سمجھو بوجہ فن شعر کا کم اوٹھ نہین سکتا

5

بطرز الفت سے یہی اپنا میرا ارونا تیرا ہنسنا
میری باتو ہو ہوسی کیا ہوتا تیری ہاہا سے کیا ہوتا
شہید نکتہ دان نے طرز نو غزل لکھی
جواب اسکا کسی کی فکر سے سعی نے کیا ہوتا

٦

دیوانہ ہوں ساقی تیری جادو نظری کا
جلوہ نظر آیا مجھے شیشہ میں پری کا

لٹ جاؤں نہ کیون فکر مین جون تار زلف
باریک دقیقہ ہے تیرے موکمری کا

ہے شور جنون سر مین بہرا جون سر طنبور
ہنگامہ یہ گرم اپنے ہے شوریدہ سری کا

اک جنبش دل ہی سفر عشق مین درکار
پہر آئینہ ہی راستہ خشکی و تری کا

تب چاک جگر بخیہ ہوئے سوزن مژگان
وہ تار نظر رشتہ ہو جب بخیہ گری کا

اوڑ تو بھی کہ جاتا ہی اوڑا رنگ ہمارا
اے ہوش ارادہ ہی اگر ہم سفری کا

کندہ کرون مین نام تیرا ہو جو بدست
ٹکڑا کوئی خوش رنگ عقیق جگری کا

بیمار محبت کی ہی گو او خبر آج
اتبک وہی عالم ہی وہان بے خبری کا

ہے صبح کا دہڑکہ تو شہید آج بہی کہ
قدرت سے ہو منہ بند خروس سحری کا

گہر گہر جو یہ چرچا ہی میرے سوز نہان کا
مین شمع صفت کشتہ ہون کمبخت زبان کا

اس الفت ہستی نے عدم مفت چھڑایا
آخر کو ہوا مین نہ یہان کا نہ وہان کا

وہ کون جگہ ہی کہ نہین وہان تیرا جلوہ
حقا کہ خداوند ہے تو کون و مکان کا

حیرت سے جو ہی آٹھہ پہر دم بخود ایسا
دل آئینہ حسن ہی کس جان جہان کا

اس عالم اسباب مین اک دم کا ہے لانا
یہہ پردہ جو اوٹھہ جائے تو پہر کون کہان کا

اے کوزہ گر د کاسۂ گل خاک نہ سمجھو
ہر کاسہ سر ہے یہ فلان ابن فلان کا

یہ راہ بڑی سخت ہی اے یار مسافر
تو محو شہید اتنا نہو خواب گران کا

آنکھین مری مرقد پہ بنین گی گل نرگس
دل مین جو میرے وصل کا ارمان رہے گا

دیکھی ہے تیری دست حنائی کی جو سرخی
کیون خون مین نہ تر پنجۂ مرجان رہیگا

ہستی ہے شہید اہل سخن کی تو سخن سے
گر مین نہ رہونگا میرا دیوان رہے گا

حلقہ خمیدہ ہے سر زلف دراز کا
دعوی سرکشی کو ہوا ہے نماز کا

نغمے ہین عشق پردہ نشینون کے بہرے ہوے
صندوق ارغنون کی طرح دل ہے راز کا

دن بھر جبین جو مین نے در پر تیری گھسی
ہے آفتاب داغ جبین نیاز کا

مژگان نہین سیاہ ہی نیزے لئے ہوے
ترکانہ کو یاد ہے ڈھب ترک تاز کا

جلتی ہین آنکھین اشک ہین جاری ہین لب پہ آہ
اے شمع حال سن مرے سوز و گداز کا

دراصل ہے یہ عشق حقیقی کی قنطرہ
کم جانئے نہ مرتبہ عشق مجاز کا

کیا کہئے اپنی حال پریشان کا سلسلہ
طول امل ہے یہ تری زلف دراز کا

ظاہر مین گر غلام ہے محمود کا ایاز
باطن مین دیکھئے تو ہے محمود ایاز کا

جون آہ تن کا دم کے سرشتہ یہ ہے مدام
یارب یہ بادبان نہ ٹوٹے جہاز کا

اک پل نہین قرار پہ رہتا تیرا مزاج
تو رنگ ہے جہان کے نشیب و فراز کا

کالا ہے رنگ شیخ کا اور لنبے لنبے دانت
ملتا ہے اسکی شکل سے نقشہ گراز کا

نرگس کی طرح صرف نہ بیمار ہے وہ آنکھ
ہے اوس کی زلف کو بھی شکنج گراز کا

کیا کارسازی ہوگی میری تم سوا ے بتو
جبتک نہو ارادہ میرے کارساز کا

دل پرخون قدح مے کا ہے ساقی
لبون تک جام جم آیا نہ آیا

قناعت کیا بری ہے ہاتھ میرے
سلیمان کا حشم آیا نہ آیا

شہید اور سینہ پر داغ کی سیر
نظر باغ ارم آیا نہ آیا

عنقا ہوئے مین عدم ہی دہن جیسے یار کا
تار نگہ ہے تار میرے جسم زار کا

کیونکر نہ مرغ نامہ بر اب بیقرار ہو
مضمون خط مین ہے دل پر اضطرار کا

گو خاک ہو گیا ہون پہ اونچی ہے میری قبر
ہون خاک پا مین کس بت نخوت شعار کا

سو بار زر سے جوٹی ہے تیری وبال خلق
ہر شب ہے ہی مثل ستارہ دنبالہ دار کا

روتا کبھی تو سنگ سے سر مارتا کبھی
نقشہ میرا ہے غم مین میرے آبشار کا

پڑھ وہ غزل کہ شیشہ ساعت کی طرح حال
ہو مضطرب شہید دل بیقرار کا

گلنار جامہ ہے میرے رشک بہار کا
ہوئے کفن شہید کو گلبرگ نار کا

زخمون سے تن بنا ہے میرا صورت چمن
داغون سے سینہ تختہ ہے اک لالہ زار کا

ہدیہ ہے عاشقون کے لئے باغ عشق مین
منصور کا ہے سر جو ثمر نخل دار کا

مصراع میرا ابر دو چشم کے وصف مین
کرتا ہے کاٹ تیغ آب دار کا

دم بھر نہ کھولی آنکھ کہ گرم فنا ہوا
یعنی ہے ایک حال میرا اور شرار کا

مرقد پہ اپنے کشتہ چشم و نگہ کی رکھ
کوئی سیر کا پھول کوئی پھل کٹار کا

زنار زمین پہ کام نہین شہ سوار کا
[illegible]
خاک سوز عشق سے ہے جسم زار کا
[illegible]

٩

مین اوس کا یار رہا اور وہ میرا یار رہا
ہوا جو درد میرا وہ سکوت مجھے نگار رہا

نہ صبر دلکو نہ جی کو میرے قرار رہا
رہا تو صورت سیماب اضطرار رہا

نہ کوہکن ہی رہا اور نہ کہسار رہا
فقط جہان مین فسانہ ہی یادگار رہا

رفیق ایک نہ خواب عدم سے جو نکا ہای
پکارتا ہی صدا مین سر مزار رہا

نہ پوچھ زیست کا دقفہ جہا مین کتنا ہی
یہان رہا جو کوئی پل تو جون شرار رہا

برنگ شیشہ ساعت سے انقلاب زمان
کبھی چڑہا ور رہا اور کبھی اوتار رہا

خط اس کے رخ پہ جو نکلا تو کیا تعجب ہے
کہ ساتھ گل کے ہمیشہ چمن مین خار رہا

ہمیشہ جنبش ابرو سے قتل عام کیا
علم کئے وہ صدا تیغ آبدار رہا

یہ تیرے باغ انا الحق کا میوہ ہی منصور
کہ باردار تیرے سر سے نخل دار رہا

شہید نقش جبین ہے میرا سیہ بختی
نگین کے طرح سے رو سیاہ کار رہا

کب شگفتہ گل اے صبا نہ ہوا
مین قفس سے کبھی رہا نہ ہوا

کبھی منت کش صبا نہ ہوا
غنچہ سان دل کا عقدہ وا نہ ہوا

کب وہ غیرون سے آشنا نہ ہوا
مہربان مجھ پہ دلربا نہ ہوا

کام اوس سے میرا روا نہ ہوا
حاصل اس دل کا مدعا نہ ہوا

قد وہ موسی کا کب عصا نہ ہوا
ہمسر زلف اژدہا نہ ہوا

جذب الفت میرا اور اوس کا دیکھ
کاہ سے ربط کہربا نہ ہوا

زاہد لطافے سی کیون ڈرے ہے
کیا بودہ ہے یہ الاغ دل کا

کیون پختہ نہوین داغ کے قرص
ہے گرم سدا اوجاغ دل کا

فارغ ہوسے دو جہان سے پہر بھی
حاصل نہ ہوا فراغ دل کا

کس فکر مین ہو شہید ہشیار
پہر تازہ ہوا ہے داغ دل کا

جام مرگ کا ہے نہ تشنہ نہ سبو کا پیاسا
ہے وہ خونخوار تو عاشق کی لہو کا پیاسا

دانہ و آب مقدر ہی تجھے شکل گہر
آبرو کر نہ تلف گرچہ ہو بہو کا پیاسا

جون گلو اپنے کو رکہہ تشنہ عدو کو سیراب
تیغ کی طرح نہ رہ خون عدو کا پیاسا

دل ہوا اوس چاہ زنخدان مین غریق رحمت
آب چشمہ کا ہے پیمانہ ہی جو کا پیاسا

چشمۂ آئینہ سی تشنۂ دیدار کو کیا
وہ تو ہی چشمۂ آئینہ رو کا پیاسا

سوزش شمع نمط کیون نہ جلاوے مجکو
عشق ہو جب عرق ہر بن مو کا پیاسا

دیکہہ کر گردن قاتل کو ہوسے ہمت شہید
تہا وہ خونخوار زبس خون گلو کا پیاسا

ہے وہی ہوتا جو لکہا ہے تیری تقدیر کا
کیون تو ہے مغرور غافل خوبی تدبیر کا

کوی دیوانہ کرے اب کوہ و صحرا کی ہوس
بس ہوا اپنا کنج زندان گہر ہے زنجیر کا

جو طبیب اپنا تہا وہ بھی دیکہا کے جواب
ای طبیب مہربان اب فائدہ تدبیر کا

کوئی دم ای روح فرہاد استعانت شرط ہی
کام پہر ہے کوئی لیتا ہے جوے شیر کا

تجھ سو کیا چشم رکھے کوئی بھلا بعد از مرگ
چادر گل تو کہاں ہے نہ بر سوین دن بھی
حضرت عشق کے قربان کہ جنگی و دلت
یعنے تبخالہ سینہ کو بنا کر فانوس
عوض عود و اگر سوز سیاں محفل
گل کے عالم جگر نقل کی جا قطرۂ اشک
ختم پڑھنے کے لئے مجلسیوں کے اپنے
حسرت و درد و فراق و الم و محنت و یاس

ق

فاتحہ کو بھی گذر تو نے نہ آکر آن کیا
آکے دو پھول سی شرمندہ احسان کیا
عرس کا آپ ہی عاشق نے یہ سامان کیا
اوسمیں سوزش کو نئے شمع شبستان کیا
داغ کو بیتر از مجمر لوبان کیا
فاتحہ خوان صف مژگان کو یک آن کیا
دل سے پارہ کو سیپارۂ قرآن کیا
رونق افزا جو ہوی بزم کے شایان کیا

ہوں وہ با ہمت عالی مزا ہے اس فن میں ستہمید
ہر اک ادنی کو یہاں صاحب دیوان کیا

رشک بہار آیا جو ہے تو ماتھے پہ ٹیکا پاؤں میں توڑا
رکھتے ہیں گل اور سرو لب جو ماتھے پہ ٹیکا پاؤں میں توڑا
کاہکشان پروین و کواکب دور فلک شرمندہ ہوئے سب
نور تن اوس کے تھا سرباز و ماتھے پہ ٹیکا پاؤں میں توڑا
زہرہ ہو تیرا کوکب طالع طوق بنات النعش قدم لے
کر تو مزین شاہد و لیجو ماتھے پہ ٹیکا پاؤں میں توڑا
بدر کا جلوہ چودھویں شب ہر دلمیں بسے ہر آٹھ پہر تو

[illegible] ٹیکا پاؤں میں توڑا [illegible]

ناصح خدا کے واسطے جا اپنی راہ لے — بیٹھا ہے کیوں عبث میری چھاتی کا سل بنا
پھر کیا ہوا کسلئے بھڑکا کسی کو دیکھ — دشمن بغل کا کیوں میری کمبخت دل بنا

حسن غزل سرائی دکھاتا میں اے شہید
دیتا اگر زمانہ نہ یوں مضمحل بنا

کہیں میں حق کا طالب تھا کہیں بندہ صنم کا تھا — یہ داغ دل ہی باعث جلوہ دیر و حرم کا تھا
کہاں ہستی کے جلوے تھے کہ ہر زرہ عدم کا تھا — ہوئی پیدا تو سمجھو سب ظہور اپنے ہی دم کا تھا
کمر کی فکر میں جب اوسکی ہستی تب ہمکو — ہوا محو میان بال سے رستہ عدم کا تھا
ہوئی غش طور پر موسیٰ کیا دل ہاتھ سے میرا — جہاں دیکھا وہاں اک شعلہ رو تیرا ہی جھمکا تھا
برنگ سرو گذری اس چمن میں اک حالت پر — نہ شادی ہمکو شادی کی نہ غم تازیست غم کا تھا
بسان طایر قبلہ نما وہاں سب تڑپتے تھے — برنگ وحشی تصویر کسکو ہوش رم کا تھا
دل مرحوم بھی تھا جمع ہشیاری و مستی — مقابل جام کیخسرو کے روکش جام جم کا تھا
جو وہ تصویر مانی سے کھینچی نازک تعجب کیا — کہ صفحہ برگ گل کا تھا قلم گل کے قلم کا تھا
صنم پیش نظر تھا جس جگہ سجدہ کیا ہم نے — ہر اک محراب میں نقشہ اوسی ابرو کے خم کا تھا

شہید آنکھیں ہوئیں جب بند اپنی بحر ہستی میں
حباب آسا کھلا اوسدم کہ سب نظارہ دم کا تھا

ہے سینہ پر آبلہ انگور کا منڈوا — موسیٰ وہ کہاں ہے شجر طور کا منڈوا
شب چرخ پہ انجم پہ نظر کر کے بتایا — ہے یہ بڑے اک صاحب مقدور کا منڈوا

صدقے اوسکے کرے کوئی دہن کی تصویر — گہڑکے مجہ پہ سے اوتار دکوئی نل کا پتلا

مین ہوا تیغ بکف دیکہ کے قاتل کو شہید
پہر گیا بس مری آنکہون مین اجل کا پتلا

مقدور کسی وصف دہن مین ہی سخن کا — یہان قافیہ ہی تنگ ہراک غنچہ دہن کا

ہے مشرق خورشید وفا سینہ عاشق — جون صبح یہ بوجہ نہین چاک کفن کا

کیون سادگی آئینہ حیرت سے نہ ہو آب — دیکہے جو یہ عالم ترے بے ساختہ پن کا

برباد ہون جب عالم غربت مین سبکبار — جون نکہت گل خاک ہو پہر قصد وطن کا

اوس لب کی نزاکت نہ کہنچے تجہسے مصور — ہو صفحہ تصویر اگر برگ سمن کا

جون عکس چراغان ہے تہ آب نمایان — یون جامہ آبی مین ہے رنگ اوسکے بدن کا

بکہری ہی رہی زلف جو چہرہ پہ تمہارے — کیون خلق ہے آشوب نہ ہو چاند گہن کا

طومار جگر سوز کو اسنے وہ کرے تہ — گر شمع سنے قصہ مرے سوزش تن کا

اے شوخ سیہ مست ذرا آنکہ دکہاوے — پہر تازہ ہوا ساغر صہباے کہن کا

رشک مہ کنعان اوسے کہئے تو بجا ہے — جو دل متوطن ہی ترے چاہ ذقن کا

ہین ایسے شہید آج مرے نالہ موزون
دم بند ہوا سنکے جنہین مرغ چمن کا

شب چاندنی مین کون سے پیتا پیالہ تہا — جام شراب بدر وخط جام ہالہ تہا

جب پردۂ زخم دل کا صبا نے اولٹ دیا — تب سر بجیب زخم گل و داغ لالہ تہا

[illegible]

حیرت سی ابتو دیدہ خونبار خشک ہے
وہ دن گئے کہ غیرت ابر بہار تھا

گلگشت لالہ زار سے دل داغ ہوگیا
یعنے ہنوز جگر داغدار تھا

ہم مٹ گئے مگر سے نکلی اپنی یہ خلش
تیر مژہ کا کسکے چھپا دلمین خار تھا

ای بت ہوئے ہیں بھی تو نے خاک دی
واللہ تیرے دلمین ابھی تک غبار تھا

جوش جنون یہ ہو کہ ہوی یہ بھی یہان شہید
دیکھا تو شکل جیب کفن تار تار تھا

کوچے مین جو اوسکے مجھے بسمل نظر آیا
حسرت سے تڑپتا وہ میرا دل نظر آیا

مہتاب جو یون سیری طرح داغ بدل ہے
کیا جانیے چہرہ پہ تیرے تل نظر آیا

تھی موج صبا خاک بسر صحن چمن مین
وہان کون گرفتار سلاسل نظر آیا

رندان طریقت سی ہوئی بحث تو زاہد
پھر مدرسہ عشق مین قایل نظر آیا

مطلع ہو شہید اور یہ تبدیل قوافی
اس فن مین غرض تو مجھے کامل نظر آیا

تھا طور یہ جس شخص کا جاہل نظر آیا
کل ہمکو وہ ال تاک کے اوجہل نظر آیا

کچھ آج تڑپنے مین تیری انداز ہی میرا
اے برق تجھے کونسا اجمل نظر آیا

وہ مطلع ابرو ہے تیرا جسکے مقابل
مصرع مہ نو کا مجھے مہمل نظر آیا

فردوس تیرا کوچہ ہی ای حور بہشتی
فردوس تیرے بن مجھے جنگل نظر آیا

پھر مجھکو نئی سر سے دیا درد سر اوسنے
ماتھے پہ لگائے ہوئے صندل نظر آیا

[illegible]

تشکیل نگین فلک نے جسے ناسور کیا
تیر بلا سے پہلے مشبک جس جگر کیا

جون شمع جس نے بزم مین کچھ سوز دل لکھا
قصہ ہے اوس کا یار نے زیب مختصر کیا

قاصد خدا کیواسطے وہ کیا خبر ہے ہاے
اب جسنے مجھکو آپ سی یون بیخبر کیا

سوز و گداز عشق کے اظہار سے مجھی
مانند شمع اشک ندامت مین تر کیا

کرتا تھا مہربان اوسے میرے حال پر
اے عشق تو نے تھا جسے رسوا اگر کیا

پروانہ اس چمن مین جو چاہا تھا مقتدر
صیاد جو پیشہ سے نے بال و پر کیا

ویرانہ پھر ہوا دل خانہ خراب کا
جب سے ہے تو نے یار سفر دل مین گھر کیا

یہ دوسری غزل تیری کیا سحر ہے شہید
افسون کی طرح جسنے ہے فورا اثر کیا

جسنے تجھے ہے غیرت گلبرگ تر کیا
بلبل کی طرح اوس نے مجھے نوحہ گر کیا

گردش نصیب کی مجھے مانند مہر و ماہ
جس نے تجھے ہے غیرت شمس و قمر کیا

بخشی ہے جسنے صبح بنا گوش تجھکو یار
چاک اوس نے میرا جیب برنگ سحر کیا

جون سنگ سرمہ کہلا تین مجھی اونسی ٹھوکرین
مسجود خلق جس نے تیرا سنگ در کیا

مانند مو کیا مجھے اوس نے نحیف و زار
جسنے کہ اے صنم ہے تجھے مو کمر کیا

سنبل سی بال جسنے دئیے تجھکو اوسنے ہاے
آشفتہ دل کیا میرا زخمی جگر کیا

بے نام و بے نشان ہی کیا اوسنے مجھکو یار
عنقا کی طرح جسنے تجھے نامور کیا

تجھکو لطیف طبع کیا شکل بوئے گل
مجھکو برنگ باد صبا دربدر کیا

[illegible]

گلفروشو مین جو بشکل گل تر ہی اک طفل
ہے یہ گوندہا ہوا اوس شوخ پسر کا گجرا

ماہ جون شعلہ جوالا جلاتا ہے میرا
بن کے حلقہ میرے آہون کی شرر کا گجرا

لطف تازہ ہے کیا مجھکو عنایت تونے
خشک و پژمردہ بیاسی پہر کا گجرا

تم نے گجرا اسی غزل ایسی یہ لکھی ہے شہید
ایک پیدا نہ کرے فہم بشر گا گجرا

کس روز خیال رخ زیبا نہین آتا
کس رات سر زلف چلیپا نہین آتا

کب دلمین تیرے خال کا سودا نہین آتا
کب گاؤن مین گوکل سے کنہیا نہین آتا

کب وہان عدم مین بھی کمر کا نہین آتا
کب قبر پہ یہان طوف کو عنقا نہین آتا

کیا آئے وہ تنہا کہ بغیر از غم و اندوہ
خاطر مین خیال اوسکا بھی تنہا نہین آتا

جب اوسکو بلاتا ہون تو جون آہوی وحشی
کہتا ہے کہ جا مین نہین آتا نہین آتا

ہون کیون نہ تیری رخکی مقابل میری آنکھین
کب سامنے خورشید کے حربا نہین آتا

کیا اوس کے رخ و زلف کا ہو وصف کہ تمکو
ڈہب عشق کا جون قیس و زلیخا نہین آتا

والشمس کا سورہ تمہین از بر نہین یوسف
واللیل کا پڑہنا تجھے لیلا نہین آتا

جون شبنم و گل ہون کبھی گریان کبھی خندان
اے رشک چمن مجھکو بہلا کیا نہین آتا

غیر از دل پر آبلہ محفل مین ہمارے
اے بادہ کشو ساغر و مینا نہین آتا

وحشت مین پسند اپنی گریبان ہوس کو
اے قیس بجز دامن صحرا نہین آتا

کہنے کو تو شاعر ہین مگر شعر کا لکھنا
مانند شہید ایک کو اصلا نہین آتا

چشم دل کھول کے اندک حق و باطل سمجھا
صاف مین دل کی زبان میری زبان دل سمجھا

نیک و بد دہر کا ہرگز نہ مسا دل سمجھا
آتش راہزنان آتش منزل سمجھا

دل کو خوناب کیا تب سخن دل سمجھا
مشکل آسان ہوی آسانکو جو مشکل سمجھا

خوار ہے جہل مرکب کی بدولت جاہل
وہی عالم ہے جسے جانیے کہ ہے جاہل سمجھا

ذکر قلبی اسے کہتے ہین کہ پاس انفاس
کیا ہی غنچون کو گلہ ہے کوئی کامل سمجھا

وہم ہرگز نہ مٹا اس خفقانی دل کا
حول کی تختی کو چہاتی پہ بڑی سل سمجھا

چین بے جنبش پر او سکو نہ آتا کدم
راحت بال زدن خاک نہ بسمل سمجھا

کیا تجھے عالم حیرت کی خبر آئینہ
لطف یہ دیدۂ وا ماندۂ بسمل سمجھا

کون تہا قیس کہان بانگ انا لیلی کے
یا رمت مین زبان جرس دل سمجھا

کس کے ابرو کے تصور مین خراش دل ہے
دم کی تحریک کو مین خنجر قاتل سمجھا

اتنو رنگین کوئی کہئے شہیدا ایک غزل
یہ تو تنک جوڑے کے حضرت نے لیا دل سمجھا

مرتبہ شاہ کا حق سے فقر لے جاہا
اوج حسن آپکا بندہ کی دعا نے جاہا

بے وفا تجھکو مرے صبر و وفا سے کیا کام
تو وہ کر جو کہ تیرے جور و جفا نے جاہا

اول جست مین پہونچی فلک ہفتم پر
عرش تک اپنا عروج آہ رسا نے جاہا

کب وہ ہوتا ہے جو بندہ کی رضا مین آیا
وہی ہوتا ہے جو مولا کی رضا نے جاہا

بزم ہستی سے اوٹھا دے انہین صبح پیری
شمع کی طرح یہ ارباب وفا نے جاہا

لالہ رو کے عشق مین کہائے جو داغ
سینہ میرا تختۂ لالا ہوا

صاف دل ہون شکل آئینہ مجھے
جامہ عریان تنی زیبا ہوا

مین تو پروانہ ہون تجہپر شمع رو
مجھہ سے کیون آشنا تو بے پروا ہوا

ہے دل صد چاک وابستہ میرا
زلف مین شانہ نہین اولجھا ہوا

دشت مین وحشت کے مجنون آجتک
کون مجھا بادیہ پیما ہوا

دلمین گل رو کے ہے مژگان کی خلش
سو کہہ کر اس غمسے مین کانٹا ہوا

مین نے چومی زلف تو کہنے لگے
مار کہائیگا تجھے سودا ہوا

شیشۂ ہے آبلہ سا اے کلیم
ہاتھہ مین میرے ید بیضا ہوا

عکس رخ سے ایک بحر حسن کے
چشمۂ آئینہ اک دریا ہوا

اف رے زہرافی زلف سیاہ
سنگ میری قبر کا نیلا ہوا

ایک بہی نالہ نہ بلبل کا سنا
کان گل کے ہوتے مین بہرا ہوا

صبح تیری ہے جبین رخ آفتاب
خال روشن صبح کا تارا ہوا

سورۂ جن صبح پڑہکر دم کرو
اک پری کا ہے مجھے سایہ ہوا

وہان گلے مین نرگس بیمار کے
خط سرمہ نیلگون گنڈا ہوا

سنکے شاعر کہتے ہین شعر شہید
زندہ ہندوستان مین یہہ سودا ہوا

گرگٹ کرو ملاحظہ اہل زمن نیا
ہر لحظہ رنگ بدلے ہے چرخ کہن نیا

ہے کاٹ سی تیرے خم ابرو کے دل دو نیم
تیغا ہے بدوان کا او تیغ زن نیا

ہے طرز کہنہ شعر کی اب مجھسے تو شہید
مضمون نئے زبان نئی ہے سخن نیا

نکتے میرے قلم کے شرر ہین غزل ہی گرم
مارا ہے اس زمین مین مینے یہ گہن نیا

آنکہ تیری نہین اپنا ہے غضب جادو کا
سامری سحر سے گوسالہ بنا کر جو کا

لطف بوسہ بت شیرین لب ترش ابرو کا
لب یہ دیتا ہے میرے ذائقہ شفتالو کا

شور بلبل تہا نہ قمری کی اثر کو کو کا
صبح مین نے جو کیا باغ مین نعرہ ہو کا

رخ یہ جلوہ نظر آیا جو تیرے گیسو کا
دین مسلمان کا اور کیش بنا ہندو کا

کند ہے تیغ قضا دشنہ ہی تیز ابرو کا
فوج مژگان نے نشان چہین لیا بادو کا

دہیان ہے قبر مین بھی مجھکو تیرے ابرو کا
کا ٹہنا دلکو ہے جوڑا میرے ایکبیکو کا

جلوہ گر رنگ ہی اس باغ مین ہی اور بو کا
جہین او ہا دسمین ہی ابا بلہ گل اور بو کا

پوست ہاتھ آئے تیرے چشم سے گر آہو کا
رفع وحشت کو مین تعویذ کرون بازو کا

وہی مالک ہی شہید اپنے بد و نیکو کا
ہاتھ سر پاؤن نہ جسم اور نہ دل قابو کا

خزان کے آنے سے گلزار کا مزا تو گیا
میں سے ہو جئے بیگانہ آشنا تو گیا

نہ کیجیو میرے دلبر سے کچھ سوال وجواب
یہ تذکرہ نہین معقول جی گیا تو گیا

تلاش دین نہ ہی فکر دنیوی کے سبب
بتون کو چھوڑئیے اب کسلئے خدا تو گیا

غنچہ سان کچھ کہا نہین جاتا	مثل گل چپ رہا نہین جاتا
پرزہ پرزہ ہوا ہے پہلو مین	چاک دل کا سیا نہین جاتا
دم گریہ بھی مثل شیشۂ مل	لب سی یہان قہقہا نہین جاتا
اوسکی دانتون کی آب و تاب کو دیکھ	آنسوون سے بہا نہین جاتا
صبر و تسکین ہے اب نہ تاب و توان	درد فرقت سہا نہین جاتا

مین ہون بلبل اسیر زلف شہید
دام مین چہچہا نہین جاتا

خال ابرو ہے کہ اختر ماہ نو کے پاس کا	صبح کا تارا ہے یا تکمہ ترا الماس کا
دل میرا پژمردہ ہے اوس گل کے چہرہ بن سدا	لب گل گلشن روش کہلتا ہی گل قرطاس کا
اے سحر چاک گریبان مین تیرے آیا نظر	رنگ و بو کچھ حضرت عیسے کے سی انفاس کا
چاک مین دیوانہ کرتا ہون گریبان اسلیے	ہاتھہ مین آیا ہے میرے جب سے دامن یاس کا
جرم حق اللہ بندہ کے جو ذمہ ہو تو ہو	مظلمہ لاکن برا ہے اس سی حق الناس کا
کیون نہ ہر کون جرعۂ می خاک پر مین ساقیا	دہیان آیا تشنگان خفتگان کی پیاس کا
دیکہنا چشم حقارت سے نہ ہمکو منعمو	فقر کی دولت پہ کرتے ہو گمان افلاس کا

عشق کی تعلیم مین اوستاد رستم ہون شہید
مینے سر توڑا ہے دیو نفس سے خناس کا

ہجر کی شب کوئی مونس تنہائی تہا	زلف کی فکر تھی اور آپکا سودائی تہا

۲۱

کیون پہر گئین اوسکی مری جانب سے نگہین تیز
ایسا کبہی برگشتہ مقدر نہوا تہا

اوس خط کے تصور نے کیا خاک کا پیوند
جون مور مرا زیر زمین گہر نہوا تہا

قامت ہی ترا موجد آشوب قیامت
دنیا مین بپا فتنۂ محشر نہوا تہا

آشفتہ سر سلسلہ مویان جنون ہون
سر روز ازل طالب افسر نہ ہوا تہا

اب پیچ وہ کہتا ہی ترو تازہ تہا آگے
سنبل ترے جب لف سے ہمسر ہوا تہا

محراب حرم آج نہ کچہہ سے خم ابرو
کب سجدہ گہ خلق ترا در نہ ہوا تہا

اوس لب کی مسی چوس کے چمکا ہی مرا رنگ
اکسیر سے تہا دور تو مس زر نہ ہوا تہا

اوس روے مخطط کی ہون قرآن کا حافظ
جو قاضی بیضا کو بہی از بر نہوا تہا

دہو ڈال کتابین کہ دلا عشق تہا موجود
جب جلوہ نما علم کا دفتر نہوا تہا

رخ کان کے بالے مین ترا دیکہہ شب ماہ
ہالے مین رخ بدر منور نہوا تہا

خوشبو تری اے رشک گل آئی ہی چمن سے
ایسا تو کبہی باغ معطر نہوا تہا

دولت سے قناعت کے تہیدا پہی لگا ہاتہ
وہ ملک جو مقسوم سکندر نہوا تہا

مثال برف سے جسطرح پیرہن ٹہنڈا
وفور اشک سے یون ہو مرا کفن ٹہنڈا

کہلے گا اور نیا گل جو آہ کا جہو کا
پہر آ گیا کوئی اے بلبل چمن ٹہنڈا

فسردہ ہے جو بہت دل مری طرف سے ترا
کیا کسی نے تو اے رشک یاسمن ٹہنڈا

جو مارتا تہا ہی دست و پا تر ابسمل
تڑپہ تڑپہ کے ہوا بس وہ خستہ تن ٹہنڈا

پر تو مہر سے ہے گل پہ سنہرا پانی
تونے اسمین جو دُر و لعل پروئے تو ہوا

یا ترے ہاتھ مین نازک ہی یہ زر کا نیکھا
حلقۂ زلف ترا لعل و گہر کا نیکھا

دم کا نیکھا تو یہان ہات کا تکیہ ہی شہید
ہے کہان بالش سر اور کدہر کا نیکھا

یاد مین زلفون کی دل کہتا ہی گہوڑا سانپ کا
دی مباف زر کو چوٹی کی جو شب اوسنے گرہ
ہر ا رے موذی ترے زلفونکی ماریکی وہ خبر
مار اپنے نفس سرکش کو کر اس موذی کو زیر
مین ہون بیمار اوسکی زلفون کے لٹونکی دیکہنا
خاک پا مردان حق کا ہو کہ اونکا ہی یہ حکم
جب نہا کر یار نے اپنی نچوڑی سر کے بال

راجہ بسی کی طرح ہیچا نچوڑا سانپ کا
طور کر شعلہ کی گویا سر مروڑا سانپ کا
اک سرہانی جسکے مرقد کی ہی جوڑا سانپ کا
یعنی اک رسی ہی پہر جب دانت توڑا سانپ کا
گہولکر مجکو پلا دو زہر تہوڑا سانپ کا
رکہتے ہین چیتے کا گہوڑا اور کوڑا سانپ کا
مین یہی سمجہا کہ اوسنے رس نچوڑا سانپ کا

مانگ مین موتی بہرے اوسنے تو مین ای شہید
استریان آئین نکل یہ پیٹ پہوڑا سانپ کا

ہی پڑا اول قدم یہان حضرت انسان کا
رخ پہ اوسکی لاجوردی کب ہے پتا کان کا
ماہرو دیکہا جو چاہے حسن کی اپنی بہار
کسکے خویش و اقربا بہائی یہہ سب جنجال ہے

تختہ جنت ہی تختہ ملک ہندوستان کا
برگ لالہ پر پڑا ہے سایہ نافرمان کا
رو برو رکہہ آئینہ میرے دل حیران کا
مرد کو کچہہ بہی بہروسا ہی تو اپنی جان کا

افعی زلف ڈ کا لٹا کر بن ہوسے ترے
عرق ای ابروے خمدار کی بچھو ٹپکا

پڑ گئے سیکڑون پانی کی گھڑی سنبل پر
غسل کے وقت ہر ایک وسکا جو گیسو ٹپکا

منفعل آب دم تیغ سے خجلت کا عرق
پر عرق دیکھہ کے قاتل ترے ابرو ٹپکا

قد دلجو وہ نظر مین ہی کہ قمری تری
آنکھہ سے اشک سر سر و لب جو ٹپکا

شاخ سر تاک کے انگور ہین جھڑتے جسطرح
مژہ ترسے مری یون ہر اک آنسو ٹپکا

مضطرب برق صفت شوخ ہی گھر جانیکو
ترا احسان ہو لگا ابر جو دے تو ٹپکا

عشق کا تیر مگر تونے جگر مین کہایا
جائی اشک آج **شہید** آنکھہ سے لوہو ٹپکا

یہہ حوصلہ میرا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا
یا منہ مجھی تیرا ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

ڈرتا ہون طبیعت نہ کہین ہاتھہ سے جائے
پھر اور سبب کیا ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

سو باتین نہ کہنی کی وہ کہتا ہی پھر اوسپر
کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

کرتا مین سفارش تری ای بلبل نالان
گل کان سے بہرا ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

جاڑے مین نہ یون ہٹ کی ذرا سو مجھہ سے
یہہ موسم گرما ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

مہمان کی خاطر ہی عزیز اہل جہانکو
تو گھر مری آیا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

مجکو بہی فسون یاد ہی لیکن تری لب مین
اعجاز مسیحا ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

جون شمع تری شعلہ رخ اب گرم زبان ہے
پھر اسپہ یہ دعوی ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

تہا شعر کا چرچا تو **شہید** اور وہ تہا دور
وقت آج کل ایسا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

جو کچھ قلم سے دفتر تقدیر پر لکھا
میرے جنون کو حلقۂ زنجیر پر لکھا

تدبیر سے وہ مٹ نہین سکتا ہی زینہار
ہر چیز کی ہے گردش دوران یہ سرنوشت

قصہ شہید میرے دل بیقرار کا
گرچہ نہین ہی قابل تحریر پر لکھا

نامہ جو ہمنے تمکو بتوا کے قلم لکھا
جون خامہ ہاتہہ جوڑ کی دونو ہم لکھا

عاری ہی نقش طول امل سے دل حزین
جاتا ہی جسطرح ورق نم پہ کم لکھا

پرہیز تجکو ایدل بیمار کیا ضرور
اب تو ترا علاج مسیحا نے سم لکھا

جن سے ہی یادگار نشان وہ کدہر گئے
نکتہ یہ ہی بصورت نقش قدم لکھا

حرف وفا کو لوح دل خاص و عام پر
تونے شہید سحر بیانی قلم لکھا

ہار بنان پارۂ دل کا مانگ گجرا پہولونکا
عاشق مفلس اور کہان سے لاوے گہنا پہولونکا

دیکہے ہے وہ صبح چمن مین جاکے تماشا پہولونکا
داغون سے بنجای یہ سینہ کاشکی تختہ پہولونکا

کاش دل صد چاک یہ بنکر بیچنے والا پہولونکا
کوڑ ہتا نہین جاکے بکار ہی لو کوئی گہنا پہولونکا

صبح نہین ہی وہ جو جلایا گلشن مین لالہ نے چراغ
دیکہہ رخ گلنار ترا نکلا ہی دوالا پہولونکا

مجہکو نہ لیجا باد بہاری رنگ چمن ہی وحشت خیز
جیب سے لیکر دامن تک سو ٹکڑے ہی کرتا پہولونکا

دہوپ مین اوسکا ہاے قفس صیاد ستم ایجاد رکہے
رہتا تہا جس مرغ چمن کی سر پر سایہ پہولونکا

تونے نہ پایا انگارونپر صبح تلک گل وعدہ خلاف
تیری خاطر ہمنے کیا تہا شبکو بچھونا پہولونکا

عہد پیری ہے جو کرنا ہو عمل کرلے شہید
پہر ترے ہاتہہ ارے وقت نہین آئیگا

روکے طالع سی کہا قیس نے تو کیا اولٹا
کہ نہ سیدہا ہی سمجہتی ہی نہ لیلا اولٹا

ایک اولٹا نہین تو مجہسے زمانا اولٹا
کیا نظر پلٹی تری سیر انصیبا اولٹا

جلوہ گر ابر تنک سے ہوا نور اوس نے جوہین
جون مہ چاردہم منہ سے دوپٹا اولٹا

ناگ کالا کوئی جون ڈس کے پلٹ جاتا ہی
دلکو یون مار کے گیسوے چلیپا اولٹا

ہوکے گر رو بقفا تو اوسی آنکہین دکہلائے
رم کرے ڈر سے وہین آہوے صحرا اولٹا

مے کوئی میکدہ دہر مین پیوے کیا خاک
چنبر چرخ ہی اک مے کا کٹورا اولٹا

جنکا جامہ ہی سفید اونکا ہی دل بھی ستہرا
چاندنی سکے نہین کچہہ جامین سیدہا اولٹا

گہر مین آیا مرے صد شکر وہ بحر خوبی
بارے احسان خدا کا بہا دریا اولٹا

زلف اولجہی ہوے سلجہاے جو مین نے اوسکے
تو کہا اوس نے کہ جون زلف اسی لٹکا اولٹا

دلمین رہجاے نہ ارمان شہادت قاتل
حلق پر پہول کے تیغا نہ لگانا اولٹا

مین نے اوس سے جو کہا مایل رخسار ہون مین
آئینہ مجکو دیا یار نے دکہلا اولٹا

بات سیدہی کو مری تو ہی سمجہتا اولٹی
پہر مجہی پر یہ عتاب اے بت ترسا اولٹا

ق

یار کی شربت دیدار سے اچہا ہوگا
سارا منصوبہ تمہارا ہے اطبا اولٹا

نسخہ لکہو نہ رکہے ہی مرض عشق شہید
کہ مداوا کا اثر ہووے مبادا اولٹا

٣٦

پرتو افگن وہ ہوین کیون نہوون ابر کرم
سایہ رہتا ہے سر مردہ پہ تلوارون کا

بوسہ لینے سے ترے خال لب شیرین کے
بھول جاتا ہے مزا مجکو شکر پارون کا

چاک قرآن نکرا سنت زندیق مزاج
دل صد پارہ بھی ہے ترجمہ سیپارونکا

دشت مین شعلہ جوالہ جو آتا ہے نظر
گرم وحشت ہے یہہ حلقہ ترے آوارونکا

جو مٹے پاؤن مین چنگیز و ہلاکو تیرے
تو وہ سرخیل ہے دنیا کے ستمگارونکا

کیون ملایک نہ مرے زائر تربت ہوون شہید
خاک پا ابن علیؑ کے ہوئین زوارونکا

مانگ کا خورشید رو کے خط جو پیدا ہو گیا
دن لیے ظلمات کا موجود رستا ہو گیا

مین نے وہ نازک کمر دیکھی تو دبلا ہو گیا
سوکھ کر یہانتک ہوا کانٹا کہ تنکا ہو گیا

جلوہ گر شب کان کا جب اوسکے جھمکا ہو گیا
آسمان پر مشتعل عقد ثریا ہو گیا

کیا کہون مین پہلے کیا تھا اور اب کیا ہو گیا
وصل دریا سے ہوا قطرہ کا دریا ہو گیا

شوخ کا دیدہ جب اپنے حسن پر وا ہو گیا
شکل آئینہ وہ اپنا آپ شیدا ہو گیا

چودوین کا چاند وہ آیا مرے گہر مین جو رات
چاندنی کا فرش میرے گہر مین جلا ہو گیا

خط سبز اور لب کی جان بخشی تمہاری دیکھکر
زہر کھایا خضر نے مردہ مسیحا ہو گیا

اب جو گہری دوستی پیدا ہوئی ہے غیر سے
اور بھی پردہ ہمارے اون کے گہرا ہو گیا

پرتو روح القدس سمجھا تو عیسے کیطرح
مجھسے بیعت یاب ہمان کلیسا ہو گیا

حلقہ طوق کمر اوسکے ہوئے دونون یہ ہاتھ
دام مین اپنے مقید آج عنقا ہو گیا

افسرے زہر افعی زلف سیاہ — سنگ تربت تک بھی نیلا ہو گیا
مین تو مضمون کمر کی فکر مین — سوکھہ کر افسوس تنکا ہو گیا
اک نگارین یا جو آنکلا شہید — حال مرقد کا مری کیا ہو گیا

اوس پہ ہوکے قدم رکہنے کے ساتہہ
تا فلک اک شعلہ اونچا ہو گیا

یہہ تحمل نکرے کیون تر البسمل پیدا — کہا کے پیکان کیا اوسنے نیا دل پیدا
بحر الفت مین سمجہہ رکھیو قدم حضر مثال — یہہ وہ دریا ہے کہ جسکا نہین ساحل پیدا
سلسلہ بار کا چاہے جو تری محفل مین — ہلے جون شمع کرے اشک مسلسل پیدا
قیس بیہودہ جو محمل کے پڑا تہا پیچھے — دلنین کیا کر نہ سکا لیلی و محمل پیدا
مثل فرہاد کہین ایک تو پیدا ہو کوئی — سیکڑون ہوتے ہین شیرین کے مقابل پیدا
اور اگر راست کوئی پوچھے تو اب دنیا مین — نہ وہ مقتول مین پیدا نہ وہ قاتل پیدا

واہ عشق خلف شحنۂ بازار نجف ✣
کیون شہید ایسا کیا مرشد کامل پیدا

مسیحائی کو جب مثل مسیحا یار اوٹھہ بیٹھا — صدائے قم باذنی سنکے مین اکبار اوٹھہ بیٹھا
خدا ہی جانے دیوانے کو تیرے کیا خیال آیا — جو سوتے سوتے زانو پر دو ہتہڑ مار اوٹھہ بیٹھا
سگ لیلی کو شاید قیس کا دہوکا ہوا اوٹھہ — جو سنکر مری زنجیر کی جہنکار اوٹھہ بیٹھا
ملی دشت جنون سے مجکو داد آبلہ پائی — دہرا جسکو وہ صحرا مین قدم پر خار اوٹھہ بیٹھا

بول بالا ہے مرا عالم بالا پہ شہید
کہ تصور مین وہ موزون قد بالا ٹھیرا

آستین کا ہر شکن یہان موج طوفان ہوگیا
صورت گرداب گریہ سے گریبان ہوگیا

باغ اک طرفہ خیال چشم فتان ہوگیا
دل کو میرے شوق سیر نرگستان ہوگیا

دیدہ اوس آئینہ رو کو دیکھہ حیران ہوگیا
جب پریشان زلف دیکھی دل پریشان ہوگیا

ابروے پرخم تری قاتل خراسانی ہے تیغ
زرفشان جوہر تیغ خراسان ہوگیا

کوہکن کو غسل کی خاطر ہے پانی شیر جو
اور کفن ہے بیستون کا اوسکو دامان ہوگیا

دور ہے دامان صحرا کا مری زنجیر پا
ہے گلے کا طوق وحشت مین گریبان ہوگیا

عشق مین ترسا پسر کے شیخ صنعان کیطرح
رشتۂ زنار یہان تار رگ جان ہوگیا

عشق کی دولت ہوی تسخیر اقلیم جنون
داغ دل ہر اک مرا مہر سلیمان ہوگیا

عشق دندان مین ہوئین آنکھین مری دربار جب
دیکھہ کر پانی ہی تیلا ابر نیسان ہوگیا

تیرے لعل لب سے مین نے سیکڑون بوسے لئے
آج بندہ والی ملک بدخشان ہوگیا

جب سے دیکھی ہین عرق آلودہ پلکین یار کی
کیون نہ تڑپون میرے دل تیر باران ہوگیا

تیرے زلف ورخ پہ آشفتہ ہین شیخ و برہمن
اب مسلمان ہندو اور ہندو مسلمان ہوگیا

عشق تیرے ابرو کا ہے مجھی جون ماہ نو
ہے نہ خنجر گلا مین تیرے قربان ہوگیا

وادی وحشت مین ٹھوکر کہا ہوئین آنکھون سے گر
میل چشم آبلہ خار مغیلان ہوگیا

آفتاب تازہ مضمون اورچمکا ای شہید
میرا مقطع مطلع مہر درخشان ہوگیا

کہتا ہے آدمی سے زمین کا بہرا نہ پیٹ
رہتا ہے گو زمین لب جا کے کفن کھلا

خبطی سڑی جنون زدہ کہنے لگا مجھے
منہ اوسکا دیکھکر مرا دیوانہ پن کھلا

انجام کار کوہ کنی کا ہے جان کنی
جب سر دیا تو تجھپہ یہ سر کوہکن کھلا

رہتا ہے رات دن تری رخسار کیطرف
جون ماہ و مہر دیدۂ اہل زمن کھلا

سرخ و سفید تہا ہی ترا رنگ و سیہ آج
اوداوٹہا اور ہی گل پیرہن کھلا

ہے آفتاب فکر شہید اوس سے مثل صبح
اہل جہان پہ رتبۂ شعر و سخن کھلا

جذب عشق اوسکے دل سخت مین گہر کیا کرتا
نالہ میرا کبہو پتہر مین اثر کیا کرتا

جز رخ و زلف کسی شے پہ نظر کیا کرتا
دو سر رشتہ مین شام و سحر کیا کرتا

تیر مژگان کا ہدف سینے کو اپنے تو کیا
کہو اور اس سے زیادہ مین جگر کیا کرتا

عشق دندان و دہان لب جانان ہی رہا
لیکے صندوقچہ لعل و گہر کیا کرتا

نوشدارو کا اثر ہی لب شیرین مین تری
خال لب زہر جو دیتا تو ضرر کیا کرتا

آہ سے میری ہوا جل کے فلک خاکستر
گریہ یہ اوسکو جلاتا تو شرر کیا کرتا

رخ سے دین اپنا اوٹہا رشک قمر نے زلفین
منہ نہ بدلی مین چھپاتا تو قمر کیا کرتا

ایک سر کٹنے سے پیدا ہوی سو سر جون شمع
تہ خنجر جو نہ کہتا تو مین سر کیا کرتا

غم فرزند مین یعقوب کی آنکھین پہوٹین
نہ پسر کیلیے روتا تو پدر کیا کرتا

دانت منہ مین ترے موتی سے چمکتے دیکھے
منہ صدف مین نہ چھپاتا تو گہر کیا کرتا

نور فرق ہی رہا اور نہ ستمگار رہا
لگی تو قلوبی فلک کا نون مین

پرتو افگن وہ بہوین کیون نہون دل پر مرے
بوسہ لینے سے ترے خال لب شیرین بچے
چاک قرآن نکرا سبت زندیق مزاج
دشت مین شعلہ جوالہ جو آتا ہے نظر
چومتے پاؤن ہین چنگیز و ہلاکو تیرے

سایہ رہتا ہی سر مرد پہ تلوارون کا
بہول جاتا ہی مزا مجکو شکر پارون کا
دل صدپارہ بھی ہے ترجمہ سیپارونکا
گرم وحشت ہی یہہ حلقہ ترے آوارونکا
تو وہ سرخیل ہے دنیا کے ستم گارونکا

کیون ملایک نہ مرے زائر تربت ہون شہید
خاک پا ابن علی کے ہوئین زوارہ بکا

مانگ کا خورشید رو کے خط جو پیدا ہوگیا
مین نے وہ نازک کمر دیکھی تو دبلا ہوگیا
جلوہ گر شب کان کا جب اون کے جھمکا ہوگیا
کیا کہون پہلے کیا تہا اور اب کیا ہوگیا
شوخ کا دیدہ جب اپنے حسن پر وا ہوگیا
چودوین کا چاند وہ آیا مرے گہر مین جو رات
خط سبز اور لب کی جان بخشی تہاری دیکھکر
اب جو گہری دوستی پیدا ہوئی ہے غیر سے
پر تو روح القدس سمجہا تو عیسے کیطرح
حلقہ طوق کمر اوسکے ہوے دونون یہ تاتر

دن ڈھلے ظلمات کا موجود دریا ہوگیا
سوکہہ کر یہان تک ہوا کانٹا کہ تنکا ہوگیا
آسمان پر مشتعل عقد ثریا ہوگیا
وصل دریا سے ہوا قطرے کا دریا ہوگیا
شکل آئینہ وہ اپنا آپ شیدا ہوگیا
چاندنی کا فرش میرے گہر مین جلا ہوگیا
زہر کھایا خضر نے مردہ مسیحا ہوگیا
اور بہی پردہ ہمارے اون کے گہر کا ہوگیا
مجہسے بیعت یاب بہان کلیسا ہوگیا
دام مین آتی مقید آج عنقا ہوگیا

٢٧

اف رے زہر افعی زلف سیاہ	سنگ تربت تک بھی نیلا ہو گیا
مین تو مضمون کمر کی فکر مین	سوکھہ کر افسوس تنکا ہو گیا
اک نگارین پا جو آنکلا شہید	حال مرقد کا مری کیا ہو گیا

اوس پہ ہوکے قدم رکہنے کے ساتہہ
تا فلک اک شعلہ اونچا ہو گیا

یہہ تحمل نکرے کیون ترا بسمل پیدا	کہا سے پیکان کیا اوسنے نیا دل پیدا
بحر الفت مین سمجھہ رکھیو قدم حضرت دل	یہہ وہ دریا ہے کہ جسکا نہین ساحل پیدا
سلسلہ بار کا چاہے جو تری محفل مین	پہلے جون شمع کرے اشک مسلسل پیدا
قیس بیہودہ جو محمل کے پڑا تہا پیچھے	دلنہین کیا کر نہ سکا لیلی و محمل پیدا
شکل فرہاد کہین ایک تو پیدا ہو کوئی	سیکڑون ہوتے ہین شیرین کے مقابل پیدا
اور اگر راست کوئی پوچھے تو اب دنیا مین	نہ وہ مقتول مین پیدا نہ وہ قاتل پیدا

واہ عشق خلف شحنہ بازار نجف +
کیون شہید ایسا کیا مرشد کامل پیدا

مسیحائی کو جب مثل مسیحا یار اوٹھہ بیٹھا	صدائے قم باذنی سنکے مین کئبار اوٹھہ بیٹھا
خدا ہی جانے دیوانے کو تیرے کیا خیال آیا	جو سوتے سوتے زانو پر دو تہپڑ مار اوٹھہ بیٹھا
سگ لیلی کو شاید قیس کا دہوکا ہوا ورنہ	جو سنکر مری زنجیر کی جہنکار اوٹھہ بیٹھا
ملی دشت جنون سے مجکو داد آبلہ پائی	دہرا جسکو وہ صحرا مین قدم پر خار اوٹھہ بیٹھا

بول بالا ہے مرا عالم بالا پہ شہید
کہ تصور مین وہ موزون قد بالا ٹہیرا

آستین کا ہر شکن یہان موج طوفان ہوگیا
صورت گرداب گریہ سے گریبان ہوگیا

باغ اک طرفہ خیال چشم فتان ہوگیا
دل کو میرے شوق سیر نرگستان ہوگیا

دیدہ اوس آئینہ رو کو دیکھہ حیران ہوگیا
جب پریشان زلف دیکھی دل پریشان ہوگیا

ابروے پر خم تری قاتل خراسانی ہے تیغ
زرفشان جوہر تیغ خراسان ہوگیا

کوہکن کی غسل کی خاطر ہے پانی شیر جو
اور کفن ہے بیستون کا اوسکو دامان ہوگیا

دور ہے دامان صحرا کا مری زنجیر پا
ہے گلے کا طوق وحشت مین گریبان ہوگیا

عشق مین ترسا پسر کے شیخ صنعان کیطرح
رشتۂ زنار یہان تار رگ جان ہوگیا

عشق کی دولت ہوی تسخیر اقلیم جنون
داغ دل ہر اک مرا مہر سلیمان ہوگیا

عشق دندان مین ہوئین آنکہین مری دُربار جب
دیکھہ کر پانی ہی تیلا ابر نیسان ہوگیا

تیرے لعل لب سے مین نے سیکڑون بوسے لئے
آج بندہ والی ملک بدخشان ہوگیا

جب سے دیکھی ہین عرق آلودہ پلکین یار کی
کیون نہ تڑپون میرے دل پر تیر باران ہوگیا

تیرے زلف و رخ پہ آشفتہ ہین شیخ و برہمن
اب مسلمان ہندو اور ہندو مسلمان ہوگیا

عشق تیرے ابرو کا ہے مجھی جون ماہ نو
ہے تہ خنجر گلا مین تیرے قربان ہوگیا

وادی وحشت مین ٹکڑا ہو نہین آنکھون سے کم
میل چشم آبلہ خار مغیلان ہوگیا

آفتاب تازہ مضمون او چمکا ای شہید
میرا مقطع مطلع مہر درخشان ہوگیا

٢٩

کہتا ہی آدمی سے زمین کا بہرا نہ پیٹ
رہتا ہے گو زمین اپنا جاک کفن کہلا

خبطی سٹری جنون زدہ کہنے لگا مجھے
منہ اوسکا دیکہکر مرا دیوانہ پن کہلا

انجام کار کوہ کنی کا ہے جان کنی
جب سر دیا تو تجہپہ یہ سر کوہکن کہلا

رہتا ہی راتدن تری رخسار کیطرف
جون ماہ و مہر دیدۂ اہل زمین کہلا

سرخ و سفید تہا ہی ترا رنگ و سیہ آج
اوودا دیٹہ اور ہی گل پیرہن کہلا

ہے آفتاب فکر شہید اوس سے مثل صبح
اہل جہان یہ رتبۂ شعر و سخن کہلا

جذب عشق اوسکے دل سخت مین گہر کیا کرتا
نالہ میرا کہو تہہر مین اثر کیا کرتا

جز رخ و زلف کسی شے پہ نظر کیا کرتا
دو سر شعلہ مین شام و سحر کیا کرتا

تیر مژگان کا ہدف سینے کو اپنے تو کیا
کہو اور اس سے زیادہ مین جگر کیا کرتا

عشق دندان و دہان لب جانان ہی رہا
لیکے صندوقچہ لعل و گہر کیا کرتا

نوشدارو کا اثر ہی لب شیرین مین تری
خال لب زہر جو دیتا تو ضرر کیا کرتا

آہ سے میری ہوا جل کے فلک خاکستر
گر نہ پنبہ کو جلاتا تو شرر کیا کرتا

رخ سے دین اپنا اوٹہا رشک قمر نے زلفین
منہ نہ بدلی مین چہپاتا تو قمر کیا کرتا

ایک سر کٹنے سے پیدا ہوی سو سر جون شمع
تہ خنجر جو نہ کہتا تو مین سر کیا کرتا

غم فرزند مین یعقوب کی آنکہین پہوٹین
نہ پسر کیلیے روتا تو پدر کیا کرتا

دانت منہ مین ترے موتی سے چمکتے دیکہے
منہ صدف مین نہ چہپاتا تو گہر کیا کرتا

ہے فلک دشمن جان اوسکا جو صاحب عزت	کشتۂ ننگ و ملامت زدۂ عار رہا

بخدا عشق ہی طینت مین شہید غم کی
جب تلک زندہ رہا عشق وہ وچار رہا

شبنم روش گلو سے نہ مین آشنا ہوا	وقفہ مین ایکدم کے مرا دم ہوا ہوا
اک بوسہ دہن سے حیا مین ہوا ہوا	لب اوسکا مجکو چشمۂ آب بقا ہوا
آیا نظر نمونہ مرے ہست و نیست کا	یہان کیا ظہور ہوا کیا فنا ہوا
افتادگان خاک پہ بہی ہے نظر ضرور	تو گرچہ شاہ حسن ہوا مین گدا ہوا
بوے خوش نگار ہے خط کا مری جو آب	ممنون سعی قاصد باد صبا ہوا
کس سرو قد کی باغ مین آنیکی ہے خبر	شمشاد ایک پاؤن پہ ہی کیون کہڑا ہوا
پروانہ وار کی جو فدا شمع رو پہ جان	تا حشر زندہ مجہسے ہی نام وفا رہا
قاتل کب ابرو نیہ ترے وسمہ سنبہی	تیغا ہی آب سر سے تیرا بجہا ہوا
دل سے نہ ابرو کا گیا یار کے خیال	ناخن کبہی نہ گوشت سے ہرگز جدا ہوا
مانند شمع زندۂ جاوید ہو گیا	جو شخص اوسکا کشتۂ تیغ جفا ہوا
کنٹھی ہے ماہ نو سے گریبان کی تری	جون ماہ نو مرا نہ خنجر گلا ہوا
پہرتی ہے جیون اوسکی پہر آمجکسے جہان	سرگشتہ وہ نہین ہوا مجہسے خدا ہوا
آنکہون سے آہوان کے ڈہلا نیاز دیکہکر	آنکہون مین خاک پا مری یار کے سرمہ لگا ہوا
لکہا ہے وہ اک غزل کہ شگفتہ زمین ہے	کیا حال تہا شہید ترا اور کیا ہوا

مجکو ہوی نصیب شہادت کی سلطنت
شہید کسیکی تیغ کا پامال رہا ہوا
آخر وہ رنگ کاہ تو مین کہربا ہوا
کیفیت مین پامال جذب شوق رہا ہوا
مین قفس کے گلے بعد قفس سے رہا ہوا
دکہلا نہ حیف باغ ہمیں ہو ملا ہوا
ہر حلقۂ زلف کا ہر ساق مین بلا ہوا
صیاد کے ہے دام مین دل مبتلا ہوا
ناخن تمہارے تیغ کا عقدہ کشا ہوا
ابر سے ابروان کی گل بستہ وا ہوا

مہر سے طرف یار کے پشت آفتاب
آنکہون مین اوسکے اشک ہی کا منہ پہرا ہوا
چلتی ہے باد سرو ی پا در گل کہڑا ہوا
ابرو سے قبلہ طاہر قبلہ نما
سجدہ مین سر ہمارا در یار پر لگا ہوا

۳۰

اک موتیون کا ہار بنا چشم تر بنا
جو قطرہ اشک کا مرے ٹپکا گہر بنا

رنگ صبیح اور لب شیرین * جا من
تیرا دہن ہے کاسہ شیر و شکر بنا

کس شعلہ رو کی یاد مین روتا ہون مین لہو
ہر قطرہ خون گرم کا میرے شرر بنا

گو قالبون مین صورتین ڈہلتی رہین مگر
پتلا بنا جو درد کا وہ ہی بشر بنا

تصویر اوسکی کہینچے تو صورت گر خیال
گنج عدم دہن پر عنقا کمر بنا

تعمیر دل کو چشم بصیرت ضرور ہے
تو گہر بنا کرے تو اری بیلے در بنا

ہر دم نگار پردہ نشین ہیرے دمین رہ
تیرے ہی واسطے یہ خلوت کا گھر بنا

وہ رخش حسن ابلق لیل و نہار ہے
زلف اوسکی شام زنگئی عارض سحر بنا

میری جگر کا چاک رفو کر توا ے مسیح
سوزن مژہ کی رشتہ تار نظر بنا

خنجر سے تو شہید مجہے کر کہ مثل شمع
کٹنے کے واسطے ہے مرے تن پہ سر بنا

عشق بت کا فر دل غمناک مین آیا
وہ پاس کب آئیگا کہ دم ناک مین آیا

واقف ہوی ہم ذوق کباب نمکین سے
جب درد محبت دل صدچاک مین آیا

نام اوسکا مرے دل پہ نہ کیون نقش کرے عشق
نگ لعل کا نادر کف حکاک مین آیا

سر رشتہ بگوے کیطرح اوسکی رہی خاک
جو دائرہ گردش افلاک مین آیا

جبتک کہ وہ تہا صاف جو آ اوسکا تہا صاف
خط یار کو آیا ہے کہ خط ڈاک مین آیا

خال لب جانان کا لیا بوسہ بصد کیف
کیا مجکو مزا نشۂ تریاک مین آیا

سراغ مین کمر یار کے رہی تشویش
برنگ ہالہ منور رہا مرا آغوش

وجود مین دہن تنگ کے کلام رہا
تمام رات جو بر مین مہ تمام رہا

نہ کیونکہ لالہ ہو خاک شہید سے پیدا
صدا تصور رخسار لالہ فام رہا

دست و پا مین حنا رون رنگ حنا رہجائیگا
خون میرا تیرے دامن ہی لگا رہجائیگا

دلبھی گر اندیشہ زلف رسا ہو جائیگا
یار غار قبر ساتہہ اک اژدہا رہجائیگا

باغ مین شرمندگی سے نوعروسونکی طرح
سر تمہارے آگے غنچہ کا جھکا رہجائیگا

محو دیدار بتان ہون یا درخ مین بعد مرگ
دیدہ شوق دید مین حسرت سے وا رہجائیگا

سر قد شمشاد اوٹھے گا تری تعظیم کو
باغ مین اک پاون پر یعنی کھڑا رہجائیگا

یوسف مصری لب شیرین کے تیرے ذوق مین
جون زلیخا ہونٹہ اپنے چاٹتا رہجائیگا

گل خون کا مین ہون عاشق بعد مردن اے صنم
قبر کا گنبد برنگ گل کھلا رہجائیگا

زمزمہ سنجی مین تو مجسے نہ ہم آواز ہو
بلبل نغمہ سرا نغمہ ترا رہجائیگا۔

گور سے منہ پر اوسکے دیکھیو دی دوپٹہ کی بہار
برق کا ابر سیہ مین کوندنا رہجائیگا

مثل بوے گل جریدہ کاروان سے اب ہو تو
پیہہ پکیڑا اکیدن سارا دہرا رہجائیگا

مر گیا مین تو عیادت کو نہ آیا میرے پاس
مرتے دم تیری تغافل کا گلا رہجائیگا

ناصحا جوش جنون ہونے نہ دیوے گا رفو
فصل گل مین جیب مثل گل پھٹا رہجائیگا

کھینچنا اوسکو جو دیکھیگا محبت سے مرا
تنکے جتنا شرم سے تو کھربا رہجائیگا

٣٢

آیا جو نام بزم مین اوس بدزبان کا
سو کہا جو ہملا تو جلا کہیست ... ان کا

فرماتے ہین مرا دل خون گشتہ دیکھکر
ملتا ہی اسمین نقشہ مری پیکدان کا

سو کوس اشتیاق مین دوڑا چلا گیا
چہوڑا نہ ساتہہ تمین نے پرسار بان کا

خوبان دہر گرچہ مین سارے حسین مگر
کچہہ اور رنگ ہے اوس نوجوان کا

پرتو پڑا ہے جب سے ترا اسپہ شعر و
جلوہ ہے میرے دل مین عیان شمعدان کا

سوج ہوا نے چرخ پہ پہونچا دیا غبار
نوبت آسرا ملا مجہے اس نردبان کا

آغاز رخ پہ خط کا ہوا بوسہ دیجیے
دینا ضرور چاند گہن مین ہے دان کا

خون گشتہ دل کو میرے چبا رکہہ کے گال مین
خوش ذائقہ لطیف یہہ بیڑا ہے پان کا

گرگٹ سدا یہ گرچہ بدلتا رہا ہے رنگ
پر آج کل کچہہ اور ہے رنگ آسمان کا

ظاہر مین گرچہ وہ نظر آتا نہین مگر
ہر چیز مین نشان ہے اوس بے نشان کا

بیمار اب پڑا ہے کہ مرتا ہے سنکے کون
یہ ڈہب نیا ہے دوستی کے امتحان کا

لیتا خراج چین سے ہی اور حلب سے باج
شفاف آئینہ ترے ہر ایک ران کا

تیغ نگاہ کو نہ چٹا سنگ سرمہ تو
بران یہ ہیچہ نہین محتاج سان کا

کرتا تہا خاکسار کبہی لامکان کی سیر
کیا پوچہتے سراغ ہو میرے مکان کا

ہم اور وہ دو چار ہین جون عکس و آئینہ
حایل یو نہین حجاب ہی اک درمیان کا

روزی پہ شکل ماہ قناعت ضرور ہے
ساری کبہی تہی کبہی اک پارہ نان کا

سو بار اسپہ برق گری ہمصفیر باغ
پر خار و خس جلا نہ مری آشیان کا

۳۳

جاتی ہے آہ شرربار ہماری تا عرش
جلوے اے مہ نکرے ابر سیہ مین بجلی
دیکھ لی داغ جگر کی مری جسوقت بہار
وہ سیہ بخت ہون مین گوندھ کے کالی مٹی

جل کے طوبی کی نہ چوٹی کا ہوڑا لا کالا
گورے منہ پر ترے دیکھے جو دوشالا کالا
جل کے یکدم مین ہوا رشک سے لالا کالا
تن کا سانچا ہے قضا نی مرے ڈہالا کالا

باغ سوسن کا بنا مین نے دم ذبح شہید
خون یک مشت ہوا پر جو اوچھالا کالا

خال رخسار ہے اوس رشک قمر کا تارا
خال رخسار صنم کا ہے سحر کا تارا
رشک مہ تیغ ہے ابرو کی تری رشک ہلال
زیر ابرو ہے ترا دیدۂ روشن ایسا
تری آنکھون مین ہی دنبالہ کھنچا کاجل کا

شب ہے لف اوری عارض بھی سحر کا تارا
مہر و مہ ہو گئے بے نور کدہر کا تارا
آسمان تیری سپر بھول سپر کا تارا
مشتری جیسے کہ ہو قوس کے گھر کا تارا
اوس کے پہلو سے یہہ دم دار نہ سر کا تارا

آسمان سے کے ہون غروب اختر سیار شہید
ہو طلوع اپنے اگر نور نظر کا تارا

لب ہر اک غیرت یاقوت یمن ہی اونکا
مرتبہ عشق مین ہے مل سے زیادہ میرا
کہتے ہین نقطہ موہوم دہن کو جو تری
دردکشتون کو تری کیون نہ ہے نام ترا

صاف ہر دانت مگر در عدن ہے اونکا
حسن مشہور جہان رشک دہن ہے اونکا
صرف ہین ہیچ مدان وہم ہی ظن ہی اونکا
لب گشتہ ہر اک چاک کفن ہے اونکا

جون صبا ہر وقت آوارہ مقدر ہی رہا
جیب و دامن بوی سنبل سے معطر ہی رہا

یہان خیال بوسہ ہای لعل احمر ہی رہا
یان بدخشان کا مری قبضہ مین کشور ہی رہا

شایق نظارۂ ابروی دلبر ہی رہا
شکل ماہ نو گلے پر میرے خنجر ہی رہا

جلوہ گر جب ترے خط معنبر ہی رہا
رات دن سے اور دن شب سے برابر ہی رہا

دلمین رہتا ہے ہمیشہ اوسکے گیسو کا خیال
رات دن بیٹھا مرے سینہ پر اژدر ہی رہا

محو حیرت ہو گیا مین دیکھ کر تصویر یار
آئینۂ حق مین مرے سد سکندر ہی رہا

آشنا دم کا رہا اس بحر مین مثل حباب
ایکدم یہان زیست کرنا مجکو دوبھر ہی رہا

ہمنشینی غنچہ و گل کی خوش آتی ہی مجھے
ساقیا پہلو مین یہان مینا کے ساغر ہی رہا

دیکھ کر تیری جبین صاف مین مر گیا
قبر کا تعویذ رشک سنگ مرمر ہی رہا

ناتوان ہون گو کہ مین افتادۂ راہ فنا
جادہ ہای دشت سان اورون کا رہبر ہی رہا

داغ دل مین خشک شہ پژمردہ ہوئے مین آہ سے
یہہ چمن پامال فوج باد صرصر ہی رہا

گو مین شکل آب ہون پر بات مین ہے تیغ موج
اور حباب آب جو کا سر پہ مغفر ہی رہا

اے فرہ کتنا سنبھالا پر نہ سنبھلا میر اشک
تربت کی جسقدر یہہ طفل ابتر ہی رہا

تیری زلفون کے جو سانپون نے کاٹا ہے مجھے
رات رسی کو بھی جو دیکھا مجھے ڈر ہی رہا

ہے شہید اپنا قلم شیرین ترا شاخ نبات
شعر اپنا روکش قند مکرر ہی رہا

مرا نالہ برنگ شور بلبل جابجا پہنچا
چمن مین کان تک تیرے نہ رنگ گل ذرا پہنچا

مرا او نالہ سے محبت کا فسانہ اچھا
عشق کی کوئی کہانی نہین ابکی دلچسپ
برق کی طرح نہین اوسکو ہنسانا اچھا

نہی سمجھے چشم میں یا گوشۂ دامن میں جگہ
اشک ساں تہا مری طفلی کا زمانہ اچھا

شیخ تعمیر پہ کعبہ کی ہے مصروف عبث
کسی ٹوٹے ہوے دل کا ہے نبانا اچھا

سرخ جامہ کی تری دیکہہ کے گلشن میں بہار
لالہ ساں مجکو لہو میں ہی نہانا اچھا

ڈانتے طور اقامت کا بیاں کچہہ ہم بہی
آسماں کا نہیں خیمہ یہہ پرانا اچھا

خوف سے چرخ کے تو شور و فغاں کر اے دل
شیر کے سامنے دف کا ہے بجانا اچھا

مثل گل دست جنوں چاک کریگا اے دل
موسم گل میں نہیں جیب سلانا اچھا

ابر میں برق کا جلوہ ہے خوش آئندہ بہت
منہ دکہانے سی ہے گہونگٹ میں چہپانا اچھا

نظر آئیگی تمہیں اب گل و لالہ کی بہار
خاک میں خون کا میری ہے ملانا اچھا

شور محشر سے کہو نیند کا ماتا ہے شہید
ابہی سویا ہی نہیں اسکا جگانا اچھا

حباب جو سا مر ادم آنکہوں میں کہنچکے انتظار آیا
قرار آیا نہ صبر آیا نہ نیند آئی نہ یار آیا

چڑہاؤ کا حال کچہہ نہ پوچہو کہ ساتہہ اوسکی اوتار آیا
سرور حافظ کا نشہ میں تہا کہ ساتہہ اوسکی خمار آیا

کماں میں جوڑی تیر مژگاں چڑہائی ابرو جو یار آیا
لگائی کتنوں کو تیغ اوس نے چہری سے کتنوں کو مار آیا

گل جراحت میں تیر سر کے لہو نے مہندی لی لہو نے کہ خوشبو
حنائی پاؤں سے ہاری ٹہوکر نظر خضر امزار آیا

وہ خود سر اپا ہی نخل مرجاں دو ساعد اوسکی دو شاخ مرجاں
نگار آلودہ دست و پا سے ہی میر برمیں نگار آیا

رفیق جو اعلم میں چونکے نہ ایسے مدہوش سو رہی ہیں
سرہانے اوں کے بہت میں بیٹہا بہت میں اونکو پکار آیا

مزاول چاک اوس نے دیکہا تو دلمیں تنگ وہ حور سمجہا
کہ خوب بختہ مہیا ہوا ایک ہاتہہ شیریں انار آیا

خال رخ دیکھہ گئی کرمک شب تاب سے تاب
لیگئے سرخ وہ لب دیدۂ سرخاب سے خواب

آگ جسطرح کہ پارے کو اوڑا دیتی ہے
لیگیا حسن ترا یون دل بیتاب سے تاب

تشنۂ جام شہادت ہون بجہا پیاس مری
جلد تو مجکو پلا خنجر خوش آب سے آب

شیخ سعدی کی گلستان جو نہین تونے پڑہی
پانچوان عشق کا پڑہ اوسکا تو احباب سے باب

لب شیرین کے تصور سے مٹا خون کا فساد
بادہ پیتا ہون مین اس شربت عناب سے ناب

اے شہید اوسکا خط سبز مجہے یاد آیا
دیکھکر مخمل کاشانی خوش خواب سے خاب

وہ برق طور اوٹھائیگا رخ سے حجاب جب
شمس و قمر نہ دید کی لائینگے تاب جب

خاطی رقیب ابرو مرد لین ہے تیر زن
کردے کمان کی طرح سے خانہ خراب جب

نے پوچھی بخشیگا عمل زشت کو غفور
روز شمار مجہسے نہ لیگا حساب جب

قاتل بہت ہون تشنۂ شہادت کے جام کا
سیراب کربلا کے تو خنجر کا آب جب

تاریکی سی شفق صبح ہو گئی
چمکا لب صنم کا جو لعل خوش آب جب

جبدم تجلی رخ روشن کا ہو ظہور
روشن نہ اوسکے حسن سے ہو آفتاب جب

گلقند طرفہ ہے دل بیمار کا علاج
شیرین دہن وہ قند ہی برگ گلاب جب

اے شہسوار حسن ترے رخش ناز کو
چشمان مہر و مہ نہوے ہین رکاب جب

نار و شرار و شعلہ و شمع و چراغ و برق
کرتے شرارت آپ سے ہین اکتساب جب

بے نور تارے ہوے ہین جون پیش آفتاب
جاتے حسین ہین دیکھہ ترا رعب و داب جب

وہ دن نہین یہان ذکر ہو آپ کے گھر کا
مذکور ہو زلف کا وہ رات نہین اب

کیونکر نہ دم سرد بھرون آہ شب و روز
وہ گرمی صحبت وہ مدارات نہین اب

وہان غیر کے ہوتے مرا قاصد نہ پہنچتا
کوچہ مین مگر اوسکے وہ بدذات نہین اب

گر چاہ جتاؤن تو وہ کہتا ہی غلط ہے
باور مجھے زنہار تری بات نہین اب

آگے جو وہ دیتے تھے کبھی بوسۂ عارض
سو وہ بھی میسر ہمین ہیہات نہین اب

ہنستا ہی شہید اب تو وہ غنچہ دہن اکثر
اگلی سے مجھے تنگی اوقات نہین اب

ہے وصل کی شب کیجئے نہ اب ہٹ مرے صاحب
لگ جائیے لب آکے گلے جھٹ مرے صاحب

دروازے کی کھولو کہین زنجیر نہین آج
سر ہے مرا اور آپکی چوکھٹ مرے صاحب

کیون دل نہ پریشان ہو مرا آپکی گھر مین
دن رات ہے اغیار کا جمگھٹ مرے صاحب

لڑنیمین بھی اک لطف نیا ہی کہ شب وصل
دیتی ہے مزا آپکی کھٹ پٹ مرے صاحب

منہ چودہوین کے چاند سا دیکھون جو تمہارا
لون کیون نہ بلائین کہو چٹ چٹ مرے صاحب

پریان ہوئین قربان ارم کی جو ہین دیکھین
سونے کا تمہارے یہ چھپر کھٹ مرے صاحب

چوکھٹ پہ ہی ٹیکا کیا سر رات بھر اپنا
دروازے کے لیکن نہ کھلے پٹ مرے صاحب

نیند آئی نہین شب کسی کروٹ کہ تمہاری
یاد آتی ہے وہ پیار کی کروٹ مرے صاحب

دستی دل عاشق کو ہی ناگن کیطرح سے
سنبل سے بھی بالونکی ہر اک لٹ مرے صاحب

تم ساتھ جو غیر کے پیو مئی تو نہ کیون مین
لوہو کے پیون گھونٹ غٹاغٹ مرے صاحب

آج تک ملنے کا کیا اوس نے مجھ سے وعدہ
ہجر کا روز کٹے وصل کی ہو رات شتاب

فرصت زیست بہت کم ہی دل غافل رہ
کر ادا رسم و رہ زہد و عبادات شتاب

جسقدر ہو سکے کر خلق سے نیکی کہ خدا
عمل خیر کے دیتا ہے مکافات شتاب

جب ترا آئینہ ٹہیرا آفتاب — عکس رخ سے تیرے چمکا آفتاب
ناز سے گردن نہ مٹکا آفتاب — دیکہہ اوس گردن کا ڈورا آفتاب
کسکے کھایا ہے طمانچہ ہاتہ کا — گال تیرا ہے جو نیلا آفتاب
مرہم کافور کا بن جاے ہے — زخم دل پر مرے پہاہا آفتاب
پہر لب مینوش ساقی سے لگا — بن گئے اک مے کا کٹورا آفتاب
گرمی رخ سے ہے کسکے سوز دل — ہے مرے سینہ کا چہالا آفتاب
اقتباس نور کو مہ سان ہوا — روکش رشک مسیحا آفتاب
پاسبانی کیا ترے در کی ملے — ہے جلیس بزم عیسے آفتاب
دیکہکر خورشید رو کے منہ پہ زلف — شام کو مغرب مین ڈوبا آفتاب

اے شہید اوس زلف کے منہ سے لگا
صبح بنکر جام صہبا آفتاب

گدا کو سایہ بال ہما سے کیا مطلب — درخت خشک کو نشو و نما سے کیا مطلب
مریض عشق کو دار الشفا سے کیا مطلب — ہمارے درد کو عیسے دوا سے کیا مطلب
جو اہل دل نہین کیا آہ سرد سے اوسکو — دہان غنچہ کو باد صبا سے کیا مطلب
ہمارا غنچۂ دل لب ہی سے وا ہوگا — شمیم زلف ہے کافی صبا سے کیا مطلب
مراد گل سے فقط بوے یار ہی بلبل — وگرنہ ہمکو ترے آشنا سے کیا مطلب
نہین ہے خضر کی حاجت طریق الفت مین — ہون رہ شناس مجہے رہنما سے کیا مطلب

۳۹

کیا ہو یوسف کا خریدار کوئی
تو گیا مصر کے بازار مین اب

ناتوان دیکھ کے چشم بیمار
طاقت آ گئی ترے بیمار مین اب

چشم مشتاق ہے وا آئینہ سان
یار کے حسرت دیدار مین اب

لیلی و یوسف و شیرین مین تھی
دلربائی ہے جو دلدار مین اب

حسن و نیرنگ خط و لب نے ترے
حل کیا لعل کو زنگار مین اب

وصل ہے گل سے تو کچھ اور ہی رنگ
نالۂ مرغ گرفتار مین اب

دانہ کہتا ہے سلیمانی صاف
رشتہ ہے سبحہ و زنار مین اب

کہئے بندے سا قدیمی خادم
کون ہے آپکی سرکار مین اب

مثل گل زخم سے خالی نہین جا
تن شیدا ہے دل افگار مین اب

شور محشر کی صدا ہے مجنون
میرے زنجیر کی جھنکار مین اب

ہونٹھ پڑھنے سے چپکتے ہین شہید
ہے حلاوت مرے اشعار مین اب

چشم کا تیرے ہے پیمانہ خراب
ایک عالم کا کیا خانہ خراب

کیا عنایت ہے کہ بندے کا لقب
ظالم و جاہل ہی دیوانہ خراب

کر دل صد چاک شانہ زلف کا
توڑ کر شانہ کا دندانہ خراب

مست آنکھین اوس نے دیکھی ہین تری
دل مرا ہو کیون نہ مستانہ خراب

زلف و رخ کے عشق مین عاشق ترا
ہے شبانہ خستہ روزانہ خراب

ہین تصور مین ترے کان کبھی موتی نہ زلف	کیون نہ کالا ہو جگر کا مر چیا لا ہر شب
بسکہ چوٹی کا تصور ہے ترے دیکھے ہے	خواب مین سانپ ترا چاہنے والا ہر شب

دہیان مین خال تہ زلف کے سوتا ہون شہید
خواب مین دیکھتا ہون مین گل لالہ ہر شب

رخ آپکا ہے حسن کا خرمن مرے صاحب	اک زلف ہے ناگ ایک ہے ناگن مرے صاحب
ہے دیدۂ تر ابر کا دامن مرے صاحب	بہادون کو کہین کون ہے برسا ساون مرے صاحب
بیکار ہوے عیسی و سوزن مرے صاحب	مژگان کے جگر دوز ہین سوزن مرے صاحب
چتون سے ملاتے نہین چتون مرے صاحب	تم دوست ہو تو کون ہے دشمن مرے صاحب
چہرہ پہ ملے راکھہ نہ کیون آرسی اپنے	منہ دیکھہ تمہارا ہوی جوگن مرے صاحب
نظارہ کرے بزم مین تیرا کوئی کیا بات	کٹتی ہے یہان شمع کی گردن مرے صاحب
شب طور کے آتش سے ہین نالے مرے گرم	منہ ہے طرف وادی ایمن مرے صاحب
جب جوش جنون اوٹہتا ہے مجنون کیطرح سے	مین اور وہی نجد کا ہے بن مرے صاحب
سب سانپ جسے کہتے ہین چوٹی ہی تمہاری	موباف زری سانپ کا ہے من مرے صاحب
پہیریان سے ہونٹ آج ترے رخ مین جلاکر	ہو راکھہ نہ یاقوت کی معدن مرے صاحب
کانٹے ہی رکہو کاش عوض چادر گل کے	اگر روز تو آؤ سر مدفن مرے صاحب
شمع و مہ و مہر آپکے منہ پر ہین تصدق	دن رات تمہین سے تو ہین روشن مرے صاحب
پہوٹین مری آنکہین کہ منہ آپکا دیکہین	اور دیکہے تمہین دیدۂ روزن مرے صاحب

پرتو سے رنگ کے شکل گلستان دل مرا گیا	روشن فلک تلک ہے ترا مہ لقا خطاب
کھینچا ہے جذبۂ دل نے وحشی ل برگ گل	اب رنگ زرد کا ہے مرے کہربا خطاب

سایۂ رشک گل شہید یہ کہتے تو یار
لایق نہین ہے میرے لئے دوسرا خطاب

گلگیر کی صورت سے رکھتے ہین جلن لب	تب شمع کی جو سے ہین بصد حیلہ و فن لب
سنبل ہے تری زلف ہین آنکھین گل نرگس	قد سرو ہے رخسار گل اور برگ سمن لب
سرسبز ہو سرو اور نہ رو سرخ بدخشان	جب سرخ کرین پان سے سبزان دکن لب
دنبالہ یہ کاجل کا ہے آنکھون مین تری شوخ	یا جیب نکلے ہوئے کھولے ہین ہرن اب
نکلا ہے سر شام ہلال آج شفق مین	اب جلوہ نما تو بھی کرے سیم بدن لب
اک صبح قیامت ہے تری صبح بناگوش	سورج ہے وہ چہرا تو ہے سورج کی کرن لب
کیا خضر کے چشمے سے خط و لب کو ہو تشبیہ	تسنیم ہین کوثر ہین ترے نہر لبن لب
راہ دور و شوق اس بحر کی اب ہے کہ جوان عج	ہین بند کئے راہ نوردان زمن لب

شوخی سے شہید اپنے مضامین غزل کے
سر بیٹھے ہے ل رشک سے کاٹے ہوئے من لب

کب پان سے ہین سرخ ترے غنچہ دہن لب	رشک گل تر ہین ترے اے رشک چمن لب
مرنے کو کرین بات مین ہم زندۂ جاوید	کہتے ہین مسیحا ہے تری وقت سخن لب
تو جوہری اور گوہر عمان و عدن دانت	اور ہین صدف گوہر عمان و عدن لب

ردیف باے فارسی

مے چلا اور کہا اب بادہ کشی کا ہے وصلی — سا قیا رفع نہوئیگا خمار آپ سے آپ

کیون نہ آغاز ہو خود حسن کا نیرنگ شباب — فصل مین جوش پہ آتی ہے بہار آپ سے آپ

ہے مقرر یہ ترے کشتۂ مژگان کا مزار — کہ الجھتے ترے دامن سے ہین خار آپ سے آپ

جب تلک وصل ہو تجھسے تو جاے کسطرح — میرے دل سے ہوس بوس و کنار آپ سے آپ

طرفہ گلریز کا دیکھا ہے تماشا ایطفل — گرمی آہ سے جھڑتے ہین شرار آپ سے آپ

بجھ گیا یار کا دل میری طرف سے شاید — گل جو مرقد پہ ہوئی شمع مزار آپ سے آپ

تپش غم سے نہ قابو مین رہا دل میرا — اوسکے کوچہ مین گیا مین کئی بار آپ سے آپ

آج کس غیر نے آغوش مین تنگ اوسکو لیا — کہ ہے مرقد مین ہوا مجھکو فشار آپ سے آپ

یان ہے بہی اشک مسلسل تو گلے سے اوسکے — گر پڑا موتیونکا ٹوٹ کے ہار آپ سے آپ

دست و پا کو تو وہان تونے لگائی مہندی — خون یہان دلکا بہا میرے نگار آپ سے آپ

تار انفاس بجاتا ہے مرا مطرب عشق — نغمہ سنجو کہین بجتا ہے ستار آپ سے آپ

گل کھلا فصل بہار آئی چمن مین شاید — ورنہ یون آتی ہے کب صوت ہزار آپ سے آپ

تار برقی کیطرح حاجت تحریک نہین — شور کرتا ہے نفس کا مرے تار آپ سے آپ

اے فسونگر ترے ابرو پہ جو آ بکھری زلف — متفق آج ہوے عقرب و مار آپ سے آپ

دل بیتاب کو ہے عشق کی گرمی سے سکون — ہوا سیماب کو آتش پہ قرار آپ سے آپ

یون مسامات سے ہے میرے نکلتی آتش — کہ شرربار ہو جون نخل چنار آپ سے آپ

رخ روشن پہ ترے سبزہ جو آغاز ہوا — جلوہ پرداز ہوے لیل و نہار آپ سے آپ

اشک ندامت نے بنائی صاف آلودگی
آہ رسا کو کیجیئے مفتاح باب رحمت
تو دامنی ہماری وابستہ ہوگیا ہے
جلدی طلوع کیجئے اے آفتاب رحمت

گل خوردہ ہاتہ دیکہکے کہنے لگے میرا
دریا کے سطح پر ہو رواں صورت حباب
ہو پاس کہکشاں کے ثریا نہ جادہ گر

رسوائی کے لپیٹے محضر کو اپنی آپ
چہیڑیں اگر ہوا سے تگا ور کو اپنی آپ
شب ماتک میں دکہائیں جو جوہر اپنی آپ

دل ہو مرا شہید پورش کا جو اذن دیں
آن وادا و ناز سے کرکشت کو اپنے آپ

اوس در کے ہم تو چہوڑیں نہ شام و سحر نشست
باد صبا کے گل میں آوارہ جو غریب
امید وصل کیا ہو کہ ہو فوت ہو گئے
مجہہ دل جلے کا اب گذر اک پل نہیں وہان
اوس رشک مہ کے ہی یہ دلیل عروج حسن
بالیں پہ شکل مہرہ شطرنج عالم میں
سچ کہہ وہ شکل دیکہتی ہی تیری اوڑہ گیا
جو دل جلے میں گرم رو منزل فنا
بیٹہا ہوں تیرے گہر میں تو یوں جسم کی آج میں
کوچہ سے تیرے ہو سکے اوٹہیں شکل نقش پا

ٹہری جو تو شکل حلقہ بیرون در نشست
کب کیا ایادوں کی ہوا ہے ہمنفس نشست
تہی اپنی اونکی وہ جو کہے ہمد گر نشست
ہتے تہے شکل شمع جہاں رات بہر نشست
بیٹہے ہیں اکثر اب تو وہاں بام پر نشست
زنجیر پا ہو میں دیکہکر تیرے در پہ در نشست
یا کوئی دم وہاں ہے اسے نامہ بر نشست
ہے ننگ عاشقی د نہیں شکل شرر نشست
خاتم میں جوں نگیں کے ہوا ہے سیم بر نشست
رکہتی تہی خاکسار تری انتظار نشست

رستے میں سر جہکائی دو زانو میاں شہید
اس شکل وہاں ہے ان کی تو دو دو پہر نشست

[illegible]

گر نہ پانی سے کے تفاوت کا اثر ہو تو شہید
ایک ہے اشک یتیم اور گہر کی صورت

ابنائے زمان کرتے نہین غیر حسد بات
کب فہم مین آوے دہن یار کا نکتہ
سر سبز مری بات ہو اب یا اسد اللہ
سن قصۂ الفاس نے یہ دل کہا کی کہا زات
کیون مرتبہ شعر دوبالا نہو اون کا
ہووے ادب آموز ارسطو کو منطق

کیون نیک سمجھتے ہین کہ ہی سخت یہ بات
ہر چند کرین غور سے ارباب خرد بات
جب تیری مدد ہو تو ہے طالع کی مدد بات
طولانی ہی اتنی کہ یہ رکھتے نہین حد بات
موزون کرین شاعر جو تراد یکہکے قد بات
مین کیا ہون کہ لقمان کے یہان ہوتی ہی رد بات

کہتا ہے شہید اسنے کو شاعر تو کہا کر
رکہتے ہین سخن سنج کوئی تیری سند بات

کیا کیا نہ اوٹھایا دل مدہوش کی دولت
بیہوشی ہوتے نہ سمجھے وہ سکتے ہی ہرگز
مرغان نوا سنج کو صیاد نے یہان سا
کی عمر سبک رونے بڑی کوچ کے جلدی
مرنے پہ بھی ہی زندہ جاوید کا رتبہ
اسطرح شناسائی جنون کا ہیکو ہوتے
کیا مفت شہید آبلہ پائی کو بہی کہویا

جو ہے سو ہے آتش خاموش کی دولت
پو ہے ہو تو زخود رفتہ ہوئی ہوش کی دولت
محفوظ رہے ہم لب خاموش کی دولت
ہم اوٹھہ نہ سکے اپنے تن و توش کی دولت
بیدار کو اب خواب فراموش کی دولت
کشتی مین ہوی پیرہن دوش کی دولت
محروم مگر ہے کے پاپوش کی دولت

[illegible]

صید دل عشاق کو ناوک سے نگہ کے — کرتا ہے نشان وہ قدر انداز سر دست
شکوہ مرا لکہا ہے تجہے غیر جفا جو ر — کرتا یہہ عداوت سے ہے وہ غماز سر دست
عارض کے ورق پر ترے تقدیر کا منشی — کرتا ہے خط ارقام بصد ناز سر دست
مجلس مین مرے سامنے دہولین ہے لگاتا — یون غیر کو کرتا ہے سرافراز سر دست
ہشیار کہین آکے ترے سر نہ پڑ جائے — آہ اپنے ہوائی ہے فلک تاز سر دست
شیراز کدہر اور کہان بلبل شیراز — نالون سے مرے بند ہے شیراز سر دست

حاضر دم تحریر شہید اپنے ہی خاطر
پرورده ہے یہہ مرغ خوش آواز سر دست

چوکہٹ ہی اوسکی اور مرا سر ہے تمام رات — آنکہہ اپنی اوسکا حلقۂ در ہے تمام رات
تارون کے طرح جاگتے گذری فراق مین — وقت اپنا اسطرح سے بسر ہے تمام رات
ہوتا ہے گو کہ شمع کا پروانہ کو وصال — مجہہ سے بگاڑ یار کا پر ہے تمام رات
تاری نہین ہے مین جلوہ نما تا سر فلک — آہونکا یہہ ہمارے شرر ہے تمام رات
کوچہ مین اوسکے میر اشب و روز ہے یہہ حال — ہو حق ہے ذکر شور ہے شب ہی تمام رات
فرقت مین اب یہہ حال مرا ہی کہ دوڑتا — بے اوسکے کاٹ کہانیکو گہر ہی تمام رات
سوتا ہے پیٹ پہیر کے یارب کبہی یہہ — دیکہون تو جا اوسکی ادہر ہی تمام رات
دن ہی ہی سخت ہجر کا چہاتی پہ پیر سل — بہاری پہاڑ سے یہہ کمر ہے تمام رات
کرتا نہین جو وصل مین تو مجہہ سے اختلاط — ہے میرے پاس یہان کدہر ہے تمام رات

جلوۂ ماہ و کواکب دیکھتا ہوں اے شہید
ماہ سا چہرہ ہے اوسکا اور ہیں اختر ذات

گلرو سے مری کرتے ہیں اغیار ملاقات
کچھ غم نہیں پہلو سے ہے رکہیں خار ملاقات

ہر روز میں کوچے میں تری آتا ہوں سو بار
ہوتی نہیں افسوس ہے اکبار ملاقات

ہے اوسکو جو کچھ پوچھو تو عالم سی محبت
اک مجھسی ہی رکھتا نہیں وہ یار ملاقات

اب کس سے کروں ہائے میں قسمت کی شکایت
دل لیکے نہیں کرتا ہے دلدار ملاقات

ان روزوں بہت زلف و رخ یار میں ہے ربط
کیونکر نہ رکہیں کافر و دیندار ملاقات

ہے عشق و محبت سے مجھے مژگان صنم سی
اب کہتے ہیں دل سے مری سوفار ملاقات

وہ دوست نہیں ہی کہ جو مشکل میں نہ کام آئی
ہم ایسوں سے کرتے نہیں زنہار ملاقات

میں اوسکے نہ ملنے کی شکایت نہیں کرتا
رکہتی ہے کسی سے نہیں عیار ملاقات

کسطرح ملوں سیم تنوں سے میں شہید اب
مفلس سے نہیں کرتے ہیں زردار ملاقات

یہاں مد نظر ابرو سے خمدار ہے دن رات
خنجر کی مرے حلق پہ اب بار ہی دن رات

یوسف کا نہیں ہی کوئی عالم میں خریدار
گرم آپ کے اب حسن کا بازار ہی دن رات

مژگان کا تصور ہے مری دلکو شب و روز
آنکھوں میں کھٹکتا مری اک خار ہی دن رات

کسطرح سے اب ہوگا مسیحا سے مداوا
دل نرگس بیمار کا بیمار ہے دن رات

ظالم کو نہیں ملتا ہے آرام جہاں میں
چکر میں سدا چرخ جفا کار ہے دن رات

[illegible]

مثل پروانہ کے جلنے پہ نہ کیوں ہوں ثابت
تیری گردن پہ ہی اے شمع مرا خون ثابت

در دندان کے تصور میں ہوں اب گریان
قطرۂ اشک ہے شکل در مکنون ثابت

قدرت حق سے وہ بت دام [illegible]
کر ہے الفت میں نہ افسانہ و افسون ثابت

قصر گردون کا ہی قائم [illegible]
کیا عجب گر نہ ہوا قصر فریدون ثابت

نظر آتی ہیں یہاں جادۂ صنعت [illegible]
دامن ابر نہیں ہوں جادۂ ہامون ثابت

دن دہاڑے ہی چرا [illegible] دلکو وہ
خال رخ پر ہی ترے دزدی کا مضمون ثابت

ذات واجب ہی اثبات جہان فانی
قاعدہ کوئی یہاں کا ہی نہ قانون ثابت

ایک سن میں ہی یہاں مستی و ہشیاری کا
خم میں ہے [illegible] سے تری فلاطون ثابت

سن حدیث ایک نبی اور علی مین ہے شہید
نسبت دوستی موسی و ہارون ثابت

تو غیرت فردوس ہے ای گل داغ محبت
ہم بر کفن لیکے چلے باغ محبت

عالم کے خرابات مین ہے رنگ برنگی
غوطے مجھے دیتا ہے یہہ صباغ محبت

او شیر دل اوس شوخ کی قربان نیستان
تجکو نہ فراغت ہے بلا راغ محبت

زلف اور وہ تل جہاں ہے جانے کا ہر دا
دل کا ہی نشیمن کہ یہہ ہے زاغ محبت

تبدیل قوافی سے شہید اور غزل لکھہ
پر الف یا محبت کا ہے ابلاغ محبت

از بسکہ ہوں مین حادثہ پرورد محبت
رکھتا نہیں کچھ نہ لین بجز درد محبت

اک حسن کی ہے نرد اور اک نرد محبت
جتوائی کی بازی یہہ جگاوے نرد محبت

اک حسن کی ہے نرد اور اک نرد محبت
جتوائی کی بازی یہہ جگاوے نرد محبت

نرمرد کی اسباغ مین تیرے ہے مرے
دیکھا ہے گل صد برگ رخ زرد محبت

منہ کو بھی آتے مین جگر کے مرے ٹکڑے
جون نکہت گل لیتی ہوں درد محبت

سونگھے چمن عالم امکان کے سب گل
خوشبو ہمن حسن ہوا وارد محبت

ہم حسن کی گرمی ترے بہڑکاتی مین الگل
جون باد صبا بہر کے دم سرد محبت

تو اور رخ مشعلہ افروز جاہت
مین اور دل حادثہ پرورد محبت

تل زلف کے حلقہ مین نہیں ور چمکتا
چمکی ہے سحر اختر شب گرد محبت

۴۸

بلبل چمن حسن کا اوسکے ہے مرا دل	ہر نغمہ سرا مرغ خوش آہنگ محبت

ہر چند ہے چالاک تہ سیداسپ ہوس چہوڑ
پہونچائیگا منزل کو خر لنگ محبت

ہے شاخ نہال چمنستان قد و قامت	بوٹا سا ترا غیرت ریحان قد و قامت
رخ طور ہے موسیٰ کا ہے ثعبان قد و قامت	یا ہے مری اک آہ ترا ہان قد و قامت
کب سیر چمن کا ہے خرامان قد و قامت	سر تا بہ قدم حسن ہے جانان قد و قامت
ہین قوۃ و حول اوسکے تصور کے مقوم	ہے ضعف کا میرے وہ عصا یان قد و قامت
نالے کو مرے تا فلک اس سے ہے رسائی	سیڑہی ہے وہ ہان ایدل نالان قد و قامت
اے شوخ ترا رخ تو مہ چاردہم ہے	ہے کاہکشان اے مہ تابان قد و قامت
طوبا کیطرف آنکھ اوٹھا کر ہی نہ دیکھے	دیکھے اگر اک بار ہی رضوان قد و قامت
جیسا قد و قامت ہے تمہارا نہ کہے ایسا	غلمان نہ پری حور نہ انسان قد و قامت
شہپر مین لگے طائر سدرہ کے بھی اک تیر	دکھلا سکے تو مین ترے قربان قد و قامت
دیکھے وہ اگر خم کو ترے خار قفس ہے	سیدہا نہ رکھے خار مغیلان قد و قامت
ہے روشنی بزم بتان ذات سے تیرے	ہو کیون نہ ترا شمع شبستان قد و قامت
ہو جائیگا لاریب غریق چہ خجلت	دیکھے جو ترا یوسف کنعان قد و قامت
ہے راست الف سے او سے اللہ کی نسبت	الحق ہے اسی مدح کے شایان قد و قامت
جون آئینہ مین شمع فروزان کا پڑے عکس	ہے جا بجا آئی سے نمایان قد و قامت

کوچہ میں ترے غیر کرے مجھ سے جھگڑا
میں تجھکو جتاتا ہوں تو اوسکو یہہ جتا بات

یہہ گرم کہیں باتیں کہ زبان جل گئی اوسکی
جون شمع دہن سے وہ جو ہیں کہنے لگا بات

میں بات کروں اوس سے تو کہتا ہی جھڑک کر
لگتی ہے مرے دل کو تری تیر قضا بات

اوروں سے تو ملتا ہی ہنسی اور خوشی سے
جب مجھ سے وہ کرتا ہی تو پھر ہو کے خفا بات

جب اوس سے میں کہتا ہوں کہ اک بات تو مجھ سے
کہتا ہی کہ تجھ سے مری کرتی ہی بلا بات

خاک اوسکی گلی سے ہی صبا میری اوڑاتی
اے دیدۂ تر وہاں مرے رہنے کی جتا بات

افسوس ہے مجھکو جو ترے لب جلا دیں
دے رشک مسیحا تری مردہ کو جلا بات

لوٹے کے جیسے غزال کے لب میں ہو جیا
کچھ ہو نہ سہوں ہی ہو نہیں جو کہتا ہو جیا بات

کہتے ہیں جسے ظل ہما سایہ ہے تیرا
مشہور زمانہ میں ہے اک ظل ہما بات

اک یاں ہے بات اوسکی نہ رد کر ترے صدقے
عاشق ہو جو کہے تجھ سے کوئی ہو کے فدا بات

تو شعلہ نمط جلوہ نما ہو تو چمن میں
بلبل سے بناؤں میں گل سرخ قبا بات

بلبل کی روش غیر فغان تا گل تر
کیا تجھ سے کرے عاشق بے برگ و نوا بات

گنبذ کی صدا جیسے کہ آتی ہی پلٹ کر
جیسے کہ کہے مجھ سے وہ سنتا ہی ہا بات

جون رعد گرجتا ہے تو جون برق چمکتا
عاشق سے وہ کرتا ہی بصد جور و جفا بات

جیا ہا کہ کری غنچہ دہن بات چمن میں
پر کی نہ گئی کچھ بسبب شرم و حیا بات

تم جو مجھے کہتے ہو شہیدا یک ہے انسان
کہتا ہوں بری کونسی ایسی ہی بہلا بات

بوسہ نہ لے دلا لب جان بخش یار کا
آب حیات یہہ تری حق مین ہے سم بہت

لب کہول ہے تا درِ دندان کی ہو نمود
لب دو نو تیری شکل صدف مین بہم بہت

ہر داغ دل یہہ رشک پریکا ہی جلوہ گاہ
رکہتا فضا کم اس سے ہی باغ ارم بہت

تو تیر سا جوان ہی مین پیر جون کمان
میری ہی قد مین اور ترے ابرو مین خم بہت

ہرگز ملا دہان و کمر کا نہ کچھ نشان
کی دل نے سیاحت ملک عدم بہت

تیرا ہی نقشہ ایک صنم کا نہ حسن و رنگ
آذر نے خوب شکل تراشی صنم بہت

شہید ہی سینہ لخت جگر کا مری شہید
ہے سر بلند آہ کا میرے علم بہت

مہمان تہا مثل نور جو دلبر تمام رات
روشن تہا شکل دیدہ مرا گہر تمام رات

تہا مجہہ سے ہمکنار جو دلبر تمام رات
سے ہے گہر مین جلوہ گر مہ و اختر تمام رات

گل رشک باغ تہا جو مرا گہر تمام رات
خوشبو سے تہا محلہ معطر تمام رات

داغوں ہی دل کے تہین رہی خوب روشنی
روشن ہمارے گہر مین ہے لنتر تمام رات

مین اور وہ سے ہے جمع مہ و مشتری کیطرح
تہی بزم عیش خوب منور تمام رات

وہ برق وش تو جلوہ دہ بزم غیر تہا
یہان مین تڑپ رہا تہا زمین پر تمام رات

اوس گرم رخ پہ دیکہہ عرق شمع بزم نے
برسائی اشک چشم کے گوہر تمام رات

اندیشے صد ہہ غم ہجر بتان ہند
چہاتی پہ اک رہا مرے پتہر تمام رات

مژگان رخنہ گر کا کسیکے جو تہا خیال
دل مین چبہا کئے مرے نشتر تمام رات

۵۱

دیر و حرم میں کرتے ہیں اوس کی جو جستجو
ہندو تمام روز مسلمان تمام رات

تھا جو دہ ہویں کا چاند مرے گھر میں جلوہ گر
ہالہ نظر جو تھا رخ جاناں تمام رات

[illegible] رخ گل سے شوق [illegible]
کیا دیکھتا تھا [illegible] گلستاں تمام رات

گھر [illegible] شب ہجر کٹ گئی
دل تھا جرس کی طرح سے نالاں تمام رات

تھی [illegible] ساتھ مری آہ کی [illegible]
چھپتا تھا دل میں تیر کا پیکاں تمام رات

[illegible]
[illegible] تمام رات

[illegible]
[illegible] تمام رات

[illegible]
[illegible] زنداں تمام رات

نور [illegible]
[illegible] تمام رات

[illegible]
[illegible] حیراں تمام رات

تھی یاد [illegible] گیسو و رخسار کی کہ میں
کرتا رہا تلاوت قرآن تمام رات

گھر [illegible] کیوں نہ جا [illegible]
وہاں در کا پاسبان [illegible] تمام رات

[illegible] شمع [illegible]
جو ایک پاؤں پہ کمبخت [illegible] رات

[illegible]
[illegible] ہماری رات

[illegible]
تو وہاں [illegible] گنہگاری رات

جو [illegible] ہرگز [illegible]
کبھی تو ہوگا دن اور ہو چکی ہماری رات

مرے ہی چہرہ پہ آتی ہے گل روش سرخی
بوقت نیل ہی لیلے منش کے زلف کی یاد
وہ نغمہ سنج ہوں میں غزل پڑھوں جس دم
وہ ناز کیوں نہ کرے حسن پر کہ دنیا میں
ہوا اوس کے ہاتھ سے کیا آدمی جو ہو
ہے نشہ ہی دولت کی لطف دے
ملوں میں خون کل بنا کر ہاتھ ہوں رنگین
ہے وعدہ آنیکا جس وقت وہ
ہے اوس کے صید ازون مجھکو یار صید فگن
ایک جلد بادہ
ترے فراق میں مضطر ہوں
دم اب ہے آنکھوں میں جوں نکہت گل

خیال بوسۂ رخسار گلعذار کے وقت
ادا اوس رخ کا مجھے ورد ہے بہار کیوقت
چمن میں زمزمہ پردازی ہزار کے وقت
غرور شخص کو ہوتا ہے اعتبار کیوقت
کوئی کرے تو جوانمردی نثار کیوقت
کبھی پڑا کیوقت اور کبھی اوتار کیوقت
جو بار پاؤں حنا بندی نگار کیوقت
وفا ہی عہد ہے لازم تمہیں قرار کیوقت
نہ دیکھیگا میں ہو الفت شکار کیوقت
کہ درد سر مجھے سا تھا خمار کیوقت
برنگ شعلہ جو آلہ فطار کے وقت
پہونچ سکتا ہے مر پاس انتظار کیوقت

وہ دیکھے تمہیں اگر رشک گل ہم مرگ
جو آوے نزع شہید جگر فگار کے وقت

بلا میں نالہ و فریاد دل زار کی رات
سوتے ہی سوتے جو یاد آگئی اوس یار کی رات
کہیں گلریز ٹپکتی ہوئی دیکھی ہوگی

سچ ہے ہاں کاٹے سے کٹتی نہیں بیمار کی رات
مفت میں رات مجھے ہو گئی بیمار کی رات
وہی حالت ہے مری چشم گہربار کی رات

[illegible]

دکھا رہے ہیں سفید و سیاہ عالم کا
ہے روی زلف کو لیل و نہار سی نسبت

میں پیر فانی ہوں اور نو جوان ہے وہ گلرو
مجھے خزان سے ہے اسکو بہار سے نسبت

رہیگی دلمین قیامت تک اس مژہ کی خلش
نہیں ہے خار کو مژگان یار سے نسبت

کیا شہید مجھے ابرو نے اک اشارہ مین
کہان ہے تیغ کو ابروے یار سے نسبت

صورت دکھا گیا لیں بہار گل کی رات
مانند ماہ چار دہ یار گل کی رات

عاشق کو زندگی ہے خجالت کہ مر گیا
پروانہ کرکے عشق کا اظہار گل کی رات

صاحب برا نما نو تو اک بات مین کہون
کچھ یاد ہے ہوا تہا جو اقرار گل کی رات

موقوف رکہیے اپنی بزرگی کو شیخ جی
ظاہر ہوئی کرامت سرکار گل کی رات

ہر طرح صبح آج بہی ہو جائیگی شہید
جسطرح سے گذر گئی ہے یار گل کی رات

شوق دیدار سکا ہی ایسا ہان ہوسناک عبث
رتبہ کے ساتھ ہی ربط خس و خاشاک عبث

تہی ہوس بینڈ نیکی دل کو تو خاک عبث
نکلا آب خاک سے بنکر شجر تاک عبث

دل نہ دنیا پہ رکہہ اے صاحب ادراک عبث
خاک تھی ہی تو ہو خاک کے اپنا خاک عبث

موتیا کی کہلی اک ہہنی ہے قفس مین ہہول
ورد زندان مین وہ کرتے نہیں مسواک عبث

نشہ کے نیلہ سر خنگ ہے مین زاہد سوار
نہیں آمیزش نمک دمی تریاک عبث

فلک کہنہ ہی سنگ حوادث کا نزول
کہا ہوتا ہے تہ گنبد کا واک عبث

[illegible]

[illegible]

وہ بولے آج تلک جانتا نہیں تو شہید
مرے خموشی کا ہے ترک مدعا باعث

گر عدم کا دہن یار ہی پیدا وارث
وہ کہتی ہیں میں ہون سہی عنقا وارث

کیون نہ ایمان کا ہو رخ قبلہ و کعبہ وارث
کفر کے ہوئی یہہ جب زلف چلیپا وارث

کیون نہ ہو وارث فلاطون کا ارسطا وارث
یعنے شاگرد ہے اوستاد کا ہوتا وارث

ہوا موسیٰ کا تمہارا ید بیضا وارث
لب مسیحا کے ہیں ایسے ترشک مسیحا وارث

یوسف رخ کو سمجھتی ہے زلیخا وارث
زلف کو چھوڑ گئی ہے تری لیلا وارث

باغ میں گل ہی ترا بلبل شیدا وارث
سرو قمری کا مرا وہ گل رعنا وارث

دشت میں خاک کا میری ہی بگولا وارث
کون کہتا ہے نہیں مشفق من لا وارث

وحشت میں اب ہون مجنون کا ہیں پیدا وارث
کوہ میں کون ہے فرہاد کا جیسا وارث

میں ترا بندہ ہون میرا ہی تو مولا وارث
اب شب و روز وظیفہ ہے مرا یا وارث

ارث میں اوسکے ہوا اور ہوا میرا وارث
مہر ذرہ کا ہی قطرہ کا ہی دریا وارث

طفل اشک اپنا ہوا چشم کے گہر کا وارث
باپ کے مال کا مشہور ہے بیٹا وارث

سب کا ہاں کہ سے خدا کون ہے کسکا وارث
میرے خون کا کرین قاتل سے یہ دعوی وارث

مال کیا جان مری نذر ہے اور لا یملک
میں فقیر اور فقرا ہوتے ہیں لا وارث

عاشق اپنے کو کہا میں نے تو بولا ہو خفا
اپنا منہ دیکھو ہوئے عشق کے کیا کیا وارث

دل کے حقدار ہے بنا ہیں خصوصا وہ مگر
جا سے دیتا نہیں اک ہاتھ سے تنکا وارث

[illegible]

۵۵

[illegible]

۹۸۷

ن

جیتے جی اپنی ہے پروا مجھے اپنے کو ضرور
بعد میرے نہ کریگے مری پروا وارث

شاعری ارشد مجھے پہونچی ہے سودا سے شہید
کہ ہے سودا کے مرے جوشش سودا وارث

عشق گل کا باعث ہے بلبل گلزار کی ارشد
عاشق زار ہوں چھوڑوں نہ غم یار کی ارث

گل نرگس کو ملے نرگس گلزار کی ارث
دل بیمار نے لی نرگس بیمار کی ارث

چشم سرشار وہ اور ساغر سرشار کی ارث
جو کہ میخوار ہے لیتا ہے وہ میخوار کی ارث

لب شیرین سے ضرور اسکو ہے پہونچی میراث
شیرنی ہے جو ترے لعل شکربار کی ارث

رشک گلشن ہے مرا لخت جگر مژگان پر
ارث گل اسکو ملے اوسکو ملے خار کی ارث

بولے ہے جنبش ابرو سے نزا ترک نگاہ
ہوں سپاہی مجھے اب چاہئے تلوار کی ارث

تھا بلا روز ازل حرف بلی کا کہنا
عشق لے تنہیں ہے میرے دل زار کی ارث

شرع کے حکم سے ہے باپ کا بیٹا وارث
اشک کے طفل نے لی دیدۂ خونبار کی ارث

عشق کیوں مجھکو زلیخا سے پہونچے میراث
حسن یوسف کا ہے یعنی مرے دلدار کی ارث

سلسلہ سنبل و ریحان سے درست اوسکا ہے
پیچ و خم کیوں نہو اوس طرۂ طرار کی ارث

شکل منصور ہے دار قرہ پر طفل سرشک
سر کا دینا ہے سر دار یہ سردار کی ارث

ارث گل حسن ہے وہ بار کو دو اور نالہ
دو مجھے بلبل شیدا سے دل افگار کی ارث

دعوی تیغ دودم ہے کہ برش مجھ میں جو ہے
مین نے قبضہ میں کی وس ابروئے خمدار کی ارث

خط سیہ دل ہے ترے پرتو رخ سے اوسے کیا
یعنی کافر کو پہونچتی نہیں دیندار کی ارث

ہمہ تن چشم ہون آنکھون کے تصور مین ترے
نہین نرگس کا گلا مین ہی مری یار عبث

مین نے تکرار کی اون سے تو خفا ہو کے کہا
بس مرا مغز نہ کہا کر کے تو گفتار عبث

چشم مخمور کے ساغر کا تری ہون مخمور
جام مے بے ترے ہے ساقیِ مے خوار عبث

رشک گل تو ہو تو پھر مجھے اک گلشن ہے
تو نہو بر مین تو سیرِ گل گلزار عبث

اونکو سمجھا کر ترے کوچہ مین آتے جاتے
ہم پہ آوازہ کسا کرتے ہین اغیار عبث

آپ کے نرگس بیمار کا بیمار ہون مین
نہین بیمار عبث مین نہین تیمار عبث

کوئی کہدے اوسے دیکھے مرے رشک گل کو
گل کو دیکھے ہے شہید جگر افگار عبث

عقل پائی تہی ارسطو نے فلاطون کی ارث
مجھکو بہی وحشت دل ہوگئی ہے مجنون کی ارث

انبیا کی مجھی میراث ملی علم و ادب
مال و زر لیوین جنہین چاہئے قارون کی ارث

دُرِ مکنون سے جو لبریز ہے کیسہ اسکا
چشم دُربار کے ہاتھ آگئی جیحون کی ارث

خال تارون سے زیادہ ہین تمہاری روشن
تمکو دریا سے ملی ہے دُرِ مکنون کی ارث

مین سیہ روزی تقدیر پہ صابر ہون شہید
ہو مبارک یہہ مرے طالع واژون کی ارث

ہے بے نشان سراغ کمر مین نہ تو عبث
عنقا ملا ہے کسکو مگر جستجو عبث

آگے نہ روئے یار کے آ شرم کر ذرا
لے آ رہی تو اپنے نہ کہو آبرو عبث

جون سایہ تو نہ دیکھے گا خورشید رو کا منہ
دل اوسکے آگے جانے کی ہے آرزو عبث

گل ہنستا نہیں اب تلک چمن کیا باعث
بات کرتا نہیں غنچہ دہن کیا باعث

چشم فتان کا جو نہیں کشتہ نہیں تو مرقد
ہے چراگاہ غزالان ختن کیا باعث

وہ قد و زلف دکہاتا نہیں شکل منصور
کیوں نہیں ہیں مجھے دار و رسن کیا باعث

جیسے رنگ کسیکا نظر آیا شاید
زرد ہے رخ جو ترا برگ سمن کیا باعث

کیوں پسند آئی ہے غربت تجھے جوں نکہت گل
رخ نہ پھر بیٹھے کیا سوے وطن کیا باعث

کبھی بوسہ لب لعل کے تھے ہمکو نصیب
اب تصرف سے گیا اپنے یمن کیا باعث

شب قرار اوس نے کیا تہا مرے گہر آنیکا
یہاں نہ آیا وہ بت عہد شکن کیا باعث

شیفتہ اوسکے ذقن پر جو ہوا یوں دل
نظر آیا تجھے چاہ ذقن کیا باعث

گرمجوشی تجھے غیروں سے ہی اور میرے ساتھ
چین کرتا ہی جو تو حیلہ و فن کیا باعث

دل پرخوں کا مرے لب تر ہی البتہ ساقی
نہ لگا شیشۂ صہبا سے دہن کیا باعث

گرم رخ کی تری غیروں کے دلوں میں ہی جگہ
شمع ایک اور ہزاروں میں لگن کیا باعث

میں شہید رخ رنگیں ہوں ترا اے گلرو
برگ گل کا نہ دیا مجھکو کفن کیا باعث

ہوا فکر دہن میں زرد رخ کا رنگ کیا باعث
برنگ غنچہ میں گلشن میں ہوں دلتنگ کیا باعث

ذقن کے گرد کسکا سبزہ خط یاد آتا ہی
قدح بھر بھر کے اب پیتا جو ہوں میں بھنگ کیا باعث

مرے نالوں کو سنکر بند کی منقار بلبل نے
بجاتے کیوں نہیں وہ باغ میں اب چنگ کیا باعث

کسی نے خندق پا سے کیا پامال گلشن کو
چمن میں خوب بہولا ہی گل اورنگ کیا باعث

مجھ سے گناہگار کو گردن نہ مار اور
عالم کا خون کرے ہے بت جلاد الغیاث

کوچے میں تیرے رات کو بانگ جرس کی طرح
کب تک پکارے ہی یہہ دل ناشاد الغیاث

مثل شہید دور ہے گل سے بہار میں
تیری بجا ہے مرغ قفس زاد الغیاث

گر تو مشہور ہوا جور و جفا کے باعث
میرا ہی نام ہوا مہر و وفا کے باعث

زال دنیا ترا جنجال نہیں زال سے کم
تاب جنبش کی نہیں حرص و ہوا کے باعث

پاکبازی کا مزا جس نے کہ پایا پایا
صحبت پاک گروہ فقرا کے باعث

دردنوشان خرابات ہی ہے منت خضر
پہونچے منزل کو کسی آبلہ پا کے باعث

راہ جو کا تہا مگر آن کے یہو نہا ہے شہید
کوچۂ یار میں اس فکر بجا کے بجا کے باعث

جب کہ سودائی ہو ویں تو ہے زنجیر عبث
ہم سے بل کہائی ہے وہ زلف گرہ گیر عبث

جیتے جی او سکو چہٹونگا نچہوڑونگا کبہی
ناصحا مجھ سے ہے بیہودہ یہہ تقریر عبث

کام ایک جنبش ابرو میں سے ہے آخر میرا
قتل کو میرے علم کرتے ہو شمشیر عبث

روز میثاق سے میں پیر مغان کا ہوں مرید
مجکو کہینچی ہے اودہر واعظ بے پیر عبث

ناتوان اوس سے زیادہ ہوں ملاتی ہو کیون
میری تصویر سے تم قیس کی تصویر عبث

خلوت دل میں ہی اے شیخ و برہمن وہ یار
کعبہ و دیر کی ہو در پئے تعمیر عبث

عقدہ اوس فکر میں کا نہ کہلے جز تقدیر
یہان تری سعی ہے اے ناخن تدبیر عبث

ردیف جیم

گردش چرخ سے مشکل ہے تو عالی قدر
در بدر پھرتے ہیں بہر طلب نان محتاج

جو غنی تر ہے وہ مفلوک نظر آتے ہیں نظر
جس سے محتاج الیہ ہوئے یہاں محتاج

آہ بھی دل میں نہ باقی ہے کہ کھینچے کوئی
ہو گئے ہائے سب اس ہجر میں یکساں محتاج

تاب طاقت نہ حواس خرد و صبر و قرار
سمجھیگا ہو گا کوئی بے سر و ساماں محتاج

حکم غیرت ہے کہ دی در دست جان اپنی مگر
در پہ عاشق نہ کسی کے سیہ و رہان محتاج

آج وہ صاحب تدبیر ہوں بے شک و ریب
عقل کے سیکھنے کا مجھ سے ہو لقمان محتاج

طالب طالع ہے در پر نہیں آنے دیتا
رات کو بیوقت ہے تجھ سے دربان محتاج

جتنے آفات ہیں نازل ہوں الٰہی لیکن
جیتے جی ہو نہ کسیکا کوئی انسان محتاج

آپ کے ہی در دولت کی گدائی ہو نصیب
نہ کروں دو جہاں کا یا شہ دوران محتاج

دولت حسن کی تو لینے زکوٰۃ اک بوسہ
وسا وسہ تجھ سے جو مانگے کوئی رہبان محتاج

رحم کر مجھ پہ کہ بدحال ہوں بیتاب خراب
خستہ دل سوختہ جان اور پریشان محتاج

ایسی ہی آس جو تھی مجھ کو عزیزا اور ہمیں جیسے
جیب دامان کا ہوا اور جیب کا دامان محتاج

تیرے دلیس آئی زلیخا ہے گدائی کے لئے
دولت حسن کی ہے یوسف کنعان محتاج

وصل گل میں نہ رہی سوزن عیسیٰ سے غرض
کچھ رفو کا نہیں اب چاک گریبان محتاج

ہے وہ عندلیب ہیں دل زار نغمہ سنج
گلزار میں ہے بلبل گلزار نغمہ سنج

سحر بنا سا مری ابھی اکدم میں ہوں بنا
زہرہ کے طرح گر ہو دلدار نغمہ سنج

نیرنگ ہے بہشت زلیخا ہے شہر دمن
گلیاں و نعرہ زن ہے وہ دلدار نغمہ سنج

ہے جسکے کوچہ عاشق سرشار نغمہ سنج
ہو سرو ہر قمری طیار نغمہ سنج

گل کر گیا نظر سے ہوئی عندلیب باغ
دیکھو وہ کب ہو ہوا چمن گلزار نغمہ سنج

٦٠

[illegible]

٦١

پانی بھرتی ہے ترے آگے غزال رعنا
چلنے پھرنے میں تری ایک آہوئے چینی کی سج دھج

شوخ سچ یہ ہے تری جان میں تیرا ثانی
دل کش ایسی ہے کہاں نازنینوں کی سج دھج

شاہ خوبان جہان تو ہے سر محفل ناز
قابل دید ہے تجھ صدر نشین کی سج دھج

تو مری حلقۂ آغوش میں اسطرح سے بیٹھ
کہ ہو جسطرح انگوٹھی میں نگین کی سج دھج

گرچہ ہیں نقش و نگار فلکی خوب شہید
پر قیامت ہے نگاران زمین کی سج دھج

ہے گرم برق سے مری محبوب کا مزاج
کس شوخ نے ہے پایا اس اسلوب کا مزاج

چلمن سے جھانکو اسکو تو ڈر ہے خفا نہ ہو
نازک کمال ہے بت محجوب کا مزاج

خط لکھنے نامہ بر سے پوچھا حال دل
ہے خیریت سے کاتب مکتوب کا مزاج

چغلی کسی نے کھائی ہے شکوہ کیا مرا
راغب سے پھر گیا ہے جو محبوب کا مزاج

یوسف سے پھر کوئی کہے جا کے درد دل
غم میں تری علیل ہے یعقوب کا مزاج

اے شیخ ایسا تو مجھے تعویذ لکھ کے دے
طالب سے پھر رجوع ہو مطلوب کا مزاج

بڑھا رنا کبھی ہے تو مدہوش ہے کبھی
ابتر ہے تیرے عاشق مجذوب کا مزاج

ایسا ہی رنج کا متحمل ہوں میں بھی آج
صابر تھا جیسے حضرت ایوب کا مزاج

تسکین دل ہو ساقی اگر تو مجھے پلائے
ہے گرچہ گرم بارش قلوب کا مزاج

رنگین غزل شگفتہ زمین میں ہوئی شہید
کیا پوچھنا ہے نکتہ در خوب کا مزاج

ہے ... اصل کی جانب ایک شے کو رجوع
سویدے دہر ہوا گرچہ ... وطن سی آج

فقط ... ہمیں ... چاہ ذقن ...
کہ منحرف ہے وہ چشم آہوی ختن سے آج

چلا ہوں مثل سکندر جہان سے خالی ہاتھ
کہ دونوں ہاتھ ہیں باہر مری کفن سے آج

ہیں سبز و ... اوس کے ... کی باج گزار
خراج لیتے ہیں لب شوخ کے یمن سے آج

مشابہ اوس کے نہ ابرو ہو کعبہ کے محراب
مقابل اوس کے نہ زمزم چہ ذقن سی آج

فقط نہ شوخ ہیں لب لعل بدخشان کے
ہیں آبدار دو دندان در عدن سی آج

عجب نہیں جو گلستان میں گل ہوئے موسم
لپیٹ سکی ہی خوشبو ترے بدن سی آج

تمہاری چشم سے ہم چشم کیونکہ ہو بادام
کہ تنگ قافیہ پستہ کا ہے دہن سے آج

قبا سخن کی مری قد پہ دوختہ ہے شہید
سخن ہے مجھ سے عزیز اور میں سخن سے آج

ہے خون ... کے چہرہ ... لال آج
لعنت اوسے کرے جو نہ مجھکو حلال آج

پھر کیو ... رو بہ ہوا ... آج
آہستہ چل ... ہے ہیں نسیم شمال آج

... دل ... کے قدم رکھتا ہی خبر
ہو وے نہ پھر پھنسا کہیں زلفوں کا جال آج

پھر ... ہاتھ ہیں دیکھیں زنان مصر
آتا ہے پھر نظر وہی یوسف جمال آج

گلشن ... کا لالہ نعمان کے شور ہے
یوں پھر نہ پھینکیو کہیں منہ کا اگال آج

گل ... ہیں کیا کیا نرگس کے سامنے
کیوں دیکھتی ہی اسکو یہ آنکھیں نکال آج

سنتے ہیں جو مرا ہے عشاق بد نصیب
نکلے وہی شہید کے طالع کی فال آج

آشنا کو بھیجی اتنا بس ہے نامہ پر نقش
لکھیے تو خط کے لفافہ پہ میرا نام بھیج

زلف کے تیر سا میں گردا ورنہ کر روئی کلبت پیچ پیچ
تو ظفر یارب برای لشکر اسلام بھیج

ایلچی کو میرے مت سوغات سے محروم رکھ
حرف شیریں ایک جانب تحفہ دشنام بھیج

تو جو آیا تو جیا میں تو گیا تو میں موا
خیر گر چاہے مری تو وصل کا پیغام بھیج

غائبانہ جو کوئی شکوہ سے میرا نام لے
نام پر تو تین حرف اوسکے بت خودکام بھیج

نام سنتے ہی مرا دس بیس ہی تو گالیاں
قدرداں ہی کچھ تو خدمت کا مری انعام بھیج

یا تو از راہ عنایت مجھکو پاس اپنے بلا
یا طلب کا میرے شوخ سنگدل پیغام بھیج

مومن شہید عارض رنگیں ترا از راہ لطف
برگ گل میرے کفن کو دلربا گلفام بھیج

وصل صنم ہے عشق میں زردار کا علاج
ہے صبر و شکر عاشق ناچار کا علاج

ہے لاعلاجی اپنی دل زار کا علاج
عیسی کرے اوسکے نرگس بیمار کا علاج

اعضا کی ٹوٹنے کا ہے بدتر عارضہ
اے مرغ باغ کر گل گلزار کا علاج

بوسے نہ دی ہی عاشق رنجور کو شفا
جاں بخش ہی مسیح لب یار کا علاج

دل ہی اسیر زلف کر گل کے رگوں کا دام
وحشت کری ہے مرغ گرفتار کا علاج

رخنہ پہنچا میں ہے کہ گل اندودگی ہے وہاں
کسنے کیا ہی رخنہ دیوار کا علاج

کرنا تجھے ہے فرح نظارہ سے ضرور
ہے اے مسیح طالب دیدار کا علاج

اوتری نہ اوسکا نشہ جو منصور ہی کرے
جام شراب عشق کی سرشار کا علاج

ردیف جیم فارسی

فریاد و آہ و زاری و شور و فغان [illegible]
ہین مجکو عاشقی مین یہ کام چار پانچ

[illegible] ہین مجکو ہدیہ و بادام چار پانچ

[illegible] وہ نکلین نہ نال [illegible]

[illegible] آپ پہ مرے الزام چار پانچ

[illegible] اختلاف [illegible] سے مرد [illegible]

[illegible] مین ہی درم و دام چار پانچ

مفلس ہون [illegible] لالہ [illegible]

[illegible] صبح چار پانچ [illegible] شام چار پانچ

[illegible] دیکہو تو دم [illegible]

عشق بیباک کے کوچہ مین قدم پیچہے رکہہ
پہلے اے رہ طالب عشق اوسکی تو آفات کو سوچ

مطلب اسکا ہیو قت نہین بر آتا
کارسازی ہو جو منظور تو اوقات کو سوچ

سب ملاقات کا فصل اوس سے تو تہا یوہی ثمر
گر ملا چاہی تو اوس سے تو ملاقات کو سوچ

چشم تر نے مری ساون کی لگائی ہے جہڑی
بہیگنا گہر کو نچا ہو تو برسات کو سوچ

وقت خواب اسکو تو ایدل کوئی افسانہ سنا
روشناسی کیلئے نرم حکایات کو سوچ

کیا کہیگی تری اوباشی پہ ساری خلقت
دیکہہ تو آپکو اور سیر خرابات کو سوچ

آج مہمان ترے گہر مین وہ آتا ہے شہید
کر دادو ہی سے رہ و رسم مدارات کو سوچ

بوسے جو مانگے عاشق بدنام چار پانچ
دیتا ہے گالیان بت خود کام چار پانچ

ساقی نہ ایک جام سے ہو رفع تشنگی
بہر کر پلا شراب کے دو جام چار پانچ

دو چار روئے کو چہ مین ہوتے ہین سنگسار
دشت بلا میں حسرت کو مجکو ہے دشنام چار پانچ

وہ چاند دیکہنے کو نکلتا ہے چاندرات
ہین گرد و پیش اوسکی لب بام چار پانچ

صیاد کیا ستم ہے کہ فصل بہار مین
ظاہر ترے ہین رشتہ ہر دام چار پانچ

آؤ بلا وقتل کرو خواہ دو یا چلا دو
تا دم رہیگا اور کہو دیکہو مرے پیغام چار پانچ

جہڑکے ہی گالیان بہی ملامت ہی یا عتاب
قسمت سے ایک دن مین ہی انعام چار پانچ

آسودگی سے جان دل آرام سے ہی دور
دن ہو گئے ہین مل سکے دل آرام چار پانچ

اوباش اپنے ہاتہ مین دو رشتہ مری ساتہہ
بلبل کو طرح دلبر کا ہو دام چار پانچ

[illegible]

ردیف حای حطی

[illegible]

ہے آشنائی میری تری اوس سے پیشتر
جس روز سے کہ تن سے ہے مرا آشنای روح

پوچھو مثال روح تو جون بوی گل لطیف
پوچھو نظیر جسم تو جون گل قبای روح

وہ اپنے گھر چلا تو کہا مین نے وای جان
پہلو سے وہ اوٹھا تو کہا مین نے ہای روح

جون چہرہ تیرے سے ہے گل کا ورن ضیای چشم
جون زلف تیری ہجر کی شب ہے بلای روح

لب پر مری پہونچ نہ سکے جان ناتوان
قالب کا تیرے خیال ہو گر عصای روح

تو روح سے لطیف ہے کیونکر نظر پڑے
تیری لقا وہ دیکھے جو دیکھے لقای روح

پہلو سے وہ جو ہے نہ جدا ہو بلا رسے
قالب سے میری جائی تو کیا غم ہے جای روح

تیرے خیال رخ مین ہے جون شمع [illegible]
مین کیا شب فراق کہون ماجرای روح

وان بال و پر کے پہونچے ہین سے زمین تلک
یہان تا فلک زمین سے گئے بالای روح

جنت مین سایہ سدرہ و طوبی کا یک طرف
دیدار کا ہو سایہ فگن ہای خدای روح

سنتا گر تو وہ بھی ملک الموت بھی سنے
گر نام کو ترے تو وہین [illegible] روح

مرقد پہ وہ کبھی مری آیا نہ بعد مرگ
حاصل ہوا نہ اوس سے مرا مدعای روح

مین کچھ جہان مین مست ہون اک حباب ہون
پھر جسم [illegible] ہے جو مین نکلے ہوای روح

ہے اب یہ ماجرا کہ چلی مجھ سے جنگ غیر سے صلح
کبوتر اب مین اوڑائے تو صبا سے مجھے
کبھی سمجھتے ہین گل [illegible] اور کو کانٹا

غیرت سے مشتری ہین مجھ سے جنگ غیر سے صلح
ہوتی ہے کبھو صلہ وہ فن مجھ سے جنگ غیر سے صلح
سو اب ہی یہ رنگ چمن مجھ سے جنگ غیر سے صلح

شاداب ہے رنگ گل تر یاد میں ان کے نسیم
سرخ رخ اونکے لب ہوے ہیں عقیق یمن کیطرح

[illegible] لعل بدخشاں فقط نہیں
دانت اوسکے بھی چمکتے ہیں در عدن کیطرح

[illegible]
[illegible] تن نگلوں بھی ہوا کین خستہ تن کیطرح

[illegible]
[illegible] کیطرح

[illegible] کام قبیح
[illegible] ہیں دشنام قبیح

[illegible]
لب ہلانا ہی کراہت ہی در ابرام قبیح

[illegible]
[illegible] کام تو سفاک ہی بے کام قبیح

[illegible]
[illegible] زلف ہی حسن سحر و شام قبیح

[illegible]
کفر جانوں نہ تسبیح اور نہ اسلام قبیح

[illegible]
شاخ سنبل کو نہ تو زلف سیہ فام قبیح

[illegible] آرام کہ تیرا ہوں رام
صحبت غیر میں غلط ہی دل آرام قبیح

[illegible]
[illegible] اشارے ہیں لب بام قبیح

[illegible]
جیسے سوزن زرہ تیری تو ہی بادام قبیح

کیا وہ دنیا کہ [illegible] جس میں ہو عقبیٰ کا شبیہ
وہ کمر کام ہو جس کام کا انجام قبیح

[illegible] کی اصلاح
واہ صاحب [illegible] کی اصلاح

شام تک کیون نہ جھڑی چشم سے تیر سے آگے
تم جو اوٹھ جاؤ سحر کو مری بر سے گستاخ

شمع رو آنکھ لگا دے ہے غضب ہے اسکی
دیکھ لو اسکو ہو کوئی گرم نظر سے گستاخ

رنگ اسکا نظر آیا نہیں کیا لعل سمجھے
ہی جو اس رنگ سے مری لخت جگر سے گستاخ

لے گیا کوئے شہادت جو شہید دل شہید
سر مرا کیون نہ ہوا اوس تیغ دو سر سے گستاخ

ساعد سے منفعل ہوئی تیری سمن کی شاخ
قامت سے پا بگل ہوئی ہر سرو چمن کی شاخ

تازہ شگوفہ ہی کہ ہو سے ہے رنگ گل
تیری ادا کی نخل مین اک بانکپن کی شاخ

گلشن مین کہیں زرد چنبیلی کے شاخ و گل
خورشید کا گل اسکو کہو تم کرن کی شاخ

پودا درخت کا وہ جو ہرا ہے میوہ دار
پستان جو نارون ہی تو قد نارون کی شاخ

آنکھیں تری تو آہوی دشت ختن ہین اور
ابرو تری ہی آہوی دشت ختن کی شاخ

پیری مین ہی ترا قد خم گشتہ زاہدا
جیسے خمیدہ ہو کسی نخل کہن کی شاخ

لکڑی کی طرح آتش غم سے جلا جو قیس
جلتی ہی نجد کی ہر اک اس غم سے بن کی شاخ

تحریر وصف دیدۂ جانان کے واسطے
کاغذ سرن کا پوست قلم ہو ہرن کی شاخ

غم مین ہوا دفن کے جریدون کے واسطے
ہو سبز گر شہید کو تہ مین کفن کی شاخ

برق یا صاعقہ یا طور کا شعلہ ہے وہ رخ
عقل حیران ہی مری کیا کہون ہین کیا وہ رخ

نہ تو خورشید و قمر ہی نہ ستارا ہی وہ رخ
صرف اللہ کی قدرت کا تماشا ہے وہ رخ

[illegible]

تخت زرین پر نشاں گل سحر ہو جلوہ گر
باغ میں جوڑا پہن کر آئی جب دلدار سرخ

خون عاشق کا ہی اے قاتل تری سر پر چڑھا
کیوں نہ ہر غنچہ ساں تیری کہلی دستار سرخ

جوش خون کشتے کر مرقد سے ہے او رشک بہار
برگ گل کے ہیں نگین یا ہیں انگوٹھی کار سرخ

آسمان [illegible] تعجب [illegible]
[illegible] کا دینا سفید اور مہر کا دینار سرخ

وحشت [illegible]
ہو گیا گلزار [illegible] سرخ

ہو سحر جس [illegible] مشرق سے طلوع آفتاب
نشہ میں چہرہ ہو گا [illegible] سرخ

[illegible]
برگ گل کا [illegible] تیری گل میں ہار سرخ

وقت [illegible]
[illegible] بار سرخ

[illegible] ہے جلوہ گر
[illegible] سرخ

[illegible]
[illegible] سرخ

[illegible]
[illegible] سرخ

[illegible]
برگہای [illegible] جوں [illegible] سرخ

[illegible] اور لال آنکھیں کیا کس کو شہید
خون شفق [illegible] تو قاتل کے ہے تلوار سرخ

کی ہے موت کی ہی زیادہ بیان تلخ
خنجر کے پھل سے تیز ہے تیری زبان تلخ

[illegible]
شیرین ہی اک [illegible] تو ہو ایک آن تلخ

شیرین [illegible] شربت وصال
زہر غم فراق ہے اے میری جان تلخ

[illegible]

ہے خوف بہار چمن اپنا نہ کرے خون
گلشن میں جو دیکھے تری گل پیرہنی سرخ

حاضر ہے مرا لخت جگر اسمین کرو نصب
بٹھلاؤ نہ خاتم مین عقیق یمنی سرخ

گر قتل نہ ہے رشک بہاراں کو مبادا
محشر مین شہیدوں کے ہو گلگون کفنی سرخ

یون نشہ سے ہی رخ ای شفق تن سرخ
پرتو سے شفق کے ہو ہین جیسے چمن سرخ

ناخن سے بڑی زخم تو حاصل ہوئی لذت
ہے جوش خراش ایسی جون لالہ ہین تن سرخ

ہین گنج شہیدان کی لگے سیکڑون تودے
کوچے مین تری خون سی کشتون کی ہیں رن سرخ

مرغ چمن قدس نہ کیون فاتحہ خوان ہو
برگ گل تر سے ہین شہیدون کے کفن سرخ

بلبل نہ کلی جو بیچ مین لے گل کی جو دیکھے
منہ پان کے بیڑی سی ترا غنچہ دہن سرخ

کیون خون نہ مرا دل ہو جو اغیار کو دیوے
مے بھر کے پیالے مین بت عہد شکن سرخ

کس شمع سی لو تیری لگی ہے کہ قبا مین
جون شعلہ فانوس سراپا ہے بدن سرخ

یہ ہی شجر گل تو وہ تار رگ گل ہے
خون سر منصور سے ہین دار و رسن سرخ

لب کو تری سمجھین کہ سلیمان کا نگین ہے
خوش رنگ جو دیکھین یہ عقیق اہل یمن سرخ

ٹکڑے کئی آنسے مین جگر کے مرے لب تک
اس جوش سی کالی ہی لعاب بی دہن سرخ

ہوتی ہی کہین سیب مین سرخی کہین زردی
طرفہ نظر آتا ہے ترا سیب ذقن سرخ

معشوق اگر گل ہی تو عاشق بھی ہے صد برگ
ہی چہرۂ دل زرد تو رخسار ہین سرخ

تبدیل قوافی سے دسہیل و غزل لکھہ
لاکن ہو ردیف اسکی بھی اے شفق ہین سرخ

ردیف دال

رہا قفس سے کر اب یا حلال کر صیاد
جکڑ کے تو نہ مرے باندھ بال و پر صیاد

قفس مین جھڑ گئے مین میرے بال و پر صیاد
کہ یاد اب نہین پرواز کا ہنر صیاد

یہان جواب ہے یہی بلبل کے نالہ و افغان
تو چاک چاک ہو گل کا دہان جگر صیاد

مرا تو زمزمہ دلکش ہے کیا سبب اسکا
کہ میرے حال سے رکھتا نہین خبر صیاد

جو آف کرون تو گری برق باغ جل جاوے
وہ گرم کہتے ہین نالے مرے اثر صیاد

کھلے بہار مین گل مین قفس مین بند رہون
ذرا تو اس مری حسرت پہ کر نظر صیاد

قفس مین بند رہا یا اسیر دام رہا
نہ دیکھی صورت گل مین نے عمر بھر صیاد

گل اس نے توڑ کے دل توڑا اپنی قید کیا
عدو اور تو ہی گلچین مرا دہر صیاد

ہمھین ناز ہوئی ہے گلون کی الفت مین
چمن سے بلبل شیدا کا ہے سفر صیاد

نکلا ہے خط ہے یار کو مشق ستم زیاد
سر عاشقون کے ہوتے مین اب اُن قلم زیاد

آگے تھے ہم پہ یار کے لطف و کرم زیاد
اب اسکے بدلے ہو گئے جور و ستم زیاد

کیا خاک عمر چین سے اپنی گذار سکے
بزم جہان مین عیش ہے کم رنج و غم زیاد

زیبا ہے خم ہو ابروی جانان مین جسقدر
اتنا ہی خوب لف مین جتنا ہو خم زیاد

موج ہوا کی اور مری آہ ہے مثال
مقدور کیا شمار سے ہون ایکدم زیاد

ہے حال دو جہان کا مرد ابین منکشف
ہرگز نہین ہے دل سے مرے جام جم زیاد

کوچی سے مری آہ کے کھلتا یہ نہیں قفل
غربت میں سدا رکھتی ہی دل یاد وطن بند

دلمیں جو گذرتے ہیں مضامین نہیں سکتے
نافہ میں نہ آہو کے رہی مشک ختن بند

صحبت مجھے الیون سے ہے جون ایک قفس میں
طوطی کی گرز سا نہ ہو کوئی زاغ و زغن بند

گل تازہ ہی اب مین ہی ہون اور تو بہی ہی ساقی
کیون ہو دہن شیشہ صہبای کہن بند

مین شکل صبا لپٹون اگر شکل گل تر
تم کہول دو جامہ کے ذرا مشفق من بند

خواہان نہیں اب کوئی شہیدان سخن کا
جون درج گہر کیون نہ دہن میں ہو سخن بند

سیب کرتا ہی کوئی اور کوئی انجیر پسند
تیرے رخ کا ہمکو ہی پستان و ذقن کی تیر پسند

گل ہی بلبل کو تو رانجہا کو ہوی ہیر پسند
ہی پری رو کی مجھے حسن کی تصویر پسند

مرغ جان کو تری مژگان کا ہوا تیر پسند
دل کو ہی ابروی خمدار کی شمشیر پسند

ذبح کرتا نہ ہے رکہہ میرے گلے پر خنجر
دیکھنا منہ کو تری سے دم تکبیر پسند

میری جانب سی ہی دل اوس بت کافر کا سرد
نامہ لکھنے کو جو ہی کاغذ کشمیر پسند

صدقہ رزاق کے ہر روز ہی پہونچتا رزق
متوکل ہون نہیں منصب و جاگیر پسند

دیکھ کر روی مخطط کو تری دل بولا
سورہ نور کے آئی مجھے تفسیر پسند

آشیان عرش ہی مرغ چمن قدس ہون میں
کیون ہو سیر گل گلشن تقدیر پسند

عمداً اور بہی تقصیر کرونگا اب تو
کہ تمہیں آئی کرم سی مری تقصیر پسند

ہون حباب لب جو دم کا بہرو سا کیا ہے
ملک ہستی کی نہ معمار کو ہی تعمیر پسند

۷۱

پلکین مری سفید ہوئین پر کبے سے مجھے — آیا نہ اپنے اشکون کا ہرگز چلن پسند
با اسد عزیز ملک غریبی ہوں ورنہ مین — یار و دیار چھوڑ کر تا دکن پسند
ہر وقت مجھکو سیل اخوان کا دھیان ہے — کیا خاک آئے مجکو ہوائے وطن پسند
ق

سنتے تو ہین تجلیں سے شعر و سخن کا شور
تب جانیں جب کری کوئی صاحب سخن پسند

عشق بے محابا مین کیا کرے بہلا قاصد — ہر دم اک نیا خط ہی ہر دن اک نیا قاصد
آہ وہ میرے افضلین تا وہ میرے معنے — خط وہ میری نالے کے وہ میری صبا قاصد
نامہ و پیام اپنا اوسکو آن مین پہونچے — نامۂ غریبان کی ہو اگر ہوا قاصد
کیون نہو سر ہدہد جای شانۂ بلقیس — ہین کہان زمانے مین ایسے باوفا قاصد
بام بے نصیبان پر جو کبوترا گذرا — دل ذقیل دی لولا آری بہائی آ قاصد

خوب گر نہین تمکو اعتبار قاصد کا
آپ ہی تجلیں اپنے بنئے ہون صبا قاصد

غنچہ ساں کیونکہ ہون حرف حکایات مین بند — ہنسے ہنسے مجھی کرتے ہین دو بات مین بند
دل خون گشتہ کو تقلید میں ہون تو ملاتی — طایر رنگ حنا جون ہی ترے ہات مین بند
سلسلہ جس کا عشق نہیں کل گر چہ ہون بہشت — حشر کے دن ہو نہ زنجیر مکافات مین بند
حلقہ زلف مین اوسکی نہین ہوس بہ دل — اک سیہ بخت ہوا ہی جیہ ظلمات مین بند
میری گریہ سے ہین جو شہر کی راہین مسدود — رستے اسطرح سی ہوتے نہین برسات مین بند

[illegible]

قلب سیپارہ کا زبان مجکو ملی بہر ثنا	تیر تیرا جو ہوا سینۂ نخچیر مین بند
نام اللہ جو بسمل کے دہن سے نکلے	کردے منہ اوسکا وہ بت ایک ہی تکبیر مین بند
خاک آئینگی نہین ہاتھہ ہوس کیطرح	تو نہ رکھہ دل ہوس نسخۂ اکسیر مین بند

مطلع تازہ لکھے اور نہ کس طرح شہید
جب ہو نوک قلم صفحۂ تحریر مین بند

کیون نہ بنجو بلبل تصویر ہون گفتار مین بند	غنچہ سان طبع ہو ذکر دہن یار مین بند
مین اکہاڑیکا تری ہون وہ یل روئین تن	دم ہو رستم کا مرے ایک ہی للکار مین بند
مغز مین اپنے ہی یون اونکی شمیم گیسو	جیسے ہو مشک کے بو طبلۂ عطار مین بند
طایر روح بہلا کیون نہ تڑپے صیاد	در قفس کا ہو مری منہ پہ جو گلزار مین بند
شکل نرگس تری آنکھونکا تصور ہو جسے	خاک وہ آنکہہ ہو پھر حسرت دیدار مین بند
نیزۂ آہ کی اپنے تو بہت تیز ہی نوک	کب ہو سقف کہن گنبد دوار مین بند
جہانکے غرفہ سی جو وہ شوخ تو پھر عاشق کے	کیون نگہ جا کے نہو روزن دیوار مین بند
دل مخمور نہین بادہ کش ساغر چشم	مست ہی آٹھہ پہر خانۂ خمار مین بند

ہے شہید کف رنگین کا وہی محضر قتل
سرخ کاغذ کا جو ہی دفتر سرکار مین بند

جو ہو کش ہو تو بر روی کار ہے کاغذ	جو دل گداز نہین بے اہار ہی کاغذ
ہوا ہی شعر مین کس رشک گل کا وصف رقم	مری کتاب کا باغ و بہار ہی کاغذ

دیکھے اوقات کو جبین برتری جس دیکھے کاغذ
زر کا ورق نہ ای مشفق من ہو کاغذ
تیری تصویر طرح کی جو مصور کہینچے
ہوسکے معدوم وہ بایاب مین ہو کاغذ
نقش دل شعر اور وشن شہید مفلس
گر میسر نہین اہل سخن ہو کاغذ
سیم کا جاے گل اور کو زر کا کاغذ
اوس نے نامہ کو ہو برگ گل تر کا کاغذ
دل پر داغ کی برنگ کا لکھون احوال
میری ماتم کے جو طاوس کے پر کا کاغذ
خط کا وہ خامہ تقدیر سے لکھا ہی جواب
وہان قلم تیغ تو گردہ سپر کا کاغذ
ہے تماشا کہ خط شوق مین دو منہ کے حروف
ہے پردہ دیدہ بے نور پدر کا کاغذ
باب مجنون کا جبین اپنی بیاض کر دیا
لب بر ما جب خط تقدیر بشر کا کاغذ

[illegible]

نامہ بر کہیو کہ خط کو مرے پڑہنا ۔۔۔ شروع
ہے یہہ محتاج توجہ کی نظر کا کاغذ

تیری تصویر دکہادونگا قیامت ۔۔۔ ن
جب طلب ہوئیگا اعمال بشر کا کاغذ

موت کا میری لکہو حال وسی ۔۔۔ کہ
خوش ہو پڑہ کر مری مرنے کی خبر کا کاغذ

مرتسم نقش ۔۔۔ معانی ہین شہید
ہے ۔۔۔ زبان اہل ہنر کا کاغذ

رقم کو قصۂ دل ۔۔۔ جو ۔۔۔ کاغذ
شتر یہہ آنکہہ سے ٹپکے کہ جل گیا کاغذ

اجل چڑہی جو سر نامہ ۔۔۔ کیا
کہ آشنا کوی لکہتے ہین آشنا کاغذ

یہہ خط کو دیکہہ کے بگڑا ۔۔۔ مین
لفافہ کہینچ کے سو ٹکڑے کر دیا کاغذ

خفا جو آپ ہوی ایسے ۔۔۔
کسی نے الفت دل سے لکہا لکہا کاغذ

غرض مطلب دل سے ۔۔۔
مرا نہ کافر بے رحم نے پڑہا کاغذ

شہید ۔۔۔ جب خط کے یہہ برائی ہو
کوئی ۔۔۔ کا بیکو بہلا کاغذ

ہمارا ۔۔۔ کوئی آپ کا ۔۔۔ کاغذ
کیا میسر تمہین اتنا بہی نہ آیا کاغذ

چشم گریان نے جو ۔۔۔ کاغذ
آتش دل پہ وہین مین نے سکہایا کاغذ

اب مین کیا لکہے کی خوبی کہون ۔۔۔
نہ پڑہا اوس نے پند اوسکو نہ آیا کاغذ

یہہ تو احسان صبا کا نہ مجہے ہو ۔۔۔ کا
آخر اوڑ اوڑ کے مری کوچہ مین آیا کاغذ

رو ۔۔۔ پروانے مری حال ۔۔۔ اوس نے
شمع پر رکہہ کے مری خط کا جلایا کاغذ

[illegible]

غیر کے ہاتھہ سے امرت ہی مجھے سم اور زہر	ہاتھہ سے تیری ہے ای یار آرام لذیذ
ہونٹ سے اپنے لگا کر جو وہ دے جام شراب	جام کوثر سے مری جان ہے وہ جام لذیذ
کیونکہ طفلی سے جوانی مین نہو اوسکے مزا	میوہ پختہ ہے کب ہوتا ہے جیسا خام لذیذ
گالیون مین تری ہم کو نے اوٹھاے مین مزے	سخن تلخ لذیذ اوس لب شیرین سے دشنام لذیذ
ذکر سے کیون تیرے لذت نہووے راحت جان	مجھکو لذات جہان سے ہی ترا نام لذیذ
ہجر مین صرف یہان خون جگر پر ہے معاش	ہو غذا تجھکو نصیب ... سے ... کا م لذیذ

وصل مین بوسہ زنی اوس سے میسر ہی شہید
جس جفا کیش کا ہے بوسہ بہ پیغام لذیذ

ردیف راے مہملہ

محو کلام دوست کو افسانہ کیا ضرور	کیون غیر کی سنے دل دیوانہ کیا ضرور
ساغر کی شکل دیدہ پرنم ہے بس مجھے	مینا کی طرح نعرہ مستانہ کیا ضرور
مین آپ شمع رو کا جو پروانہ بن گیا	شمع مزار کو مرے پروانہ کیا ضرور
تزئین نہ کیجیے آپ کہ جو بحر حسن مین	مانند زلف موج و نہین شانہ کیا ضرور
ہو اک ذرا تو رمز حقیقت سے آشنا	اسے بیوقوف شکوہ بیگانہ کیا ضرور
ہے اوسکی شکل آئینہ دل مین جلوہ گر	نظارہ سوی عارض جانانہ کیا ضرور
مجنون صفت ہمیشہ مین صحرا نورد ہون	وحشت زدون کو مسکن و کاشانہ کیا ضرور
جون اشک میری چشم خلایق مین ہے جگہ	جون سیل کیون ہون مایل ویرانہ کیا ضرور

ای صفیر و دیکھو بے رحمیان صیاد کے	وقت بسمل بانہ بتا ہی میری از دکھینچ کر

نشہ مین کھینچا جو اوسکا ہاتھہ مین نے ای شہید ل
ہوگیا برہم کچھہ اپنے کو وہ بدخو کھینچ کر

اور بہی ہنس ہنس پڑو بیتابے دل دیکھہ کر		اور بہی نعلین بجا و رقص بسمل دیکھہ کر
چل دیے صبر و خرد بیتابے دل دیکھہ کر		راہ لی ہمراہیون نے وقت مشکل دیکھکر
قبر مین بہی دل نہ سونے دیگا مجکو گورکن		رکہیے چہاتی پر مری اچہی کوئی سل دیکھہ کر
یون تڑپتا ہی دل بیہوشون زلفو نکو دیکھہ		زور جون دیوانہ کرتا ہے سلاسل دیکھہ کر
پاؤن کے نیچے خدا ہی جانے کیا کیا خاک ہے		پانو رکہو روان پائی در کل دیکھہ کر
پاؤن سودائیکی چومے آج پہر زنجیر نے		پہر پہنا تا یا کوئی زلف مسلسل دیکھہ کر
نور کا تکا کہون یارب کہ بجلی کی تڑپ		محو حیرت ہوگئی محفل کی محفل دیکھہ کر
خاک پاک نجد مین اب بہی ہی تاثیر ہے	ق	اب بہی چل جاتے ہین اڑکے گرد محمل دیکھہ کر

منزل اول کا سونا یاد آتا ہے شہید -
بادشاہون کا یہ قصر هفت منزل دیکھہ کر

بار رکہتی ہی قمر اوسکی چہری کی دہار پر	اوسکے ابرو کا ہی تمغا برق کی تلوار پر
داغ تن خندان ہی ابراہیم کے گلزار پر	آہ دل آتش فشان ہے طور کی اشجار پر
دل مرا مائل ہوا ہے ابروے خمدار پر	ہاتھہ کہون ذو الفقار حیدر کرار پر
جنبش مو ران خط لب چڑھ گیا قند بار پر	لشکر گیسو ترا شبخون کرا تا تار پر

[illegible]

ہر چند کہ مختار حقیقت میں ہے تقدیر
ظاہر میں کوئی شے نہیں تدبیر سے بہتر

دیکھے ہیں جوان تونے بہت اے فلک پیر
ہے کوئی جوان اوس بت بے پیر سے بہتر

وصف در دندان سلسل ہیں مرے شعر
کب سلک گہر ہے مری تقریر سے بہتر

تیرے لب پُرخط کے حقیقت میں ہے تحریر
یاقوت رقم خان کی بھی تحریر سے بہتر

ہالے سے ہی بالاتری عارض کا مشابہ
عارض کی چمک ماہ کی تنویر سے بہتر

کس منہ سے تمہاری لب و دندان کا کروں وصف
خوش ذائقہ ہیں یہ شکر و شیر سے بہتر

کر دل کو مری صید کہ حاصل ہو سعادت
ہے صید ترا مرغ و عصافیر سے بہتر

اے کاہکشان بار فلک سے ہو سبکدوش
ناوک ہے مری آہ کی شمشیر سے بہتر

ہرکارہ نہ جاسوس حقیقت میں ہے کوئی
آہ سحر و نالۂ شبگیر سے بہتر

ہر چند کہ میر الشعرا تو ہے شہید اب
لیکن نہیں سودا سے ہے او میر سے بہتر

دل دام میں اوس کاکل پرخم کے پھنسا پھر
صیاد کے پھندے میں گرفتار ہوا پھر

میں تیری پرستش کروں تو غیر کے او بت
تا حشر تری منہ کو دکھلائے خدا پھر

کیوں خون سے میں اپنے میلا ہاتھ نہ دھوؤں
ہاتوں کو نگار اپنے لگاتا ہے حنا پھر

ایدل وہ سحر باغ میں جب جلوہ نما ہو
گرد اوس گل نو رستہ کے جوں باد صبا پھر

چوٹی ہی پس پشت وہ پھر اپنے دکھاتا
یعنی مرے پیچھے وہ لگاتا ہے بلا پھر

اندھیر ہے گر ہو دی قمر ابر میں روپوش
گھونگٹ کو نئے منہ پہ او ماہ لقا پھر

[illegible]

[illegible]

آه گهٹے رہتی ہے جان مین ٹکڑے جگر کے ہین مژگان مین
سرو اوگا ہے باغ کهلا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
سانس ہون ٹهنڈی بهرتا ہر دم اڈی مین آنسو جون یم پر نم
سرد ہوا ہے ابر گهرا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
سینه مین ملے کرتے غل ہین دل کے ٹکڑے خرمن گل ہین
حشر نیا کنج شہید ہے دل کے اندر چشم کے باہر
نقشه سویدا کا ہے روشن داغ سے دل کے سیر گلشن
نور خدا جنت کی فضا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
شاہد قدسی کا یہ مکان ہے جلوه کنان ہر نجم وہان سے
عرش بنا ہے سیر سما ہے دل کے اندر چشم کے باہر
وصل کا طالب ہو تو یقین ہے سامنے رقصان رشک حسین ہے
شوق بهرا ہے سانگ نیا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
شمع حرم ہے یار کا جلوه پل مین خزان گلزار کا جلوه
سیر بقا ہے دید فنا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
زنده سینه و نشان ہے اوسکا مسکن دما دا کال ہے اوسکا
بهرا ہے رہنے کی جا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
گوشه خاطر اوسکی خلوت ہے صف مژگان موجب غفلت

تن و دل خستہ ہوئے میرے اب اندر باہر
در و دیوار گرے ایک ہوا گھر باہر

عکس آئینہ مین ہے صورت دلبر باہر
جلوۂ حسن قدیم اوسکا ہے اندر باہر

جزو تن ہی رخ شفاف سی اوسکی خط سبز
نہین ممکن کہ ہوا ٓئینہ کا جوہر باہر

آشنا لجۂ خوبی کے رہا ناف کا دل
اس بہنور سے نہوا کوئی شناور باہر

جلوہ رخسار کا ہی کان کے بالے سی دو چند
ہو نہ ہالے سی کبہی ماہ منور باہر

تیری الفت نہ اسے ہو تو ابہی اکدم مین
چیر کر سینہ کو دل پہینکدون دلبر باہر

خوشنما یار کی چوٹی کا ہے موباف ایسا
من ہی جون منہ سی اوگلتا کوئی اژدر باہر

گہر سے نکلا تری یون مین ہی جس حسرت سے
خانۂ تن سی ہوی جان سکندر باہر

یاد دندان مین جو ٹپکے مری آنکہون سے شکر
آب بنکر نہ صدف سے ہوی گوہر باہر

جوش وحشت سی نکل جائیگا مرقد سے دل
کر کے صد پارہ کفن کے مرے چادر باہر

دل سے ابرو کا خیال اوسکی تو عاشق نہ نکال
میان سی وہ نہ نکالے کہین خنجر باہر

مہر نوروز کو ہو برج حمل سے نہ طلوع
صبح نکلی جو دریچے سے ترا سر باہر

دہیان مین خط کی دہن کا ہی تصور ہی سہیل
باغ جنت سی نہین چشمۂ کوثر باہر

یون جو سینہ مین طپان ہے کافر
دل ہے یا دشمن جان ہے کافر

جہوٹ دیکہا نہ کبہی قول رقیب
یہہ بہی کیا سیف زبان ہے کافر

کیا گنہ مجہسے ہوا یا اللہ
کیون مرے درپے جان ہی کافر

جلانا آتش حسرت کی بیقراری سے
ہوا ہی عشق مین نا حق مدی تو جان اپنی

شراب پی کے تو چہرہ کا سرخ رنگ نکر
ارادہ شمع سی وصلت کا او پتنگ نکر

وہ بیوفا ہی شہید اوس سے کیا امید وفا
خیال دوستی دلبر فرنگ نکر

گل کہا کے جو موی مین کسی گلعذار پر
پرتو فگن ہو چمن لالہ زار پر
جنکی نظر ہے صافی دندان یار پر
مژگان سرخ پر مین مری اشک جسطرح
اوس گل کے بادکش کے لئی صبح باغ مین
مژگان پہ میری اشک کا قطرہ ہے جلوہ گر

گل ہے شمع رات کو اونکی مزار پر
عرصہ فضا کا تنگ نکر تو بہار پر
کب تہوکتے ہین سلک در آبدار پر
موتی کا دانہ دوڑتی ہی ریشم کے تار پر
بلبل کیطرح ہمنی ہی مارے ہزار پر
منصور نے قرار لیا نوک دار پر

نامہ ہی سب شہید کے اعمال کا سیاہ
لاکن نظر ہے رحمت آمرزگار پر

یارو بنا و اک مری گر جا مزار پر
مین سدرہ چاہتا ہون نہ طوبا مزار پر
مشغول اشک شاہ ہوی پر ہے مری لحد
مین کس غزال چشم کا ہون کشتہ قرہ
ہوگا مرا وہ نامہ اعمال حشر مین

تا آسے طوف کو بت ترسا مزار پر
اوسکا ہو سایہ قد بالا مزار پر
ساون ہی شور مین ہی پپیہا مزار پر
چرتا ہی سبزہ آکے چکارا مزار پر
بس ہی کسیکا نقش کف پا مزار پر

٨١

بعد فنا بھی ہے ترے آنیکا انتظار ‎ | ‎ نرگس کا کیون نہو مری دستا فرار پر

گل کہاکے جان تیرے لئے دی شہید نے
پہولونکا جاکے رکہہ کوئی دونا مزار پر

دیکھے نہ چین کی سیر نہ ہمنے ختن کی سیر ‎ | ‎ چین و ختن ہی زلف شکن در شکن کی سیر
طوبی کی دیکھی سیر نہ سرو چمن کی سیر ‎ | ‎ دیکھے ہو جسنے قامت نازک بدن کی سیر
کیون برق کو نہ آئے جگا چوند دیکھہ کر ‎ | ‎ براق برف وش ہی تری پیرہن کی سیر
افشان جبین کی مانگ کا جہومر بہت ہی خوب ‎ | ‎ پروین کے کہکشان کی نہ زیبا پرن کی سیر
رم کیون نہ دل پسند ہو رعنا غزال کا ‎ | ‎ یعنے رمیدگی ہے دکہاتی ہرن کی سیر
ہین اور اپنے گوشۂ دل کا مراقبہ ‎ | ‎ مجنون تہا اور نجد کی وحشت مین رنگ سیر
حیران ہون شکل نکہت گل یہہ اعجب ‎ | ‎ غربت مین خوش ہی بہول گیا کیون وطن کی سیر
ہے روشنی خانۂ دل اس سے رات دن ‎ | ‎ یہہ آہ دل دکہاتی ہی شمع لگن کی سیر
الفت کے سنگلاخ زمین ہم پہرے تمام ‎ | ‎ تو نے ہی بیستون کے فقط کوہکن کی سیر
کرتا ودیعت اور مرے چومتا قدم ‎ | ‎ مجنون جو دیکہتا مری دیوانہ پن کی سیر
ہاروت مین ہون اور ہی ماروت دل مرا ‎ | ‎ بابل ہے زہرہ وش تری چاہ ذقن کی سیر
اے رشک مہ چادر مہتاب سے زیاد ‎ | ‎ دلکش ہے زیر خاک ہماری کفن کی سیر
سیر میان یار تو عنقا کی سیر ہے ‎ | ‎ ملک عدم کی سیر ہے اوسکے دہن کی سیر
موباف زر نہین تری چوٹی مین رشک ماہ ‎ | ‎ دیکھے اندہیری رات مین افعی کمن کی سیر

[illegible]

فلک پہ رونق انجم ہے جسطرح سے — ہے سطح مری مرقد پہ انجمن کی بہار
کرے نہ رات کو پروین و کہکشان پہ نظر — جو تیرے بازو پہ دیکھے نورتن کی بہار

ہوا شہیدا کہن سال پر جوان ہے فکر
رکھے ہی کیفیت اس بادۂ کہن کی بہار

ردیف زاے معجمہ

گردش سے چشم کی ہے نگاہ نگار تیز — کیوں سان پر چڑھی کوئی کرتا ہو یار تیز
میں ابرو و مژہ کا نہ چھوڑوں تری خیال — تلوار لا کہہ تو ہے کری تو ہزار تیز
اوس شوخ کی آئی جو خال سیاہ یاد — پھر صبح جا ہیں میں نی سینے میں چار تیز
میں جبین و ترشی رو نے کیا ہلاک — تھر کے کا اوس نے مجھکو کھلایا اچار تیز
کیا گرم تند رو ہے تو اے ناقۂ حیات — رفتار ہی تری شتر بے مہار تیز
منہ میں تری زبان ہی یا لال مرچ ہے — کرتا ہی بات مجھ سے تو اے گلعذار تیز
بڑھ کے کترنی ہی دل نازک مزاج کی — قینچی سے کیا زبان تری چلتی ہی یار تیز
اوڑ جائیگا نور نرگس شہلا کے آنکھ سے — تو جب کری نگاہ سوی لالہ زار تیز
ہو جائیگا درنج ہرن ہو سے تری مجھے — نشتر مرے جگر کے ہوے وار پار تیز
گر اوس کے رخ پہ دیکھے خط سبز کی بہار — گلبرگ میں صبا نہ چبھی نوک خار تیز
ترکا رہنے لگے گی شہیدا ان کیا جہان — کیا آبدار ہے تری خنجر کی دھار تیز

۹۲

[illegible]

[illegible]

شب فرقت طپش دل جو مری دیکھتی ہین
بند فرماتے ہین تسکین و تامل ہمراز

سہل سمجھیں مرض عشق کا میرے نہ علاج
نہ کرین کشتۂ شمشیر تغافل ہمراز

کان تک اوسکی کبہی حلقۂ گیسو کی طرح
میرے افسانہ کا پہونچا ہین تسلسل ہمراز

داد دیتا وہ مری کنہ معانی کے شہید
آج ہوتا جو مرا بلبل آمل ہمراز

باہر ہوا نہ سنگ سے تہائی شرر ہنوز
ہین تب سے جل رہے مری دل اور جگر ہنوز

ہے اوسکے دل مین آہ کا میرے اثر ہنوز
موجود نخل سوختہ کا ہے ثمر ہنوز

پہوٹے تہے ہمنوا نہ مرے بال و پر ہنوز
اوس دن سے اپنا کنج قفس مین ہے گہر ہنوز

سر پر لیا ہی کو وہ امانت ازل کے دن
ہے تب سے بار کا متحمل بشر ہنوز

مرقد یہ ہے مرے پر عنقا کا مور چل
یعنے ہی دل مین اوسکا خیال کمر ہنوز

مین خاک ہوگیا ہون پہ جاتا ہی اوسکی پاس
میرا غبار دوش ہوا پر ادہر ہنوز

کیا جیتے ہے قمر کہ غلامی کا تیرے داغ
موجود اوس کے رخ پہ ہے رشک قمر ہنوز

ہر چند گریہ جوش ہے ہی شکل آئینہ
پر ضبط اشک سے نہ ہوئی چشم تر ہنوز

ابرو کے تیغ کہینچ کے ہاتہہ اوس نے رکہ لیا
پر سینہ اوسکے آگے ہی میرا سپر ہنوز

آئین ہزار ہجر مین کہینچین برنگ شمع
پر ایک آہ بہی نہوی کارگر ہنوز

ہوگا تجہی سے اے طپش دل مرا یہ کام
قاصد تو جاکے وہان سے نہ لایا خبر ہنوز

سر کٹ گیا مرا مگر اعجاز عشق سے
ہے تن پہ شکل شمع نمودار سر ہنوز

[illegible]

زلف ورخ جانان کا شہید اپنی کو ہی دہیان
پہر چار پہر رات ہویا چار پہر روز

نچاہیے ترے آنکھون کو دیدبان ہرگز
کہ آہوؤنکو نہین قید پاسبان ہرگز

کہے ہی شمع یہی اہل بزم سے رو رو
کہ جل مرو پہ نہ کہولو کہین زبان ہرگز

جو خضر جانے کبہی زندگی مین درد فراق
تو پہر طلب نہ کری عمر جاودان ہرگز

طلب مین بوسہ کے تو آج کل مجہے نہ پہرا
مین جانتا نہین کچہہ یار این و آن ہرگز

شہید کی بہت اعلی ہی اب سالی طبع
یہو بجنے مین نہین محتاج نردبان ہرگز

تمام جسم مین سچ پوچہیے تو جان ہی عزیز
یہ اپنی جان سی مجکو وہ نوجوان ہی عزیز

زبان ہی کوزہ خند آپ کا دہان ہی عزیز
دہان کو شاخ نبات آپ کی زبان ہی عزیز

ہے اوس کے گہر مین ہوس مجکو باریابی کی
ضرور لطف و مدارای پاسبان ہی عزیز

تری مکان کو باغ جنان سمجہتا ہون
جو تو نہ پاس ہو تو کب مجہی جنان ہی عزیز

ہین سنتے خویش و اقارب بدل عقارب مین
کسی عزیز کا اسوقت مین کہان ہے عزیز

نہین ہی گوش زداب نغمہ مرغ گلشن کا
شہید زمزمہ پرداز کا بیان ہے عزیز

گو جوشش گریہ سی ہوی دشت و جبل سبز
ای چشم ترا اپنی نہ ہوی کشت امل سبز

ساعد کو ہی اوس دست حنابستہ سی یون زیب
جیسے نظر آتا ہی کسی شاخ مین پہل سبز

ردیف سین مہملہ

کرے ہے غش مجھے اوس رشک گل کی تنگی باس
یہ بھینی بھینی ہے کب خلد کے چمن کی باس

رچی ہے غنچہ مین کس شوخ گلبدن کی باس
کہ میری خاک سے آتی ہے یاسمن کی باس

نہو تسلی یعقوب مصر سے جب تک
نسیم لائی نہ یوسف کے پیرہن کی باس

شمیم حلقۂ گیسو سے ہے مجھے نفرت یہ
دماغ کو ہے جو یہان نافۂ ختن کی باس

دہان غنچہ ہی خوشبو ہے پر یہہ لطف کہان
کہین لطیف ہے اوس [illegible] کی باس

دیا ہے کون سے گل پیرہن پہ جی اس نے
ملک ہی سونگھ کے بولے مرے کفن کی باس

شہید کیون نہ مجھے خاک کربلا ہو عزیز
کہ اوس سے آتی ہے فرزند بوالحسن کی باس

سن میرا نالہ کہا رعد خروشان نے کہ بس
نہ کیا پہ بہیجی دیو شمن یہان ہنسنے نے کہ بس

نالہ کرنے کے گلا مفت کہا تک پہاڑون
یہہ ستایا ... صبح کی سورہ نے کہ بس

مسجد و دیر مین سن شور مرے نالون کا
سیکڑون بار کہا گبر و مسلمان نے کہ بس

کفش پا برہنہ پائی پہ نہ تو دانت نکال
[illegible] والا ہے ... خندہ ... نے کہ بس

ہوس گریۂ دلخواہ کہا تک رووَن
میرے رونے سے کہا نوح کے طوفان نے کہ بس

جا لیا پنجۂ مژگان نے کسی کا دامن
پھیلو آج کیا دیدۂ گریان نے کہ بس

میرے ہر زخم کو کل ایسا کیا شرمندہ
مسکرا کر وہ کسی کے لب خندان نے کہ بس

کیون نہ اب روئے ایسا کہ اٹھا یا شیخ صبح
فتنۂ تازہ کسی نرگس فتان نے کہ بس

باد در دست ہون دولت ہے کدہر میرے پاس
مین تہیدست ہون جون گل ہین زر میرے پاس

٩٥

[illegible]

بہہ بہینی بہینی ہی اوس لف عنبرین کی باس
کہ جسکے سامنی مٹی ہی مشک چین کی باس

ادہر سے اوسمن اندام ملگجی کر تی
بہت نسیم سے آتی ہی یاسمین کی باس

غبار دل مرا ونے سی یون دیکہلاتے
کہ یانی پڑنے سی اوٹہتی ہی جون زمین کی باس

کہی بالون کے لٹ کی ہی اوسمین کب خوشبو
کسے خوش آتی ہی گیسوی حور عین کی باس

شہید مین مرے روح تازہ بخشی ہے
عجب ہی تربت معصومہ نجمین کی باس

اب ہی گل سو لگنی کی او دل صد چاک ہوس
گل او گا خاک ہی ہی خاک کے کیا خاک ہوس

دختر تاک کی تہی دل مین نہ خاک ہوس
نکلے اب خاک سی بن کر شجر تاک ہوس

جیسا معشوق ہی پاک ایسی مری نیت پاک
پاک طینت ہون مری کیونکہ نہو پاک ہوس

جمع ہی زر کے دل غنچہ پریشان ہوا
تو نہ دولت کی کرای صاحب ادراک ہوس

جام سے تیری ہی وصل کے ہوے سرشار
یہی رکہتا ہی کوئی رند فرحناک ہوس

دختر تاک یہ تہی تاک نکالے دل کی
بیٹہے گل باغ مین زیر شجر تاک ہوس

خاک پر بیٹہے کیون نہ چمن نرگس کا
تیرے دیدار کی ہے اوسے بیباک ہوس

حلقہ چشم سیہ نے ہی سیہ مست کیا
کیا بجہاویگا مرے کاسہ تریاک ہوس

عشق ہی بحر عمیق اسمین سوا عاشق کے
تیرنے کی نہین رکہتا کوئی تیراک ہوس

شعلہ خو وقت غضب تجہسے جلانے کے سوا
اور کیا رکہے یہ بہشت خس و خاشاک ہوس

ہی شہید ایک غلام آپکا دن محشر کے
ہی شفاعت کی اوسے یا شہ لولاک ہوس

[illegible]

٨٦

[illegible]

[illegible]

۸۷

مشکل کشا کے جاؤن تصدق یہہ ہون شہید
حلال سخت عقدۂ مشکل کے آس پاس

ہے وہی صید وفا رشک اسیران قفس
کہ نہ لے منت زنجیر نہ احسان قفس

قفس تن کی اسیری نہین زندان سے کم
ہر نفس دام ہے ہر دم وہی زندان قفس

آنکھہ جس صید نے صیاد کے گھر کھولی ہو
نہ اسے دام کی حسرت ہے نہ ارمان قفس

وان اگر پردۂ دیوار قفس سے نہ رکے
باغ قدرت ہے فضاے چمنستان قفس

ہو بہو گنبد افلاک قفس ہے اپنا
دانہ و آب ہے آب قفس و نان قفس

ہر سحر اد یہہ مرغ قفسی کہتا ہے
آج کل کوچ ہے لے خانہ بدوشان قفس

حسرت مرغ قفس راد یہہ کہتی ہے شہید
حسرت آباد ہے یہہ خطۂ ویران قفس

ردیف شین

کب ہوئی سیر نکو تیری یاد فراموش
اس یاد کی دولت ہوئی فریاد فراموش

تجھکو مری ایجاد معانی کی قسم ہے
تو مجھکو نکر اے ستم ایجاد فراموش

قاصد کو ترے رد و رعایت نے جو گھیرا
بس ہو گئی اسکو مری روداد فراموش

اے شوخ نکر یاد سبق تو کہ ہوا ہے
علم و ہنر حضرت استاد فراموش

کیا غیرت عشق آئے کہ سر پھوڑ کے بیٹھے
کیون کوہ کنی ہو گئی فرہاد فراموش

دلکو مرے محویت یاد آٹھہ پہر ہے
شاید کہین پہر اوسنے بدی یاد فراموش

[illegible]

کرتا تلاش کون نہین لیکن اسے شہید
تیرے سخن کی طرز عجب ہے عجب تلاش

ہے اہل زر کو منصب و جاگیر کی تلاش
خورشید کو ہی رات دن اکسیر کی تلاش

ابرو کی اور ہے زلف گرہ گیر کی تلاش
محراب کعبہ کی ہے نہ زنجیر کی تلاش

نادر ہے تو مرقع عالم مین او حسین
یوسف کو ہی سدا تری تصویر کی تلاش

تحت الثری کریگی رواں حرص مال و جاہ
قارون کو مرتے دم ہی توقیر کی تلاش

آیا پسند زلف زلیخا کا سلسلہ
تہی مدتوں سے دلکو مرے پیر کی تلاش

ہم مرتبہ شہید ہو تیری تلاش سے
سودا نصیر و مصحفی و میر کی تلاش

طنبور سان ہی منہ سی نکلتی صدائے عیش
عیاش ہو نہین سر مین بھری ہو ہوائے عیش

دن عیش کے کہاں ہین جوانی گذر گئی
پیری مین روکے اب یہی کہتا ہون ہائے عیش

سامان عیش سب ہے مہیا پہ ساقیا
تو ہو نہ ہمکنار تو کسکو خوش آئے عیش

کچھ غم نہین جو عمر کٹی رنج و فکر مین
پیدا نہین ہوے مین جہان مین برائے عیش

مانند گل ہے لب پہ شراب طرب کا جام
شغل اس چمن مین اونکو نہین کچھ سوائے عیش

وہ آشنائے عیش ہین مین آشنائے رنج
مین آشنائے رنج ہون وہ آشنائے عیش

مین ضبط کر رہا ہون اونہین ارغنون کیطرح
دلمین بھرے ہوے ہین مرے نغمہائے عیش

اوس طفل نے نواز سی رہتا ہون لب بلب
نے کی طرح سے ہی مری لب پر نوائے عیش

[illegible]

[illegible]

ردیف صاد

اگرچہ آپکے لاکھوں ہین مہربان مخلص
شاہ حمید کا سخن با خلوص سنکے کہا
سینہ سے نکل کے نالہ کر رقص
پلکوں پہ تہرک رہے ہین آنسو

ولہ

تا جناب کا سمجھا کوئی کہاں مخلص
تخلص اپنا کیا [illegible]
[illegible]
شادی [illegible]

ردیف ضاد

بلبل آشفتہ ہو دیکھ کے گل کا عارض
شیشۂ بادۂ گلگون ہے تمہارا عارض
کونسی چیز بری اوسکی ہے سبحان اللہ
تلوے نازک رگ گل سے ہے جون خار نگار
کفر و ایمان سے تم سے شیخ و برہمن گزرو
حال ہسکتہ کا ہو آئینہ سے دریافت ہو ہیت
مصر کی جنس کا دیکہا ہے تماشا تو نے
مرتے دم اوسکے رخ و زلف کا ہی لب پر نام

رنگ گلشن [illegible] عارض
سرخی رنگ [illegible] عارض
[illegible]
[illegible] عارض
دیکھ اوسکا [illegible] زلف [illegible] عارض
تو [illegible] عارض
[illegible] عارض
رات یا زلف [illegible] عارض

خوبرویان جہان گیتو ہو [illegible] اوسکو شہید
کہین ایسا نہ سنا نہ دیکھا عارض

چاہیے تیرے کرم سے جو امید وار فیض
ممکن نہین کہ ہو نہ اوسے [illegible]

۸۵

ردیف ظا

بلبل گل کی طرح دونون باہم محظوظ
ہم سے محظوظ ہو تم تم سے سدا ہم محظوظ
خوب جنت سی نکل آئے ہے آدم محظوظ
صحبت گل سے ہون کیا صورت شبنم محظوظ

ردیف عین

اوسے کیا ہی ہووے اوٹھا نہین سکتا		کسی طریق سی یہہ عاشقی کا جادہ لحاظ
دل ہے یا قہرمان الحفیظ الحفیظ	ولہ	الامان الامان الحفیظ الحفیظ
قتل پر کسکے اب نکلا وہ شوخ ہے		لیکے تیرو کمان الحفیظ الحفیظ
وہ تو آ ہی گیا یار واب دیکھیے		کسکی جاتی ہے جان الحفیظ الحفیظ
بات کرنے سے میرے تم اب رک گئے		کتنے ہو بدگمان الحفیظ الحفیظ

تیرا منہ لے شہید اور اوسکا گلہ
اف رے او بدزبان الحفیظ الحفیظ

ترا خیال و مراد دل رہین بہم محظوظ		کسیکو عیش رہے خوش کسیکو غم محظوظ
ہمین بھلا کے نہ تو کم ہیشہ خرم و شاد		تمہاری یاد مین ہیں صاحب سالہا ہم محظوظ
ستم سے سیل حوادث کے زیر گنبد چرخ		حباب وار نہین کوئی ایکدم محظوظ

اسی طرح سے لکہا ہے شہید غزل
اے نقش سینہ کرسے لوح ہو قلم محظوظ

یہان ہے اندیشہ رنج و غم فرقت ملحوظ		وہان رہی آپکو خوش وقتی عشرت ملحوظ
مجہپہ ہردم غضب ورون پہ عنایت ملحوظ		مجہسے اغماض رہی اون سے مروت ملحوظ
وصل جنکو عطا حق نے کیا ہی اون کو		پہلے ہوتی ہے ذرا دور رسم محبت ملحوظ
کہہ دیگا ہون مرادوش ہوا پر ہے مقام		نہ تو اتنا ہی ہے مطلوب طاقت ملحوظ
گو بہر یہ نہین الدم کا یہ ہے شکل حباب		مجکو ہے لیکہ خوبی کی رفاقت ملحوظ

[illegible]

جہان مین کون ہی اسوقت مجبا دولت مند — تری قسم کہ مین اسکندر ہی مرے طالع

شہید ساتوین آئی ہے مشتری سجکو
وہ زہرہ وش تری ہنستا ہے دیکھکر طالع

ردیف عین

شمع رو روشن ہی تجہپر کیا کہون احوال داغ — ہے مرے سینہ سی اوسکو ربط فانوس چراغ

ہے مئے عشرت کا ظالم دمبدم پیمانہ پر — اب تلک افسوس ہی ساقی تو بہرتا ہے ایاغ

کنج عزلت سی دل وابستہ پاتا ہے جو لطف — وسعت صحرائے مکان مین کہان اتنا فراغ

ہے ہوس اونکو مری پہولون مین آنا ہو نصیب — جنکے ہاتون سی مرا سینہ ہوا ہی رشک باغ

دے نہ اب تکلیف سیر باغ کی مجکو شہید
تو ہی اے نادان بہلا کیہ تو کہان اتنا دماغ

یہان ہی برنگ لالہ ستان سینہ داغ داغ — دکہلائے ہے ین طرفہ مجہے سیر باغ داغ

ہے مہر کی جبین پہ مرا داغ زندگی — رکہتا ہے آسمان پہ میرا دماغ داغ

گرمی کو خوش نہین آتا سخن نہ آئے — بلبل کا نغمہ سنکے ہوئی جان زاغ داغ

سینہ مین دل ہی گرم کہ اخگر دہک رہا — اس رشک سے ہوا ہی ترا دل اجاغ داغ

قول شہید عشق مین تیرے ہے لالہ رو
یہان ہی برنگ لالہ ستان سینہ داغ داغ

کم نہین سلیمان سی محبت کا نہین داغ — خاتم جو مرا دل ہے تو خاتم کا نگین داغ

[illegible]

افسوس اسیر سے وہ نہین نام سے واقف
میں خوب سا ہون جس دلبر خود کام سے واقف

ردیف فا

اب میوہ کاملے گی دو نوبہان ہی داغ
نامردی ہوئی زن دنیا نہ مرد کی

ولہ

کیا خوب کہی شہید ابیات نظم بہ بام

[illegible]

سلطان عشق کی ہے سرکار بے تکلف

ردیف قاف

سب یار ہیں مشغل مے و جام ہی وقف
اک عمر ہو گئی ہیں نہیں ہم کام ہی وقف

سمجھیگا وہ کیا درد جدائی کی اذیت
جو شخص نہیں وصل دل آرام سے واقف

بگڑے تا اجل کونسا طائر نہیں صیاد
اس باغ میں تیرے قفس و دام سے واقف

تو جب تک لے راحت یہاں مجھے چاہے
دل میرا نہیں راحت و آرام سے واقف

زلف و رخ جاناں کے تصور میں ہوں بیہوش
میں صبح سے آگاہ نہ ہوں شام سے واقف

نیرنگی زلف و رخ جاناں کا ہوں عاشق
میں کفر سے ماہر ہوں نہ اسلام سے واقف

ہے خاص کو تو قدر شہید اپنے سخن کی
گو عام سمجھتے ہیں نہ ہیں عام سے واقف

جو لکھتے ہیں گلبدن کا وصف
لب پہ غنچہ کے ہے دہن کا وصف

قد و گیسو کو دیکھ اسے منصور
سن مرے دار او رسن کا وصف

سمن جاناں پہ دل ہے پروانہ
میں اور اس شمع انجمن کا وصف

زلف و رخ کا ہے اوسکے مجکو خیال
کیا سنوں سنبل و سمن کا وصف

مدعی کیا ہے اہل ہند شہید
کرتے ہیں سب مرے سخن کا وصف

عاشق کی زباں پر [illegible] ہے بے تکلف
اقرار ہے تضیع انکار ہے بے تکلف

[illegible]
جو دل میں ہو سو کیجئے اظہار بے تکلف

[illegible] دلکش
جو کچھ ہے خوش نما ہیں اطوار بے تکلف

ردیف کاف

٩٣

سیہ ترے لب نوشین پہ خال ہے اتنک | مقیم چشمہ کوثر بلال ہے اتنک
لب وسکا پان کی سرخی سے لال ہی اتنک | بہار دیکھو شفق مین ہلال ہے اتنک
چمک پہ حسن ورا وسکا جمال ہے اتنک | کہ ماہ و مہر سا ہر ایک گال ہے اتنک
مرا جہان مین عنقا مثال ہے اتنک | مجھے عدم مین کمر کا خیال ہے اتنک
ہنوز کوہ و بیابان مین سر پٹکتا ہون | رمیدہ مجھسے وہ رعنا غزال ہے اتنک
کیا تہا بوسہ طلب کل ہو آج چین جبین | تمہارے چہرہ پہ اوسکا ملال ہے اتنک
ترے فراق مین جینا مجھے ہوا دشوار | کہ ایک ایک دن ایک ایک سال ہی اتنک
خطا ہوی جو لیا زلف کا ترے بوسہ | گناہگار مرا بال بال ہے اتنک
جگر پہ داغ ہے لالہ کے اے نسیم بہار | نظر مین اوس کے جو عارض کا خال ہی اتنک
بہار رفتہ تماشے کو آئی ہے کہ چمن | تمہاری مین قدم سے نہال ہی اتنک

شہید کا ترے اب ہجر مین وصال ہوا
اوسی ہوئے پہ بھی شوق وصال ہے اتنک

سو رنج سے کل ہم جو گئے یار کے در تک | چھڑکے وہ مئے آنے نہ جیتے ہوی گھر تک
آشفتہ حسن اوسکے ملک سے ہین بشر تک | ہے شام سی حیرت جو رخ و گیسو کا سحر تک
دل کو نظر ناز سے دیکھے نہ کہین شوخ | یہہ روئی کا گالا نہ پہونچ جای شرر تک
مجروح فقط تیغ سی ابرو کے نہین دل | زخمی ہی ترے ناوک مژگان سی جگر تک
کیا ذکر ہے ناصح مرے دامان قبا کا | وحشت مین کرون چاک گریبان سحر تک

چون آئینہ ظاہر مین بھی ہون تکیہ صدق
واقف ہوا ... احوال سی ابتک
حاصل ہوا جمع از وبال سے ابتک
چون غنچہ پریشانی خاطر سے ہوا ...
ارمان چمن کی ہے پروبال سے ابتک
گلشن مین بہار آئی تو ... کیا
ہے رابطہ کچھ شیخ جوان سال سی ابتک
پیر فلک مجھسے رہا برسر کاوش
اک صدمہ قیامت کا ہی ہو ... ابتک
فتنہ ہے بپا طرز تری چال سی ابتک

بس بات کے کہتے ہی سے گئے رک		الفت اور یہہ مزاج نازک
کس مست کو تاک یا دو صد دست		تسلیم کرے ہے آج جھک جھک

صد شکر سُہیل تم بھی ابیات
موزون کرنے لگے ملا تک

ہر چند رگ جانکا رشتہ تار ہے نازک		سو مرتبہ اس سے کمر یار ہے نازک
شاعر ہون طبیعت ہے مری بال سی باریک		اس سی بھی مزاج بت عیار ہے نازک
اے رشک چمن جیسے کہ نازک ہین ترے لب		ایسا نہین برگ گل گلزار ہے نازک
رکھتا ہون قدم وادی وحشت مین سنبھل کر		ٹوٹے نہ کہین نوک سر خار ہے نازک

کیا سمجھے سُہیل اسکو کوئی کند طبیعت
از بسکہ مری معنی اشعار ہے نازک

دل لگی رکھتی مین یہہ خوش نگہان ایک ایک		بیٹھا ہی رہتا ہے دیوانہ یہان ایک ایک
نالے آہستہ کر اے دل نہ سنین ہم آواز		آن ہو بچیگا یہان نعرہ زنان ایک ایک
دلدہی مین جو بت سادہ مجھے پاتی مین		چھیڑتے رہتے ہین خوبان جہان ایک ایک
سیر کی ہمنے جو سفاک ترے کوچہ کی		وہان تڑپتا نظر آیا ہے جوان ایک ایک

غم سُہیل اب نکرو تم نہ رہوگے بے شغل
عشق یہہ حسن کی کھوئے گا دو کان ایک ایک

عشق اور اس لب شیرین کے جو ہی خال سی ابتک		مرغوب مجھی مین شکر ہی نالسے ابتک

مرتا ہی سُہیل آہ نہ واقف ہوا صد حیف
تو درد دل عاشق بد حال سے ابتک

نا بینہ ہے کچھ دراز عمر کے دامان تلک
ہو دسے ابرو ... گریبان تلک
مردم عزت ... جان تلک
درد مین ... نہ درمان تلک

۹۴

[illegible]

ردیف لام

کسطرح سربلند نہون تیرے خاکسار | جون گردباد اون کی ہی برباد بن مین خاک
اوس شوخ گل ہی دعوی نزاکت کا جب کیا | بولی صبا دہان گل و یاسمن مین خاک
مسکے شمیم زلف نے دل انکا خون کیا | آہو اڑا رہے ہین جو دشت ختن مین خاک
اہل صفا کی قدر ہو غربت مین بیشتر | گوہر کو آبرو نہین حاصل وطن مین خاک
سیرہو کے کوہ او سکے لئی جان سے گیا | شیرین اوڑائی کیون نہ غم کوہ کن مین خاک

ردیف کاف

ہے یاد بت مین رگ جان کا نیشتر رگ سنگ | ہے اپنا رشتہ تسبیح تار ہر رگ سنگ
غزل مین سنگدلی کا ہے مندرج مضمون | بجا ہی تار ہی سطر کا ہوا اگر رگ سنگ
ترے خیال مین پتھرا گئین مری آنکھین | مژہ کو اور تو مین کیا کہون مگر رگ سنگ
گہر کے دانے حقیقت مین سنگریزے ہین | بجا ہی کہیے کہ ہی رشتہ گہر رگ سنگ
جو حال دیکھے ذرا میری سخت جانی کا | تو جوش گریہ سے ہو تار تار ہر رگ سنگ
ہو تمہاری یہہ اعدای قساوت قلب | جگر ہی سنگ تمہارا رگ جگر رگ سنگ
تری وہ تمکنت آمیختہ نزاکت سے ہے | تو ایک سنگ ہی او بت تری کمر رگ سنگ
بتان ہند مین پتھر کی تو ہے رنگ چمن | کدہر رگ گل و سرو و سمن کدہر رگ سنگ
ہوا ہے سوکھ کے تنکے کیطرح مجنون قاق | کہ جسم کے ہین شرائین ہوی ہر رگ سنگ
رقم کرے جو رضا مین ترے درشتی کے | تو قلم کا ہوا ریشہ سیم رگ سنگ
شہید شاعر نازک کے تار تار ہو فکر | بند ہے ہی تجہ سو بار پیش دگر رگ سنگ

رخسار سے خجل ہی ترے گلعذار گل
رکہتا نہیں جمال کی تیرے بہار گل

گل کہائے جس پہ قبر پہ اوس گلعذار نے
آکر کبہی چڑہائے نہ دو تین چار گل

ہے بے خزان تمہارے گل حسن کی بہار
رکہتا ہی گرچہ سو چمن روزگار گل

داغ جگر سے قبر ہے روشن ہے غم کسے
گر ہو گیا ہوا سے چراغ مزار گل

سب نخل بار رو رہے اسباغ مین مگر
میری نہال عیش کا لایا نہ بار گل

جوش بہار تو ہے بہت خوشنما یہ حیف
اک ہفتہ اس چمن مین نہین پائدار گل

الفت نے نخل لالہ بنایا مجہے شہید
داغون کی میرے جسم پہ ہین بے شمار گل

جب باغ مین تو ہاتہہ مین اک اپنے لائے گل
شادی سے پیرہن مین نہ پہولا سمائے گل

گل کا نشان تو باغ مین دہونڈہے باغبان
بلبل کے دل مین دیکہہ کہی نقش پائے گل

کی کس شگفتہ رو پہ نظر اسنے ای شہید
بیوجہ کب ہی خندۂ عشرت فزائے گل

تیرے سب ہی ہم مین یہان آشنائے دل
تجہہ پر جو دل فدا ہے تو ہم مین فدائے دل

جوہر ہے آئینہ کے لئے مانع صفا
پر عشق کا ہے جوہر ذاتی صفائے دل

ہر چند یاد دوست ہے سرمایہ سرور
پر دیکہنا بہت ہی مسرت فزائے دل

رفتار یار جب ہی پڑی ہے مجہے نظر
نقش قدم ہی سینہ مین تب سے بجائے دل

شیشہ کو میکدے مین کہین توڑتی شہید
دیکہا تو بول اوٹہا وہین مین ہی کہ ہائے دل

[illegible]

[illegible]

طایر روح نہ اوڑ جائے کہین ایصیاد
رکہہ قفس مین نہ ہمین تازہ گرفتار ہین ہم

غم یہہ کہائے کہ ہوئی زیست ہی ہم سے بیزار
کون کہتا ہی کہ خود زیست سے بیزار ہین ہم

سخت دیوانہ کیا ایک تری الفت نے
جائی خود ورنہ فلاطون سے بہی ہشیار ہین ہم

چشم بیمار کا سودا نہ کسی کو ہو دے
ای شہید اپنی خوشی آپ سے بیمار ہین ہم

غصہ کے وقت سنتے ہین دشنام لب سے ہم
امید لطف رکہتے ہین تیرے غضب سے ہم

ہے بے صدا مگر جرس کاروان عم
جون نقش پا ہین گوش بر آواز کب سے ہم

بن تو جب سی آشنا ترے اے شوخ بے وفا
بیگانے ہم سی ہو گئے اپنے ادب سے ہم

ذکر خدا ہے ہین برنگ صبا دم بہر ایک جا
اوس گل کی جستجو مین ہین آوارہ جب سے ہم

کب تک جلا کرے کوئی اسے سوزش فراق
جون شمع اب تو بہیک گئی اس تاب و تب سی ہم

آبہی تو مجہہ آنکہین نکالو کہو بہر آپ
دیکہین گے تجہکو آنکہہ اوٹہا کر ادب سے ہم

خورشید سا ہے داغ بدل ہجر مین شہید
پہونچے مین ان دنون کو تمہاری سبب سے ہم

نہ پری سے ہے نہ حور کا عالم
اللہ اللہ رے نور کا عالم

تجلی ہر باغ و راغ کہتا ہے
تہا یہی تجلی طور کا عالم

طلب عقل بے شعوری ہے
جو کہ سمجہا شعور کا عالم

دو جہان عینک بصارت کر
تا نظر آئے دور کا عالم

[illegible]

تقلید کب ہینچتی ہی تحقیق کو شہید
ہندی مین شعر کہتے ہین ہندی زبان ہین ہم۔

ردیف نون

مرض عشق کو شفا معلوم
آہ اس درد کی دوا معلوم

گل کو اوس ماہ رو سے کیا نسبت
گو ہوا رنگ پر صفا معلوم

دل ترے عقل پر پڑین پتھر
بس ترا حوصلہ ہوا معلوم

آہ جس بات کا مجھے ڈر تھا
اب تو وہ شوخ کر گیا معلوم

ہم کبھی ہاتھہ سے نہ کھوتے دل
پہلے ہوتی جو یہہ بلا معلوم

اے جوانو مزا جوانی کا
وقت پیری ہمین ہوا معلوم

اے شہید الفت اور یہہ بیتابی
بس تجھے ہمنے کر لیا معلوم

اب مرے کام تو آؤ کہ مت آؤ تم
ہمنے اب صبر [illegible]

اپنے حق مین جو مین سمجھا ہون وہی بہتر ہے
ہمدم اب مجھی ناحق کو نہ سمجھاؤ تم

مین نے غم کھایا یا نہین غم نے مجھی کھایا ہی
ناصحو بس عبث جان مری کھاؤ تم

آپ کے ہاتھہ مری قتل پہ دو شاہد ہین
اپنے انکار کا شاہد تو بھلا لاؤ تم

دیکھہ پرخاش رقیبون کی لگا کہنے وہ شوخ
کیون کے منہ لگتے ہو جانے دو شہید آؤ تم

جسکو ہو اوس قد و ابروی خمدار سے کام
نہ چھری سی اوسی مطلب ہے نہ تلوار سے کام

شرر و برق مین زنہار نہین وہ تاثیر
کہ جو نکلی ہی مری آہ شرربار سے کام

شب مہتاب چمن یار اکیلا مین مست
نہ اب اقرار سے مطلب ہے نہ انکار سے کام

ادا و غمزہ و انداز و عشوہ دل کے ہین درپے	مسافر ایک سپاہی گہر گیا ہے لاکہہ رہزنین

ہمارا توسن فکر آج لاکہون ہاتہہ اوڑتا ہے
شہید ایسے تہے جالاکی سلیمان کی نہ توسن مین

یاد آتی ہین تری جنگ و جدل کی باتین
کر رہی ہین مجہے بیکل تری کل کل کی باتین

کچہہ کہلتا ہی تو افسون گرے عشق سے کام
ورنہ افسانہ مین سب علم و عمل کی باتین

سانپ آپ کے وحشی کی نہین ہے طاقت
قیس و فرہاد کرین دشت و جبل کی باتین

مین ببک ضع کہا اونکو تو ہنسکر بولے
آپ مجہہ سے نہ کیا کیجیے یہہ ہلکی باتین

بل تو کہاتا تہا مگر سر ہے دہنا کالے نے
نکل آئین جو ترے زلف کے بل کی باتین

ذکر خال لب شیرین سے حلاوت ہی تجہے
نیش زن کیون نہون زنبور عسل کی باتین

ربد و الفت مین تلوق ہی غضب ہے ظالم
وہ لگاوٹ سی تری پہلے پہل کی باتین

حلقہ دام اجل مین شکن زلف اوسکی
جی اولجہتا ہے مگر دام اجل کی باتین

داغ الفت کے بدولت جو تو نگر ہین شہید
اونکو خوش آتے ہین کب اہل دول کی باتین

نہ سانپ لف کے افعی نہ کوڑیلے ہین
فسون گران سے تو بچ کہیلنا یہہ کالے ہین

وہی خرابی خار اور وہی چہالے ہین
جنون رفتہ نے پہر پاؤن کچہہ نکالے ہین

ہرے بہرے ہین ہمیشہ جنون کی دولت ہم
ہری ہین داغ جگر زخم دل کے آلے ہین

جو اور ہی کوئی دن انکا یہہ ہے روپ تا
تو بس یہہ چشم ترا اللہ کے حوالے ہین

[illegible]

اونھین کب شکل نقش پا سٹے تک تیرے کوچہ سے	ٹلے گو آسمان لیکن کوئی ہم یہان سے ٹلتے ہین
فلک سے کاش گرتے یا فلک ہم پر گرا ہوتا	گرے ہین دل سے ایک بے رحم کے اب کیا سنبھلتے ہین
گلا ہاتہ آوے نہ کیون دل دیکھ کر دہوش کو تیرے	نمک تلون کو جو ملتے تہی بیٹھے ہاتہ ملتے ہین

شہید اونکی محبت ہی چہچھوندر سانپ کی ہمکو
نگلتے ہین تو کوڑی ہو دین اندہی گراو گلتے ہین

دو عالم لوٹ پوٹ آئے نظر اک آبلہ ہو نہین	زمین و آسمان کا فرق ہی بات اور فسون مین
نہ کیفیت تمہاری حال لب کی حبّ نیون مین	نہ مستی چشم کی ہی ساغر صہبائی گلگون مین
عوض فہمیدنی مین مستیان اور ولولے دل کے	سری اللہ یہہ جوش و خروش اک قطرہ خون مین
وہ میرا آوارہ نالی مگر بہت کہتے ہین	نہ کلفت ایسی آئی ہی نہ سوزش اسقدر لون مین
برنگ سیل ہے ہم کوہ مین ایک عمر سرگردان	بیابان گرد باد آوارہ اک تہی ہامون مین
نیاز و ناز میرے اونکی دنیا سے نرالے ہین	نہ یہہ اعجاز لیلے مین نہ یہہ لحاج مجنون مین
تمہارا قامت موزون کہین اوس سے ہی سنجیدہ	فقط ایک نام کو موزونیت ہی سرو موزون مین
گرہ تجھہ ہی اگر فون تاب کیا اے افعی گیسو	معاذ اللہ کالا کھیل جاوے تیر اک فون مین
زمین سے آسمان تک موج مارے نوح کا طوفان	جو ٹپکے اپنے اشک سرخ کا ایک قطرہ جیحون مین

شہید آیا نظر یہان ایک ماخذ عقل و مستی کا
کہ فیض خم سے ایک نسبت ہی مجھہ مین اور فلاطون مین

لیے بوسے پہ کچھ ارمان ابھی اور بھی ہین	تم سے مطلب مجھے ایجان ابھی اور بھی ہین

١٠٠

[illegible]

وہاں آ کے سر کے بالوں میں بے ساختہ لگا ہی رہے
یہاں ہیر دل صیاد کے سر پر آ کے چلتے ہیں

مشتاق تمہارے ملنے کے ہم دل اسیر ہیں گو زیر زمین
تم بھول نجانا ہم سفر ہم تمکو کاری چلے ہیں

یہ بار خوشی کے ہو لیتے ہیں ہم پاؤں تلک لپٹے ہیں
جب نہ زواد آوہ اپنی سیج پہ بیچ کو سنوا کے چلتے ہیں

یہاں زردی رخ ہی ردنا سہی اور خون جگر کا پینا ہی
می کی نزہت میں دور و ماں دریا کے کنارے چلتے ہیں

جوں موج صبا و نکہت گل ہے قصد عدم تمہیں یہاں شہیدا
یکدم تو ٹھہرے ہم بھی اب آ کے بارے چلتے ہیں

جاؤ ہمیں کہتی ہو تو ہم بھی گھر سے تمہارے جاتے ہیں
خوش ہو تم آزردہ ہو جاتے ہیں پیارے جاتے ہیں

زردی ہی اوٹھنا دل میں تو گرم آنسو آنکھ سے بہتی ہیں
چلتے چلتے پانی سے ہم چوٹ کے دم مار جاتے ہیں

دلکو ہمارے دیکھے کہیں اب لاگ نہیں لگنے دیتا
دیکھ کے تیری ہشیاری ہوش ہمارے جاتے ہیں

خواب عدم سے حشر تلک اب جو نکلیں گے نہ اپنی دو رفیق
سوتے ہیں وہ ہم بیٹھے مرنے اونکے پکار جاتے ہیں

کونسے ایسے آدمی کے ہے لاکھ برس کی زیست شہیدا
دن ہیں گذرتے اب جیسے اوسطرح گذر لے جاتے ہیں

موت ہے پنجۂ مژگان کی توانائی میں
ضعف اب عشق کے پنجے کے ہے گیرائی میں

حسن آئینہ ہی حسرت کے خود آرائی میں
جلوہ اوسکا ہے مری چشم تماشائی میں

دم عیسی کے کرامات میں نقصان ہے اب
لب میں کامل تری اعجاز مسیحائی میں

پاؤں میں آبلہ ہیں آبلوں میں دشت کے خار
رنگ سو طرح کے ہیں میرے تہے پائی میں

دل کے باہر نہیں رکھنا قدم اے پردہ نشین
میں ہوں اور یاد تری گوشۂ تنہائی میں

١٠٢

دل مرگ کے خشک الف کے ہے بال بال مین
پھیلی تڑپ کے جون کوئی رہتا ہے جال مین

ہے فرق آسمان و زمین اصل حال مین
یوسف کے اور یار کے حسن و جمال مین

ہین واحد اوسکے عارض و ابرو مثال مین
دراصل حسن ایک ہے بدر و ہلال مین

تازہ شگوفہ یہہ ہے کہ عناب و سیب و نار
لائی ہے ہم ثمر تری قد کے نہال مین

دونو کے مغفرت کو غفور الرحیم ہے
تم مست اپنے قال مین مین اپنے حال مین

گنج عدم مین ہی دہن یار کا ہے دمیان
معدوم ہو گیا ہون خیال محال مین

باتین چبا چبا کے وہ مجہہ سے نہ کیون کرے
چانول بہرے ہوے ہین شہیدا سکے گال مین

نجد کے بن مین جو الکدن لیگئی وحشت ہمین
خط دکہاتا ہی بہار روضۂ جنت ہمین

صفحۂ ہستی پہ ہے تنگ اپنے رہنے کا مکان
رفت آئی دیکہہ کر مجنون کی وہان تربت ہمین

سنگ سری باد نخوت ای حباب آب جو
ناف کرتی ہی غریق لجۂ رحمت ہمین

حسن آئینہ کا خاکستر سے چمکے ہے دوچند
نام سے ہی صرف مانند نگین شہرت ہمین

طبع کو رغبت کبہی تہی رغبت دلکی طرف
نامناسب ہے اوٹہانا یہان سر نخوت ہمین

گرچہ بے سامان ہین جون تصویر نقش بوریا
خاکساری و حسین ہی موجب زینت ہمین

بے نشانی نے کیا ہے نام مشہور جہان
ان دنون بے رغبتی ہی ہے بہت غربت ہمین

خرمن ہستی ہمارا جل کے خاکستر ہوا
ہے فقیری مین قناعت ہی مگر عزت ہمین

شکل عنقا موجب شہرت ہوئی عزلت ہمین

ہے تری برق تبسم شعلۂ آفت ہمین

خشت کہنہ مین نظر آتا ہی یہان جہکو وہ حال | جو پری رو کو نظر آتا ہے وہان آئینہ مین

تہی تمنا جسکی مین نے جلوہ اوس دلدار کا
دل کے دیکہا اے شہید نکتہ دان آئینہ مین

ہونہ آزردہ قدیمی مین تری یار و نہین ہون | ہون برا کیسا ہی لاکن نازبردار و نہین ہون
شامت اعمال پر روتا ہون جون ابر بہار | دل مین ہی خوف خدا یعنی سیہ کار و نہین ہون
دوستو سے جان خراشی کے سوا حاصل نہین | اس چمن کا گل ہو نہین لاکن یہ سا خار و نہین ہون
کیا ال بیمار کو ہو تندرستی کی امید | چشم کہتی ہی تری مین آپ بیمار و نہین ہون
ہر رگ و ریشہ مین گل کے دل مرا پابند ہے | مثل بلبل دام الفت کے گرفتار و نہین ہون
رند ہون میخوار ہون پر شکر ہیر اای کریم | سو ذبو نہین ہون نہ ہرگز مین دل آزار و نہین ہون

اس چمن مین لالہ سان مین داغ بر دل ہون شہید
گل کی صورت سینہ چاکون اور دل افگارون مین ہون

ریحان و ارغوان و صنوبر چمن چمن | یا ہین خط و رخ و قد دلبر چمن چمن
رنگین ہے گلشن رخ دلبر چمن چمن | گل باغ حسن مین متصور چمن چمن
اب دشت دشت پہرتے ہین یا تہے بہار مین | ہمکو کبہی پہراتی مقدر چمن چمن
دہلی مین خانہ باغ جہان تہے ہان نہین | اینٹین کہین پڑی کہین پتہر چمن چمن

رنگین غزل کہی ہے کہ مضمون تازہ کے
ہین کہل ہے شہید سخنور چمن چمن

باقی آرہے وعا سو وہ ہوا کے قول ہے
کیا سمجھے تلاش رہ جیسے نہین
کیونکر شہید لین بکیے اور وہ کلی نہین
کافر یہ دل ہے دیکھ لوخاع جسو نہین
ظالم یہ خون ہو اسکو ہے ارغوان بجان نہین
بنا منظا جو کریہ گرہ در
ہم اوسے سمجھتین عاشق نہین وہ دل
کراوسکا نام دل ہے کرجس مین نہین
ورا او سکو یون کہین کہ جسے آبرو نہین

ولیس سو رنگ کہاتا ہے ترا حسن جہال
ایک ہی جام مین دارین کی لذت بخشی
شیخ جی میچ ہی کیہوتا ہی اثر صحبت کا
ظاہر ہے دل مست نگاہ ساقی

پہیری کرتی ہی کیا جلوہ گری شیشہ مین
ساقی اسطرح کی مے کس نے بہری شیشہ مین
خشک زاہد نے چہوڑی تری شیشہ مین
طاق پر کعبہ کے یہ مے ہی دھری شیشہ مین

کہینچ کر دل سے تجہے ہمنے ہم آغوش کیا
نہ ہوتی ہے شہید ایسے پری شیشہ مین

جو وہ کہتی ہی صاحب تمہارے آئینہ مین
ہونا کیا کوئی الزام ہے کہ ہی معدوم
تو کس نے مرے ورلئے ہوا ہی الصیاد

تو باقی کچہہ نہین رہتا ہی جان جانے مین
وفا کی جنس خدائی کے کارخانے مین
حصول کیا تجہے اک مشت پر کے پانے مین

ترے جنون کو تری سمجہے عین دانائی
شہید کونسا ہے شخص اس زمانے مین

گذر کہین تہا یکونی میاں چمن مین
کس چشم سے ہم دیکہتے ہون بلبل و نرگس
دکہلائے لالہ کو گرا اپنا دل پرداغ
ہونہ بند قبا اور یکرنگ گل مین جہان تک

آتا ہی نظر جامہ گل چاک چمن مین
دیکہون ہون تری چشم کو نمناک چمن مین
تاثیر کرے نشہ تریاک چمن مین
جسدم کرہ وہ گل پہنے ہی پوشاک چمن مین

دل سیر لہلتا ہی نہین اب تو شہید آہ
بے یار کرون سیر چمن خاک چمن مین

[illegible]

فرصت کہاں کہ چشم توقع رکہوں یہاں | اک قطرۂ سرشک ہون سو بہی چکیدہ ہون
نام غزال جو لین توسمجہا ہوں مین غزال | اتنا حواس باختہ و دل رمیدہ ہون

مانند جام و شیشہ مین اس میکدہ مین گاہ
ہستا ہون اے شہید گہے آبدیدہ ہون

روکش اوسکے دہن سے قند نہین | ہونٹہ سے قاش دل پسند نہین
قد موزون جسے پسند نہین | مرتبہ فکر کا بلند نہین
قد تمہارا کسے پسند نہین | سرو موزون نہین بلند نہین
پردہ محمل کا ہے جو لیلےٰ کے | قیس کیون باندہتا تو بند نہین
خال رخ پر ترے مہ و اختر | کمتر از مجمر و سپند نہین
زخم دل پر مرے نمک افشان | ہاے کب ناصحون کے پند نہین
چاند ہرچند ہے حسین پر حسن | کب ترا اوس سے چار چند نہین
خط نو رستہ سا ندیکہا دام | زلف پیچیدہ سے کمند نہین
دل بے بال و پر مرا اوس تک | اوڑ کے جاتا مگر پرند نہین

اک غزل لکہہ بطرز تازہ شہید
بندش نو کسے پسند نہین

سرو قمری کو اب پسند نہین | کہ وہ قد سا ترے بلند نہین
دہن آہ و فغان سے بند نہین | مجہہ سا دنیا مین دردمند نہین

۱۰۵

[illegible]

دل کو تم سمجہو نہ ملکا دشمن
ہم تو کافر ہے بغل کا دشمن

یاد زلف و رخ مین تیرے ہیں ... راتدن
سبحہ و زنار کو شیخ و برہمن ہاتھ مین
آسمان و زرات رکہتا ہے فلاخن ہاتھ مین
پینکتا ہے تارے ... سنگ ... و شہ
آبلا ... ہے روشن ہاتھ مین
شمع سان ... کی گردن ہاتھ مین
اوستاد ... زبان تیری بیان مین
رنگین ہی شہید اب ... معانی
ہونا ... اب حفظ ... مین
جا ... ادس ... کوچہ مین ... دل

[illegible]

دشمن زر کو نہین جان سے ہے غرض		پہول کا دوست ہے پہل کا دشمن
پوچہو تو دونو ہین گردن زدنی		ہے محل دوست محل کا دشمن
دوست کی یاد نہ بہولا او غافل		گہات مین یہان ہے اجل کا دشمن

ہوا ہے نخچیر اجل مثل غزال
اے شہید اپنے غزل کا دشمن

اشک سوزان سے مرے دیدۂ تر جلتے ہین		گرم پانی ہی یہہ نادر ہے کہ گہر جلتے ہین
بات کے کہتے بگر جاتے ہو سبحان اللہ		کیون مری چہیڑ سے آپ آپہی جلتی ہین
غیر کو دیکہہ تری بزم مین ہم ساری رات		شمع سان شام سے لے تا بسحر جلتے ہین
درد عشق سے اب وہان ہی گذارا اپنا		جس جگہہ جاتے فرشتون کے بہی پر جلتے ہین

دشمنو کا نہین شکوہ یہہ تماشا ہے شہید
دوست بہی دیکہہ کے میری کر و فر جلتے ہین

شب فرقت مین لگین میری نہ اک پل پلکین		جاگتی جاگتی یون شمع کی مین جل پلکین
یہان ہے پل مارتے برہم شد نی بزم طرب		یہی کہتی کف افسوس مین مل مل پلکین

ہو شہادت نہ مرے دل کی خدا خیر کرے
ہے نگہہ ترک شہید اوسکی ہراول پلکین

کلستے پڑے اب سوز درون سی مین تابین		جون شمع ہے آتش مری تار رگ جان مین
رہنا ہے مناسب تجہے میری دل و جان مین		سب پردہ نشین رہتی ہین پردے کے مکان مین

[illegible]

ترا ہوں محو خودی سے مجہے تو کام نہیں
بروے آب وان نقش کو قیام نہیں

صف نعال مین مجلس کے جا ملے تہوڑی
ہمارا کم یہ وہان عز و احترام نہیں

نوا سے نسیم ہوا خواہ مرغ شیدا ہو
کہ گل کے گوش مین پہونچا مرا پیام نہیں

وہ بادہ نوش ہے تو چشم مست ساقی سے
شراب کا کوئی اس میکدہ مین جام نہیں

ہوا خراج دہ چین و شام راجہ ہند
سیاہ خال تہ زلف مشک فام نہیں

کمال جوش سے طبع شہید کہتی ہے
ابھی غزل یہہ ہوی مجہ سے انصرام نہیں

سواے خانہ بدوشی مرا مقام نہیں
کمان کی طرح مرے گہر کو سقف و بام نہیں

سواے تیرہ دلی یہان حصول کام نہیں
سیاہ رو نہو جب تک نگین کا نام نہیں

دہان تنگ سے غنچہ کا قافیہ ہے تنگ
صدا ہے اوسمین دہنمین ترے کلام نہیں

نکوہ میکدہ ساقی مجہے بھی جرعہ کبھی
اگرچہ بادہ کش لب ترا مدام نہیں

برنگ تاک ہون لغزش نصیب آبلہ پا
کہ مجکو طاقت رفتار ایک گام نہیں

جو کوئی چشم بصیرت سے دیکہے پیر مغان
تو دور حلقہ ماتم ہے دور جام نہیں

بسفر ہے موج روش مجکو ایسے دریا کا
جہان سرا نہیں منزل نہیں مقام نہیں

صفیر سنج ہو نہیں طایران قدس کے ساتہ
یہہ خاکدان کدورت مرا مقام نہیں

مری رسائی ہو کس طرح شاہ حسن کے پاس
کہ خاص خلوۂ شاہی مین بار عام نہیں

لکہہ اور بھی کوئی مطلع شگفتہ و رنگین
ابھی شہید عنان قلم کو تہام نہیں

میرے دل برشتہ صد چاک پر ہنسو
پیدا نمک سے ہوتی ہے لذت کباب مین

برحق خدا مرا ہے جو ہے دلربا مرا
مین منکر و نکیر سے بولا جواب مین

مجھسے نہ باز پرس ہی خیر ہو گئی
تہا ورنہ دن حساب کا وہان کس حساب مین

میخواری اور حسن پرستی ہے فعل نیک
تاخیر کر شہید نہ کار ثواب مین

اونکو ہم اور وہ ہمکو تکتے ہین
دیدۂ مہر و مہ جہپکتے ہین

بحر کو جون حباب تکتے ہین
دم نہین ہم تو مار سکتے ہین

مین ہم آغوش بحر ہم جون موج
اپنی ساحل سے سر پٹکتے ہین

راہ محمل نشین نے لی اپنی
گرد محمل سے ہم بہٹکتے ہین

ہمصفیر اوڑتے پہرتے ہین صیاد
ہم قفس مین یہان پہڑکتے ہین

در کعبہ پہ ہے پڑی زنجیر
رخ پہ گیسو نہین لٹکتے ہین

تنگ پوشی سے جامہ زیبون کے
پیرہن غنچہ سان مسکتے ہین

دانت ہنس کر دکہاتے ہین کہ نمک
زخم دل پر مرے چہڑکتے ہین

طور بنتا ہے دل شہید مرا
شعلے آہون کے جب بہڑکتے ہین

گرم خو او شعلہ رو اچھی نہین
رو ترا اچہا ہے خو اچھی نہین

آرزو اچھی ہے وصل یار کی
اور کوئی آرزو اچھی نہین

[illegible]

صیاد بوئے گل بھی سنگھاتا نہین مجھے	گرتا قفس سے باغ مین آزاد بھی نہین
جانا ترے خیال مین دونو جہان کو	بھولا ہون مین کہ اپنی مجھے یاد بھی نہین
تب سے بنائے خانۂ دل ہے مگر کہ جب	قائم ہوئی تھی کعبہ کی بنیاد بھی نہین

دے کون داد شعر کہ سودا نہین شہید
سید نصیر دین مرے اوستاد بھی نہین

مجھسے غنچہ دہن ہنسا تو نہین	ابھی باتون مین وہ کھلا تو نہین
مجھکو بسمل کیا تو خوب کیا	خون سے دامن ترا بھرا تو نہین
چور زخمون مین دل ہوا لیکن	فوج مژگان سے منہ پھرا تو نہین
تیرے مہر و وفا سے درگذرا	مجھپہ لازم تجھے جفا تو نہین

ہے شگفتہ زمین میر شہید
اور مطلع کوئی کہا تو نہین

کی رخ یار کی ثنا تو نہین	حفظ قرآن ابھی کیا تو نہین
کوہکن اوس کے در پہ سر پھوڑون	مین تری طرح منہ چرا تو نہین
نہین تجھسا تو مین بھی ہرجائی	آشنا روز اک نیا تو نہین
دل سے جو چاہو فرض کر لو بات	مین نے واللہ کچھ کہا تو نہین
مجھپہ اب کیون کم التفاتی ہے	دل کسی در سے لگا تو نہین
اے شہید اور قافیۂ رنگین	دیکھہ باقی کوئی رہا تو نہین

[illegible]

اب مدعا یہی ہے کہ کچھہ مدعا نہو	اس کے سوا کچھہ اور مرا مدعا نہین
ہے مجھہ جو رتازہ چمن مین کہ ہمصفیر	صیاد فصل گل مین بہی کرتا رہا نہین
طاق ابرؤنکا آپ کے اے قبلہ دیکھکر	محراب مین حرم کے مرا سر جہکا نہین
ہر اک صبا روش ادہر آیا ادہر گیا	رہنے کا گہر کسیکے یہ مہمان سرا نہین
الکدم مین آہ میری پہونچتی ہی عرش پر	کسطرح کہیے ہمسر زلف رسا نہین

تو انتہا کو اپنی سمجہہ ابتدا شہید
وہ ابتدا نہین کہ جسے انتہا نہین

ردیف واو

رکہتی رکہتی سزا نوہی ریاضت رو کو	مغز سر موم ہوا آئینہ زانو کو
کب فقیرونکو ہے پروائے لباس دنیا	کچھہ نمد شرط نہین آئینہ زانو کو
اوٹھہ چلا یار بغل سے تو پئے نظارہ	دل نے سوراخ کیا چیر مرے پہلو کو

دل کا سودا نہ بنا یار مسلمان سے شہید
ڈہونڈہیے آپ خریدار کسی ہندو کو

خال چشم اپنا دکہا تو مجھکو	نہ سنگہا نافہ آہو مجھکو
گو مرے دل پہ ہے قابو تجھکو	نہ ترے دل پہ ہے قابو مجھکو
تر ہوی چشم وہ قد یاد آیا	دیکھہ کر سرو لب جو مجھکو
سرو کو دیکھتے ہی یاد آیا	باغ مین وہ قد دلجو مجھکو

مفتون اگر ہو مثل زلیخا عجب نہیں	یوسف جو دیکھے آپ کے حسن و جمال کو

ہے آرزو کہ ساقی کوثر کے ہاتھ سے
پی لے شہید جام شراب وصال کو

کس کے یاد آئے ہیں اب نشتر مژگان مجھکو	حرکت سے ہی نفس کے خلش جان مجھکو
متصور ہے کتابی رخ جانان مجھکو	یعنی دیندار ہوں سب حفظ ہے قرآن مجھکو
رہے اقلیم سدا دل کے مرے زیر نگین	نہیں اصلا ہوس ملک سلیمان مجھکو
شعلہ رو حسن دیا تجکو خدا نے جون شمع	مثل پروانہ دیا ہے دل بریان مجھکو
جوش وحشت میں کیا تب سے گریبان کو چاک	جب سے ہمدست ہوا دشت کا دامان مجھکو
قد و رخسار و خط و زلف نے دکھلائی نرگس	سیر سرو و سمن و سنبل و ریحان مجھکو

درد کا میر کا سودا کا میں دیوان سمجھا
نظر آیا جو شہید آپ کا دیوان مجھکو

ہنس ہنس کے مجھے رولا رہے ہو	برق و باران دکھا رہے ہو
دل کا مرے قصہ ڈھا رہے ہو	عرش اعظم گرا رہے ہو
مرغان چمن گلوں کو ہیں کان	کیوں شور و فغان مچا رہے ہو
پروانہ کی طرح کیوں ہو جانسوز	کس شمع سے لو لگا رہے ہو
ہو وضع نئے بدلتے ہر دم	بہروپ کا سا نگ لا رہے ہو
کیا غم تھا جو آسمان سے گرتا	تم دل سے مجھے گرا رہے ہو

تری الفت نے کہو یار رسوا جہان میں ایسے
کیا ہی نذر تیرے ہم نے ای غارت گر عالم

چمن میں تو نہو تو ساقیا میں کیا کروں لیکر
کیا بے قدر تیرے حسن نے شاہنشہ خوبان

فرنگی کو یہود و گبر و ہندو کو مسلمان کو
جگر کو دل کو مال و زر کو جان کو دین ایمان کو

ہوا کو رعد کو بجلی کو یم کو ابر و باران کو
دمن کو ہیر کو لیلی کو مہ کو مہر کنعان کو

شہید ایسی غزل لکھی گر سنتے پسند آتی
حسن کو مصحفی کو میر کو سودا کو تابان کو

بولا وہ مست ناز دیکھ اس دل ناصبور کو
نسیہ کے بدلے نقد کو ہاتھ سے دی نہ ای فقیہ

اف ری تنک مزاج بس رک گیا اک بات میں
تیری ہی سرکی ہے قسم میرا گناہ کچھ نہیں

پھینک ہی دے اری کہیں شیشہ چور چور کو
کوئے بتان میں بیٹھ جا بھول قصور حور کو

دوستی اور یہ قوف کیا کہوں اس شعور کو
گر ہے سنا کسی سے کچھ کہدو مرے قصور کو

سوز دل شہید کی آہ تجھے خبر نہیں
بھاپ لگے گی جان سن جہانک نہ آب تنور کو

اب واسطے خالق کے مری جان نہ مارو
مشکل نہیں ای چشم تر اب مجکو ڈبونا

بس بہائی دل اللہ نگہبان سدہارو
تب جانوں کسی ڈوبتے کو پار اتارو

ہم تاڑ گئے رات شہید آپ کی چوری
کیا ہوتا ہے تم لاکھ طرح بات سنوارو

کیا شمع سے ہوی تری تقصیر رات کو
کاٹا سر اوسکا تونے جو گلگیر رات کو

ہم کیونکر درد دل کا شہید اب کرین حساب
ملتی نہین ہے ریگ بیابان شمار کو

دل نہ بھولا عشق کے ارشاد کو
کشتگان چشم کی فہرست مین
حسن تصویر اوسکا دیکھہ آئینہ سان
نشتر مژگان سے کہوتے دلکی فصد
جب کیا آزاد تب صیاد نے
داد بیداد بتان کی دے خدا
صاف اوڑا یا اوسکے کوچے کی رہ سے
نرگس اونکی چشم سے ہم چشم ہے
سب سے پہلے کی مری گردن جدا

رحمت حق ہو مرے استاد کو
نام پر اسپنے ہے پایا صاد کو
سخت حیرانی ہوی بہزاد کو
ہے سبکدست آفرین فصاد کو
پر کتر کر دیکھیو اس بیداد کو
اور پہونچے کون میرے داد کو
خاک سے میرے عداوت باد کو
دیکہنا اس کورما درزاد کو
حق جزاے خیر دے جلاد کو

چار رکنے اک غزل لکھکر شہید
زندہ کر طرز جہان استاد کو

گہورتی ہے نرگس شہلا مرے شمشاد کو
داد گرنے تو کمر باندہی ہے یون بیداد پر
خانہ آبادان یہہ قصر وخانقہ کسواسطے
گردش طالع کا رونا کسکے آگے روئے

سو جہتا کیا خاک ہے اس کور مادرزاد کو
بہائی دل اللہ ہی اب پہنچے تیری داد کو
ایکدن تو چھوڑنا ہے اس خراب آباد کو
پل مین اوٹہاتے ہے یہہ کافر فکر صد استاد کو

۱۱۳

خار صحرا ہین سب آغشتہ بہ خون ہم سفرو
ہے کہڑا بار علایق کو جہٹک کانٹے سے
قفس و دام کا احوال جو سمجہے تو ابہی

آبلون نے میرے کیا رنگ دیا وادی کو
صرصری سمجہو نہ تم سرو کے آزادی کو
ترک صیاد کرے پیشۂ صیادی کو

ہوگئے واقف انداز غزل تم ہی شہید
مانتے سب ہین یہان آپ کی اوستادی کو

شہر و ویرانہ برابر ہے اسیر یاس کو
خیال قد مین ترے سرو جو پسند نہو
کہلے گی آنکہہ تری وقت مرگ او غافل
جو فرط آتش فرقت سی مین ہوا زرد شت
نہووے قلعۂ دل زرد خال کو ہمدست

رہبر و رہزن ہی یکسان گشتۂ افلاس کو
تو رتبہ شعر و سخن کا مرے بلند نہو
تبہی تلک ہے یہہ غفلت کہ آنکہہ بند نہو
توکیون صحیفۂ دل میری حق مین زند نہو
تمہاری زلف سا کی اگر کمند نہو

شہید ناز کرے آپ کے غلامی پر
عزیز آپ کو ایسا نیاز مند نہو

ردیف ہاء ہوز

ترے عارض کا نظر آتا اوسے گر آئینہ
سنگ دل روشن طبیعت ہو گداز عشق سی
یون ہی اشک و آہ سی خاطر ہماری پر غبار
گرد خط سے اور چمکے تیری چہرے کی صفا
حسرت نظارہ ہی آئینہ دار روے دوست

صاف پتہر پر ٹپک دیتا سکندر آئینہ
غور کر دیکہو تو ہے دراصل پتہر آئینہ
جیسے باران و ہوا سے ہو مکدر آئینہ
حسن ہے یہان جسقدر دکہلائے جوہر آئینہ
تو بہی ہوتا کاش و ہان دیدۂ تر آئینہ

ردیف یا

کافر ہو جس کو ہو حسرت جاہ
تیرا برا ہو اے دام ہستی
ہان پہر تو نکلین او دیدۂ و دل
سب چہوڑنا ہے اے اہل دولت
عشق مجازی باطل ہے ایدل

استغفر اللہ استغفر اللہ
مجکو پہنسایا واللہ باللہ
حسرت بہری اشک شیون بہری آہ
یہہ مال و حشمت یہہ مکنت و جاہ
بس بہائی صاحب دو روز کی چاہ

طرز ملمع کہہ اے سہیل اب
دیکہین تو باری اے بارک اللہ

ہے دود دل مرا تری زلف سیاہ آہ
پروانہ سان ہوس ہے دل مین کہ دیکہوں وہ
نالان ہون دردناک ہون گریان ہون کہی
مانند سرو باغ ترے قد کے یاد مین
اوس زلف و رخ کے مجکو تصور مین ہمنشین

دیکہا و سکو شکل آہ کردن کیون نگاہ
اوس شمع روئے مجہ پہ کی اک نگاہ آہ
تیرے غم فراق مین حالت تباہ آہ
ہر وقت مرے لب پہ ہوا ہی رشک ماہ آہ
گر وقت شام نالہ ہے تو صبحگاہ آہ

الفت کا راز ہمسے چہپا اب ہے کیون سہیل
اک رنگ زرد دوسرا تیرا گواہ آہ

بے نیازی عشق کی وہ کچہہ تمہارا ناز ہے
ہمکو ہو صیاد کس منہ پر رہائی کی امید
دل مین ہے اب واقعی کیجے رقیبون کا علاج

اسکا کیا انجام ہوگا جسکا ہی آغاز یہہ
آشیان اتنا بلند اور طاقت پرواز یہہ
اپنے بدذاتی سے لوین آتے نہین ہین باز یہہ

حلقۂ گیسوے جانان کا ملا
گر نہین ہے لطف مصحف مین تو کیون

سلسلہ دل بستگی کے واسطے
جان دے کوئی کسیکے واسطے

شاعری ہے واسطے میرے شہید
اور مین ہون شاعری کے واسطے

مستقل اپنے رو نوا کرکے
بیٹھے اوس در پہ منتکا کرکے

حق کو دیکھا نگاہ وا کرکے
کعبہ پہونچا خدا خدا کرکے

دنیا مین آیا تھا کرنے کو یاد
اور چلا ہون یہان سے کیا کرکے

یہ گلشن دکھا مجھے صیاد
قفس و دام سے رہا کرکے

ہم تھے آنے تیرے کوچہ مین
آ گئے تھے چلے صدا کرکے

کبھو کی عزت ہوس نے دنیا کی
مجھکو ممنون اغنیا کرکے

آہ دل کو رسا کیا مین نے
ہمسر گیسوے رسا کرکے

مین ہون سے ہوا ہون بیگانہ
تجھ سا پیدا اک آشنا کرکے

اوس نے مجھکو نہ ماجرا دکھا
ہوے شرمندہ التجا کرکے

مطلب دل نہوگا اوس سے حصول
فائدہ عرض مدعا کرکے

تنگ آیا مسیحا سے
مرض عشق کی دوا کرکے

عشق مین اپنے جان سے درگذرا
مین حق دوستی ادا کرکے

دل مین ہے روضۂ نجف شہید
جاؤن مین طوف کربلا کرکے

مجھے صیاد اب تو چھوڑ دے فصل بہار آئی
قفس سے مرغ گلشن کی رہائی ہو تو بہتر ہے

لکھوں احوال اپنا میں لہو سے اشک خونیں سے
مری نامہ کا کاغذ بھی حنائی ہو تو بہتر ہے

شہید استاد فن شعر ہے تو اہل معنی سے
غزل اپنی اگر تجھکو دکھائی ہو تو بہتر ہے

کہہ چاک ہاتھ سے کہ گریبان نچھوڑئے
اے چشم گریہ اشک سے دامان نچھوڑئے

چھوڑا ہے گرد باد نے گو طوف قبر قیس
کیا بیکسی کو گور غریبان نچھوڑئے

چاہی جو توکہ دہوئی گل ایں سیر گرد عیش
شبنم کیطرح دیدۂ گریان نچھوڑئے

ہے آپ کے کلام کا مشتاق اک جہان
اس کام کو شہید سخندان نچھوڑئے

عشق میں عرض تمنا مانع دیدار ہے
میرا ہے دست دعا منہ پر مرے دیوار ہے

بے سروپا کو بھلا دستار کیا درکار ہے
جوں حباب اوسکا تو جو سر وہی دستار ہے

عاشقوں کو خود بخود ساماں زینت ہے نصیب
آنسوؤں ہی اک گلی میں موتیوں کا ہار ہے

ہے مری نظروں میں یکساں اس چمن کا خوب و زشت
چشم وحدت میں تو جیسا گل ہے ویسا خار ہے

عشق کی غیرت ہو کب محنت کش دیر و حرم
التجا ہر در پہ لیجانا کسے درکار ہے

شیخ ہمکو داناہائے اشک میں تسبیح در
اے برہمن ہمکو قد کا اپنے خم زنار ہے

دل کے لیجانے سے کچھ خاطر میں اپنی تو نہ لا
چپ شہید آپ ہی وہ پھر دیگا آخر یار ہے

سبحہ گرداں ہی فقط جان نہ مجکو اے شیخ	انہیں دانوں میں چھپا رشتۂ زنار بھی ہے
فرق اپنے ہی سمجھ کا ہے دلا ہجر و وصال	ورنہ جو کچھ کہ ہے صحت وہی آزار بھی ہے

کسکو دیوانگی اپنی تو سناتا ہے شہید
اس خرابات میں نادان کوئی ہشیار بھی ہے

اضطراب اپنے جو لخت دل بیتاب میں ہے	یار سیکھے یہ کہاں برق میں سیماب میں ہے
بحث کرتے ہیں عبث شیخ و برہمن ورنہ	دیر میں جو وہی مسجد و محراب میں ہے
زور سے قدر نہیں بڑھتی نجابت ہی شرط	تیغ سے بڑھ کے برش دشنۂ قصاب میں ہے

چھوڑ غفلت کو شہید ایک ذرا ہوش میں آ
قافلہ چلنے کو تیار ہے تو خواب میں ہے

یاد اوس شوخ کی اوس دل میں بھری رہتی ہے	لوگ کہتے ہیں کہ شیشہ میں پری رہتی ہے
گریہ آنسو نہ رہے تو بھی ہے یہاں نم باقی	چشمہ ہر چند کہ ہو خشک تری رہتی ہے
بند زنجیر میں کب رہتے ہیں وارستہ مزاج	موج میں کوئی نسیم سحری رہتی ہے
ذرہ کو پرتو خورشید سے ہے فیض وجود	ہم میں جب تک کہ تری جلوہ گری رہتی ہے
جلوہ گر کس میں نہیں ذات ہے اوسکی بیدست	سب میں شامل ہے پہ وہ سب سے بری رہتی ہے
خوبی و زشتی کا انجام برابر ہے فنا	مگر اتنا ہے کہ اک ناموری رہتی ہے

نہ ہنر پر ہو تو نازاں مدد بخت ہے شرط
قابلیت تو شہید آہ دھری رہتی ہے

[illegible]

شاہ سے اللہ بہتر ہے گدائی کوے دوست		عشق مین جو جو مصیبت ہے وہی بہبود ہے
کہو چکے سودے باطل مین سب اپنا نقد عمر		تو بہی یارونکو یہی فکر زیان و سود ہے
دیکھنا ملنا بہم ہمدرد ہونا در کنار		نامہ و پیغام کی بہی راہ اب مسدود ہے
تا کجا لکھیے گلہ کوئی فلک کا ای شہید	ق	اسکے ہان رسم مروت یہان تلک مفقود ہے

گر سلیمان کی سنے آواز وقت جان کنی
وہ بہی اس ظالم کے آگے نغمۂ داؤد ہے

بستۂ دام تحیر مین ہون اور تصویر سے	واسطے دونونکے ملک خامشی جاگیر ہے
باغ مین شوخی رنگ گل نہین ہے باغبان	خون ناحق بلبلون کا ہی کہ دامنگیر ہے
گر خون سے یون گلو گیری ہی میری آہ سرد	ہر سحر گل کی صبا جیسے گریبان گیر ہے

وہ تو ہر بیگانہ سے ہے بے تکلف آشنا
چاہنا اوسکو شہید عشق کی تقصیر ہے

ہون شمع زبان کٹنے سے کب محو زیان ہے	جتنی یہہ کٹے اوتنی ہے پہر چرب زبان ہے
سن نالۂ بلبل کو کہا مین نے چمن مین	کس کا ہے یہہ ماتم کہ تو اب مرثیہ خوان ہے

پر ناز اور انداز مین ہے فرق شہید آہ
جو دل مین نزاکت ہے وہ شیشہ مین کہان ہے

کیون خفا ہوتے ہو تو اے عمر چلی جاتی ہے	چہوڑ کر مجکو اکیلا تو بہلی جاتی ہے
ہمکو منظور ہے یہان قصر بدن کی تعمیر	عمر جون سایۂ دیوار ڈہلی جاتی ہے

119

[illegible]

[illegible]

کہتا ہے یہان خیال سے ہر دم جمال دوست — عارف کو جیسے سیر حقیقت مجاز سے
جون شمع کی ہے خلوت فانوس اغیار — محفل کو کیا خبر مری سوز و گداز سے
خورشید ہے اوس دل روشن کو ہمسری — واقف ہو جو جہان کے نشیب و فراز سے
آتی ہے جو یہ خشک سے کسکی صدا سے درد — پوچہین گے ہم یہہ بابت کہنے نواز سے

تبدیل قافیہ سے شہید اک غزل کی اور
تکلیف کر طبیعت معنی طراز سے

بے تیرے باغ دلیہ خزان ہے بہار سے — کہدیجو اے صبا یہہ مرے گلعذار سے
رکھون مین دل مین کیونکہ ملاقات کی امید — ٹپکے ہے خون وصل مرے انتظار سے
نقطہ گرے قلم سے جو تعریف اشک مین — ہم چشم کیون نہو گہر آبدار سے
نا صح تو میرے درد کو سمجہے گا کس طرح — تیرا بہی دل تو سخت ہے کچہ کوہسار سے
ظاہر ہے چشم اہل بصیرت مین اب تلک — لیلے کے شکل قیس کے سنگ مزار سے

جام ایک بہر شراب سخن سے شہید ور
بیتاب ہو رہا ہے مراجی خمار سے

واعظ جو بات ڈہونڈ نکالے کتاب سے — سوجہے ہے وہ ہمین خط جام شراب سے
گذرا یہہ یہان کسی کا ہے سایہ لیسان ابر — شاداب اپنی کشت ہے چشم پر آب سے
رکہتا ہے آفتاب جو کچہ ماہ سے سلوک — عارض کا تیرے سایہ رخ آفتاب سے
پاتے نہین ہین اسفل و اعلی مین کچہ تمیز — یہ نکتہ ہمکو یاد ہے عہد شباب سے

دقصور در طلب نے رکھا مجھے ناکام جو دل ہو صورت سیماب بے قرار تلاش		وگرنہ مقصد جو یندہ تا کجا نہ ملے شہید جھوٹ ہے یہ بات کیمیا نہ ملے
ہم نفس دیکھ یار آتا ہے نہ کہی کیجے تنگئ آغوش آئینہ کو ترے بلا دیکھے دور سے دیکھتے ہو امیر یطرف خوب کیفیت اس شراب مین ہے		داو پر پیہ شکار آتا ہے بعد صد انتظار آتا ہے اوس کے دل مین غبار آتا ہی اوٹھ کے بے اختیار آتا ہے تمکو ساقی خمار آتا ہے
	بے ترے اب ہے بیقرار شہید کوئی اوسکو قرار آتا ہے	
اس طرح کے لذین اوٹھائے بسمل ہو کرے ہماری تقلید بار سے کہین چھپ رہے یہ بیمار دنیا سے خیال شکل حیرت آخر کو ہے ایکدن جدائی ازبسکہ ہے جی کو بیقراری		وہ مجکو ذرا جو منہ لگائے بتیابئے دل کہان سے لائے اک آن تو کوئی چین پائے صورت کوئی اسکی کیا بتائے کیا کوئی کسی سے دل لگائے ساتھ اسکے کہین نکل نجائے
	قاصد سے کہو کہ وقت رخصت آسکے وہ شہید کے نہ آئے	

مجالس طوبین کوئی آدمی جو حاضر ہو
کہی شہید کو یہ جو وہ جفا کرے

[illegible]

[illegible]

وہ دلربا ہے تو کہ ہوا اک جہان ہلاک	انداز سے ادا سے کرشمہ سے آن سے
لیلی منش نے تیرے مرا شور و شر کہا	کیا تو بھی کوئی قیس کے ہے خاندان سے
اظہار سوز دل نے سراپا جلا دیا	مانند شمع حرف جو نکلا زبان سے

سچ ہے کہ فن شعر و سخن میں نہیں کوئی
ہم مرتبہ شہید فصیح اللسان سے

صف مژگان کا آنسو دل بدحال میں ہے	جدا وئی پیشانی انگریز کی الوال میں ہے
ہوس وصل مدام اوس سے ہے دل کو جس سے	نہیں امید ملاقات مہ و سال میں ہے
ڈر ہے جمعیت غنچہ کو پریشانی کا	یہہ تأمل اوسکا ہے جس شخص کا دل لال میں ہے
منہ سے کہتا ہے تو کچھ اور ہی کرتا کچھ اور	فرق دزات کا حال و زتر سے قال میں ہے
شکل ہیہات جدا ہوں کبھی اک دم تجھ سے	تو نہ مل پر نہیں ممکن نہ ملیں ہم تجھ سے
ہنسکے تو اور بھی اب وسیہ چھڑکتا ہے نمک	زخم کا دل کے جو مانگے کوئی مرہم تجھ سے
زہر آلودہ ترا حلقہ ہے اے حلقۂ زلف	آنکھ اسود ہی ملاتا ہے نہ ارقم تجھ سے
مہر و مہ دونوں میں پرتو ترے رخسار کا ہے	دنکو اور رات کو ہی رونق عالم تجھ سے

دل مقتول کا نوحہ جو پڑا تو نے شہید
مجلس عیش ہوئی حلقۂ ماتم تجھ سے

پان کہا کر جو منہ دکھلانے لگے	میں شہید اور رنگ تم لانے لگے
زلف کے مار اژدرہے کہانے لگے	رخ سے ماہ و مہر شرمانے لگے

[illegible]

[illegible]

گلبرگ کے روش ہین وہ نازک قماش کے
مرغان باغ قدس کا خون ہو گیا جگر
دے جام ساقیا کہ دیکھو نہین آنکہ اوٹھا
کھولا صراف نے منہ در شہوار تب ملا
روشن ہے عشق سوز دل و چشم تر سے شمع
ٹکڑے جگر ہے دردسے ہونچے لبون پہ جان
جو تشنگان حسن رخ برق تاب ہین
چلتا ہون راہ عشق مین جون شمع سر کے بل
گلبرگ کا پڑا ہے گلے مین تمہارے ہار

جون بوی گل مکان مین نہ ٹہرے بو دوباش کے
سننے سے میرے زمزمۂ جان خراش کے
عینک جو ماہ و مہر کی لائین تراش کے
مین رہ بآسمان تلاشی معاش کے
کیا فایدہ چہپانے سے ہو راز فاش کے
دم بوی گل کی طرح نکل جائے کاوش کے
یا یار لے کی اونکی کفن پاہون تاش کے
رکہتا قدم پہ سر کو ہون اول تراش کے
ٹکڑے ہین یا مری جگر پاش پاش کے

اعجاز عشق کا ہے کہ جبکا ہو نہین شہید
قاتل وہ آکے گرد پہرا میری لاش کے

وہان مرے ساتھ دم گریہ صبا چلتی ہے
مین نے چاہا کہ محبت مین مرا کام چلے
بت سفاک ستمگر کے گلی کا رستہ
کوئے قاتل مین ہراسان ملک الموت کے ساتھ

ہے جہری منہ کی لگی سرد ہوا چلتی ہے
لیک تقدیر سے تدبیر کی کیا چلتی ہے
کوئی چلتا نہین تلوار سدا چلتی ہے
کانپتے بید کے مانند قضا چلتی ہے

آہ و نالے سے ترے دہر مین ہی قہر شہید
اگ لگتی ہے جدا آندہی جدا چلتی ہے

شمع کی بزم میں کمی ہے زبان
جسکو دوست سخن کا پایا ہے
جسکو چاہیں گے اوسکو دین گے
آپ کا اسمین کیا اجارا ہے
تیرے غم میں شہید نے دی جان
نہ کہا تو نے وہ ہمارا ہے

دکھا دیا تھا ابرو اوس نے ماہ نو مجھے
حرم کی طاق میں آئی نظر ہلال مجھے

کہتے ہیں مشتاق ہو کر بلبل طبع شہید
اور بھی رنگین غزل کوئی سنایا چاہیے

نہ سرشک اور نہ دیدہ تر ہے — صاف غلطان صدف میں گوہر ہے
آئینہ ساز روئے انور ہے — جانمن دل مرا سکندر ہے
وقف گلگیر شمع کا سر ہے — عاشقوں کے گلے پہ خنجر ہے
قبر حجرہ ہے خاک بستر ہے — مور ہوں میں تہ زمین گھر ہے
زندہ کرائے مسیح مردوں کو — رکھتی اعجاز تیری ٹھوکر ہے
یاد قامت میں تیرے رشک چمن — آہ عاشق کے سرو عرعر ہے
طرفہ آئی ہے اب چمن میں بہار — رنگ دیگر ہوائے دیگر ہے
طالب وصل میں ہوا تو کہا — کام موقوف بر مقدر ہے

لکھ شہید اور بھی غزل رنگین
برگ گل یا غزل کا دفتر ہے

لب ساقی شراب احمر ہے — چشم مخمور سے کا ساغر ہے
باغ رضوان خط معنبر ہے — دہن تنگ حوض کوثر ہے
رخ ترا صاف یا ہے آئینہ — خط ہے یا آئینہ کا جوہر ہے
شمع یا آہ گرم سے میری — شعلہ یا میری جان مضطر ہے
یار دل کے مکان میں ہے مکین — شیخ کعبہ میں خاک پتھر ہے

کہولے تہے آنکہہ ادہر کو اودہر مین بندگی جنت نصیب پاس ہمارے بہی تہے کبہی	دم ہے مرا کہ بحر فنا کا حباب ہے اب ہمکو نوحہ دل غفران مآب ہے

اس بحر و قافیہ مین شہید اور نظم کر
جو بیت ہے غزل کی ترے انتخاب ہے

دم کی بہی مجکو آمد و شد اب عذاب ہے نالون کا میرے شور جو کوچے مین سن لیا دہوکا جہان مین زیست ہے اے غافلو سنو	دل سوز غم سے آب کلیجہ کباب ہے بولا کہ ہو نہو وہی خانہ خراب ہے دریا جسے سمجہتے ہین ہم وہ سراب ہے

ہے آج حضر وادی گم گشتگان شہید
طبع سلیم ہادی راہ صواب ہے

لے موج سرشک آنکہہ مین لخت جگر آئے سب کام روا تجسے ہوئی ہاے مقدر ہے یوسف دل قافلہ اشک کے ہمراہ	دریا مین بہار گل و لالہ نظر آئے میری نہ مراد دل ناکام بر آئے بس اے جرس نالہ مکرر نہ درائے

تو وہ ہے شہید آج سے کہ دل نغمہ پرداز
بلبل ترے آگے نہ کرے نغمہ سرائے

وصل پروانہ کا غنیمت ہے خلق تجہہ مین نہ کچہہ مروت ہے مین سلامت ہون تو سلامت ہے	صبح ہوتے ہی شمع فرقت ہے آدمی اور آدمیت ہے روز پیدا نئے فضیحت ہے

۱۲۵

خاک کوچے مین اوسکے ہو برباد	رحمت ابر بہار رحمت ہے
ہاتھ دنیا سے کھینچکر بیٹھے	پاؤن پھیلا دیا فراغت سے
رات بھر میرے گھر ہے شل چراغ	صبح ہوتے ہی یار رخصت ہے
کیا پھر وہ ساتھ ہم آئے نہ آئے	زندگی کے قلیل فرصت ہے
مین سراب آشنا ہے بحر عمیق	مین مجاز اور وہ حقیقت ہے
عوض بوسہ جان لیکے کیا	نقد کم جنس بیش قیمت ہے

لوح مرقد پہ میرے نام لکھو
ہے شہید ایک اوسکی تربت ہے

نگہ تغافل سے ناز و ادا سے	بچاوے خدا مجکو ہر اک بلا سے
ہوا شرم سے آئینہ پانی پانی	کہ شرمندہ ہے تیرے رخ کی صفا سے
کمان قدر ہے تری پرخم ابرو	نگہ تیری ہمسر ہے تیر قضا سے
پرین تیرے دلین نہ سوراخ انجم	مدد گر فلک میرے تیر دعا سے
بت شمع رو سے ہوا منحرف دل	لگے ہے مری شمع سان لو خدا سے

شہید جگر خستہ کا خون دل مل
نکردست دیا سرخ اپنے حنا سے

تیرے کانون کو ہون در کانون کے	جوہری کے ہون دو کانون کے
اشک اندھے ترے ستانون کے	کوچے تر ہتے ہین میخانون کے

کعبہ و دیر و کلیسا کے سوا — اور بھی اوسکے ہین کاشانے کئے

قصۂ الفت مرا سنکر کہا — گوش زد ایسے ہین افسانے کئے

کیا ہے تو اور کیا ترا دیوان شہیس
ایسے لکے میرو انشا سے نئے

قد سا ترے سرو اک خیابان مین نہین ہے — رخ سا ترے گل ایک گلستان مین نہین ہے

دُر ایک ترے دانت سا عمان مین نہین ہے — لعل ایک ترے لب سا بدخشان مین نہین ہے

کنجشک ہے شاہین کے پنجہ مین گرفتار — دل خستہ مرا اوس صف مژگان مین نہین ہے

مجنون ہے دوان مثل ہوا ناقہ کے آگے — کیون رحم دل سخت شتربان مین نہین ہے

اس جوش پہ ہے چشم ترا پنی کہ ذرا فرق — اب اشک مین اور نوح کے طوفان مین نہین ہے

بہہ جائے وہ آنکھون سے لہو بن کے الٰہی — گر تیری محبت دل انسان مین نہین ہے

دیکھا ہے مہ نو نے ترا جب سے گریبان — سر شرم سے کب اوس کا گریبان مین نہین ہے

آ جلد کہ جون نکہت گل تن سے چلا دم — اب تاب ٹھہرنیکی مری جان مین نہین ہے

ہے نجد مین مجنون کے بھی روح بگولا — سرگشتہ غبار آج بیابان مین نہین ہے

ہون شیفتہ میرے دل پر داغ کا جلوہ — داغ جگر لالۂ نعمان مین نہین ہے

اوسکی تو محبت ہے مری جان مین الٰہی — کیون میری محبت دل جانان مین نہین ہے

کہتے ہین کبھی حسن مین بے مثل تھا یوسف — اب مثل ترا عالم امکان مین نہین ہے

گلرو کے تصور مین ہے یہان خرمن گل جمع — صدپارہ جگر گوشۂ دامان مین نہین ہے

[illegible]

پرشور شہیدؔ اس گہڑی دور قمری سے
اب بے ہنری ہے

صورت شمس دکہتی ہے سحر پیشانی
کیا چمکتی ہے ترے رشک قمر پیشانی

مین سیہ بخت پریشان ہون ادہر دیکہہ کے زلف
آئینہ دیکہہ کے حیران ہے ادہر پیشانی

تو جو ہو رشک مہ چاردہم تو نہ کرے
بدر کو کیونکر تری شہر بدر پیشانی

قدر دان اہل سخن کے جو ہوے خندہ لعل
پیٹتے پہرتے ہین ارباب ہنر پیشانی

جتنے اندام ہین خوشتر دل ہین از سرتا پا
دست پا چہرہ جبین یار کا سر پیشانی

بندگی کا تجہے دعوی ہے تو جون نقش قدم
خاک آلودہ تو اوس کوچہ مین کر پیشانی

کسمپرسی فشانی ارباب سخن کیون نہ شہیدؔ
تو نے باندہی ہے باندازِ دگر پیشانی

ہے لیلان نظارہ دل قید تم اوسکا ٹہکانا ہی
لعل مین آتش نہانی گرہ مین آب دانا ہے

ہے مری نغمہ سنجی مثل بلبل باغ عالم مین
بزنگ ساز دل مین شور ہی لب پر ترانا ہے

یہان فوارہ سان نقدِ روان میں پہ لٹانا ہے
نہ اوچہلو سمجھو اتنا جو قارون کا خزانا ہے

برنگ آئینہ صرف وسکو منہ دیکہی کی الفت ہے
صفائی حاضرانہ ہی کدورت غائبانہ ہے

شہیدؔ اک طفل بزم شاعران ہند ہے ورنہ
دکن مین گر کوئی دیکہے تو شاعر اک نشانہ ہی

فشان کرنا چراغ داغ کو دل کے بجہانا ہے
بجانا آہ سے دل آگ آندہی مین دبانا ہے

یم عالم مین گرداب فنا اپنا ٹہکانا ہے
حباب آبجویان دم مین آنا دم مین جانا ہے

مین حیران ہون اسیر دام گیسو ہو گیا کیونکر
دل اندہا ہے نہ گونگا ہی نہ بہرا ہی نہ کانا ہے

[illegible]

اب بھی آتا ہے تو آ یہان تیری شوق میں	جان اٹک آکے اسے سینہ تک بچا دی گئی

آنکہ او ٹھا کر بھی نہ دیکھا مین نے منا دسکا تحصیل
آرزو سے پاؤن پڑتے میرے دنیا رہ گئی

تاک ہون مایل اوج اہل ہنر ٹوٹ گئے	اس جگہ طائر سدرہ کے بھی پر ٹوٹ گئے
آنکہ سے بہتے ہین خون جگر و قطرہ اشک	خاک مین مل گئے لعل اور گہر ٹوٹ گئے
کیا چلون راہ کہ پاؤن کو مرے آبلون مین	کانٹے اے قافلہ سالار سفر ٹوٹ گئے
نہ ابہر لیجہ ہستی مین کہ مانند حباب	باد نخوت سے بھری کاسہ سر ٹوٹ گئے
تھا ارادہ دل نہ مرا توڑ کہ سر توڑ ون گا	نے کے شیشے ترے پاؤن سے گر ٹوٹ گئے
ہو گئے باغ مین کہلتے ہی فنا لالہ و گل	پی کے اپنا ہی یہ خون نابہ جگر ٹوٹ گئے
صاحب دبدبہ و طبل و علم بیٹھ گئے	صاحب طنطنہ و شوکت و فر ٹوٹ گئے
سینہ سو ٹوٹے تو کیا ڈر ہے بہت ہین الماس	پہر ہمین جبر ہے جو دل ما سے بشر ٹوٹ گئے

باندھنے کو سبھی باندھین گے یہ سچ یون ہی تحصیل
تو نے باندھے ہین باندازہ گہر ٹوٹ گئے

ابرو مین اور نیمچی مین کاٹ اور ہے	گہاٹ اوسکا اور اسکا مگر گہاٹ اور ہے
دریا کا پاٹ ہے مری دامن کا پاٹ پاٹ	پاٹ اوسکا اور آنسو کا پاٹ اور ہے
داغون سے خوش قماش ہوئین غیر بد قماش	کمخواب اور شفق مین تا نا اور ہے
قند و شکر سے بوسہ لب ہے ترا لذیذ	چاٹین تو سیکڑون ہین یہ چاٹ اور ہے

۱۲۹

کوئی گذرے نہ آدمیت سے
ضم اصرار سے عز و ر
شوق مصحف کے تلاوت سے
منصور وہ رخ بت عادت سے
زرد رو آفتاب طلعت سے
داغ دل ماہتاب صورت سے
قد و بالا وہ قد قیامت سے

خاک جل کر ہوا جو پروانہ
شمع کی بھی نہ گذری راحت سے

ہے سراپا بہار کا عالم
مثل گل کثرت جراحت سے

گل سے بلبل نے کیا سوال کیا
منہ ہوا اوسکا لال غیرت سے

ایک پتلا ہے خاک کا آدم
جان اسمین پڑی محبت سے

وصل شیرین نصیب خسرو ہے
کام ہے کوہ کن کو محنت سے

گو ہے مفلس یہ ہے غنی عاشق
نقد داغ جگر کے دولت سے

شکر مہرا کبھی نہ اوس نے کیا
مجھکو شکوی ہے اپنی قسمت سے

لب و دندان ہین اوسکے لاقیمت
قدر لعل و گہر ہے قیمت سے

ہمنے دنیا سے ہاتھ کھینچ لیا
پاون پھیلا دیا فراغت سے

اوسنے قد راست ور درست کیا
مین نے اک آہ کھینچی حسرت سے

مین گرفتار اس غضب مین ہوا
آپ کے لطف اور عنایت سے

مین چبھے دل مین نشتر مژگان
سبزہ ہو کر اوگے ہین تربت سے

روبرو اوسکے ہے مگر خورشید
شکل آئینہ محو حیرت سے

مین عرق کے ٹپکتے ہے قطرے
کم نہین زلف ابر رحمت سے

قتل کرتے شہید نام مرا
اور محروم ہون شہادت سے

ساقیا شیشہ چرخ اخضر ہے
مے شفق آفتاب ساغر ہے

۱۳۰

[illegible]

زلفوں نے کیا ہندوؤں کو دیر سے باہر
رخ دیکھ کے کعبہ سے مسلمان نکل آئے

لخت دل اشک آنکھ سے اس طرح نکلے
دریا سے ہوں جیسے در و مرجان نکل آئے

افکار رخ سے تری عالم کو لگے آگ
سب گھر سے لئے ہاتھوں میں قرآن نکل آئے

یا رب یہ ہوس قلب ہمارا زر خالص
اکسیر سا کامل کوئی انسان نکل آئے

ہم جوش میں وحشت کے چمن سے سوئے صحرا
جوں نکہت گل پھاڑ گریبان نکل آئے

دولت یہ مگر ناز کر دیکھیگا دم حشر
اک قبر سے لاکھوں ہے سلیمان نکل آئے

بے طرح گرا یوسف دل چاہ ذقن میں
یا رب یہ کوئیں سے مہ کنعان نکل آئے

لے ساتھ گیا دیدۂ گریاں جو تہ خاک
مرقد سے مرے سیکڑوں طوفان نکل آئے

تربت سے تری کشتۂ مژگاں کی سر رگ
سبزہ کی جگہ نشتر و پیکان نکل آئے

مانند حباب جو اسے بت خوش چشم
ای کاش کہ آنکھوں سے مری جان نکل آئے

کفار ہیں زلفوں کے ہوئی دلکو رہا ہے
رخسار جو دو صاحب ایمان نکل آئے

کیا گرم غزل ہے کہ شہید آنکھ سے آنسو
پُر درد ترا پڑھتے ہی دیوان نکل آئے

ہوں غریق بحر الفت ہاتھ میرا تھام لے
کیوں زباں میری نہ شکل موج تیرا نام لے

باغ میں بلبل جو میرے جنگجو کا نام لے
تیغ کا موج صبا آب رواں سے کام لے

ہمصفیران چمن اب دیکھئے ہوتا ہے کیا
باغ میں صیاد پھر آیا قفس اور دام لے

سامنے میرے نگر اغیار سے تو اختلاط
چٹکیاں دل میں نہ میری شوخ گل اندام لے

[illegible]

رحم کی آمد شد تری سینہ مین ہی اب جان نخچیرش	اوس نگہ کو کیا بلا دی بیخبری کی دربانش
منہ سے کسکا ہیرے یوسف کی خریداری کی سے	عالم امکان اگرچہ مصر کا بازار ہے
سچ ہی جو دی تیری کے ...	فی الحقیقت ... خریدار ہے
فرو بادل ... آج ...	ابر ہے گلشن ہے ... ساقی بہار ہے
یہان مسیحا تری ... کا م ... نہین	وہ نہین ... کا ... آزار ہے

مشرق طبع شہید عشق سے طالع ہوا
مطلع ... مطلع انوار ہے

ستم ... کی طرح ... دل ... مجھے	... آپ کی ... ساقی نے کیا ... مجھے
ہی تو ... وہ ... ستم ... مجھے	بہول ... مجھے
... کھنچی تری تصویر ورق پر ...	کیون مصور ... مجھے
کو چہ یار مین ... غبار	کر دیا باد صبا ... برباد مجھے
خلف ... مضامین ...	... کیا ماموراد ... مجھے
... ہون یہان قید ہوا	قفس ... ہوا ... فولاد مجھے

ہیرے ... شاگرد شہید
کیون شہید ... کہین ... استاد مجھے

اندیشہ کیا رقیب جو دلبر کے ساتھ ہے	گل خار کے تو خار گل تر کے ساتھ ہے
ہے ساتھ ... کے تو کبھی زر کے ساتھ ہے	ہر طرح دوستی ... دلبر کے ساتھ ہے

کفر و اسلام ... زلف ... مین دیکھے
شیخ ... رخ ... زلف ... مین دیکھے
... [illegible]

مین پہر رہا ہون دشت مین جون گرد کاروان
تنہا کدہر کو چہوڑ گئے ہم سفر مجہے

تاثیر اوس کے دل مین نہ کی تونے آہ گرم
کرتا جلاکے خاک ہی تیرا اثر مجہے

پچتایا شعر کہہ کے شہید اس سے خوب تہا
گر اور کوئی کام کا آتا ہنر مجہے

شام کو بہی پر نہ چڑہنا ہوی سر کہولے ہوے
تاکتا ہی دور سے آنکہین قمر کہولے ہوے

جون ہلال عید ملنے کا ہی کسکے اشتیاق
ہون تمنای ہم آغوشی مین پر کہولے ہوے

آشنا بحر شجاعت کا ہون جون گرداب موج
ایکدم رہتا نہین تیغ و سپر کہولے ہوے

عوش پر تلوار جنکی جہولتی تہی گہر مین اب
موج دریا وار بیٹہے ہین کمر کہولے ہوے

آب دانہ کیلئے ہی کہولنا منہ کا ضرور
ہے صدف اپنا دہن بہر گہر کہولے ہوے

طرفہ ہے اعجاز تیری نغمہ پردازی شہید
باغ مین منقار ہے بلبل سحر کہولے ہوے

بند دم ہوتا ہے گو کہولے ہوے کی ہے ردیف
تمنے باندہے ہین بانداز دگر کہولے ہوے

وضع مجہکو نہ خوش آئی تیری
آہ دل ہرزہ درائی تیری

مرگئے پر نہوی اوسکو خبر
دیکہیے اے آہ رسائی تیری

تا بکے خون جگر پی کے جئین
دیکہیے اے عشق خدائی تیری

ہنستے ہنستے ہی یہہ کیا تہا کہ شہید
یک بیک آنکہہ بہر آئی تیری

رنگین غزل لکهی هی ایسی که بلبل سی شهید
گل سا تجهی یه دو اشعار رہا ہے
گلکار تجکو شوخی رفتار رہا ہے
اور سے خرام ناز کے طرز و ادا کو دیکهه
ایفای وعده ہی بہت دشوار رہا ہے
وعده تو وصل کا کیے ہو نالکهون پر ایکبار
آئین بدلا کو وه دیدار رہا ہے
پہ تهوڑی ہے زلف یار نے رخ پر تو ڈالدن
فقر عورتوں اور ستمگار رہا ہے
پهر تو کلمے لبی مرکے زینو پیمان کے

گر لاله زار سے تجکو سرو کا رہا ہے
داغون سے سینه غیرت گلزار رہا ہے
گر دید حسن سے آئینه رخ رہا ہے
چشم منور و دل بیدار رہا ہے
فکر زلف الفت گر یار رہا ہے
باریک تار موکی رگ جان رہا ہے

آستے نظر مین گنج شهیدان ہزار ہا
کوچے کی سرزمین ترے کربلا ہوئی

ہے برق سادہ رو تری شرمنده رنگ سے
تہا عشق زندگی مین بہت سبز رنگ سے
اوسکی نگاه گرم نے دل کو جلا دیا
اوس شعله رو نے دیکهے تو آنکهو نہین کہر کیا
حسرت گنوائی اوس کے بہت سنگدل کیا تہا
گر نام پوچهتے ہو تو ہے ننگ نام سے
گر ہے تپاک شمع پہ عاشق تو شمع بہی
کیا حسن ہو تیرے دہن تنگ کا بیان
شفاف رخ کا آئینه خط کے ہی زنگ سے
ہو لوح قبر میرے زمرد کے سنگ سے
ہم چشم برق ہو نه مری شوخ و شنگ سے
دلکو بہی دی پہر آگ لگا اس سرنگ سے
توڑا ہے مین نے شیشه ناموس سنگ سے
اور ننگ کا ہے ذکر تو ہے نام ننگ سے
کب گرم جوشیان نہین کرتے تپاک سے
ہے تنگ تر دہانکی بہی چشم تنگ سے

اس بحر مین حباب لب جو ہو نهین شهید
کم چشم تر نہین مرے دریاے گنگ سے

باران اشک نه قدح خوار چاہیے
یہان جان مفلسی کو آزار چاہیے
یوسف لقا نه مصر کا بازار چاہیے
مجروح غم ہون عشق خط یار چاہیے
زر چاہیے نه دولت دنیا چاہیے
رحمت کو حق کے شرم گنه گار چاہیے
ہان زیستن کو مردن دشوار چاہیے
تیرے بنفشه بہا کے خریدار چاہیے
زخم جگر کو مرہم زنگار چاہیے
لطف و کرم کی اک نظر یار چاہیے

[illegible]

تو موتیون کا ہار جو زیب گلو کرے | موتی سے آنسوؤن کا مری تار چاہئے

کشتہ ہون رنگ گل کا ہو گلبرگ کا کفن
جامہ شہید عشق کا گلنار چاہئے

نالان بت بیدرد کے ہون بیخبری سے | فریاد ہے اے آہ تری بے اثری سے
ہوش اڑتے ہین مستی مین تری جلوہ گری سے | نسبت جو تجھے ہے سو تو ہے کو ہی پری سے
ہے رنگ ٹپکتا تری پشواز ہری سے | پر واسطے پائون کے لئے سبز پری سے
اوس شمع نے مطلب کو مری صاف اوڑایا | پروانہ لکھا مجھکو پر و بال پری سے
سنتے ہین فقط نام وجود اوسکا عدم ہے | عنقا ہے مشابہ تری نازک کمری سے
آ جلد کہ ہو ہیچ مین کوئی دم کا ہون مسافر | اتنا کوئی کہدے مرے یار سفری سے
تو حال مرا اوسکو سنا اے طپش دل | نکلے گا مرا کام تری نامہ بری سے
فرقت مین سمایا ہے مرا آہ شرربار | کیا شمع ہے واقف مری سوز جگری سے
شیشہ مین نگہ اپنی پری بنکے ہوئی بند | اک ساقی بدمست کے جادو نظری سے
چال اوسکی ہے کچھ اور تری چال ہی کچھ اور | چالاک روش ہے روش کبک دری سے
ہر شاخ ثمردار پہ پتھر ہین برستے | اس باغ مین آزاد ہون مین بے ثمری سے
اے اشک کیا تونے مرا راز دل افشا | رسوائی ہوئی سخت تری پردہ دری سے

لکھ ایک شہید اور غزل گرم کہ سنکر
آگاہ سخنور ہون تری نکتہ وری سے

١٣٥

[illegible]

[illegible]

یہہ شکوہ گو نجتی اپنی صدا سے آہ رہی | کہ ہم صفیرون مین تا صبح واہ واہ رہی
سنا جو نالہ مرا تھا بندہ کر زنجیر | قدم پہ لوٹ کے اک عمر عذرخواہ رہی
جدائی جنگلی تھی اک آن شاق دلکو مری | اب ان سے حیف ملاقات گاہ گاہ رہی
مزا تو یہہ ہے کہ فرہاد و قیس کی دولت | نہ رسم دوست سے نے بیستون سے راہ رہی
ہم اور عشق ہے اب سر ہے اور زانو ہے | جنون کا گہر بسے اپنی زندگی تباہ رہی

کرینگے ہم تو غزل در غزل شہید ایسے
جو یون ہی طبع رسا اپنی روبراہ رہی

نہ فکر زر کی نہ پروائے مال و جاہ رہی | فقط نظارۂ یوسف لقا کی چاہ رہی
بندھا خیال جو شب ان کے لف و عارض کا | لبون پہ آہ رہی چاند پر نگاہ رہی
برا ہوا آنکھون کا یہہ اتفاق نادر ہے | جہان کہ ایک لڑی دوسری گواہ رہی
سیاہ بختی مجنون خوش آئی لیلی کو | بنا کے آپ ہی اک خیمہ سیاہ رہی
ہم اپنے حال مین تھے اور قال مین اپنے | ادہر سے آہ رہی اور ادہر سے واہ رہی

شہید فکر کرو ورنہ آگے مشکل ہے
جو ایسا عشق رہا اور ایسی چاہ رہی

دیکھیں تو پری اس گھڑی یا لیلی تو ٹھہرے | اس چاند سے رخسار پہ ہالے کی تو ٹھہرے
سر خار مغیلان نے ہر طرح اوٹھایا | ہان اے کف پا چھالے پہ چھالے کی تو ٹھہرے
ساقی سے گلگون کے پیالے کی تو ٹھہرے | پینا تو کہان ہونٹہ چٹالے کی تو ٹھہرے

[illegible]

[illegible]

میری محفل مین بہ تقریب آئی وہ پری
لاکہہ منت سی بڑی عجز سے دشواری سے

طالع بد سے ملی دونو کو اک بدنامی
مجکو ناداری سے قارون کو زرداری سے

نام کسکا ہوا ہم مفت مین مانند نگین
ہوی انگشت نما فیض سیہ کاری سے

ای شہید ایک غزل اور بہی لکہئے کہ وہ شوخ
کاٹے عناب لب حیف مزے داری سے

نہ مثل کہیں ہے کافر نہ کوئی ثانی ہے
نئی امنگ سے ہے اوٹہتی ہوی جوانی ہی

نہ چہیڑو ہم نفسو مجکو سرگرانی ہے
کمال ضعف ہے شدت سے ناتوانی ہی

ہوای مصر محبت بہی کیا قیامت ہے
پسر پدر کا اسی جا عدوی جانی ہے

ہزار قصۂ فرہاد و دفتر مجنون -
ہماری ایک شب ہجر کی کہانی ہے

غزل تو خوب کہی آپ نے یہ میر شہید
اب آگے دیکہئے یارون کی قدردانی ہے

ادس گلی مین خوار پہرنا بہی کچہہ قناعت ہے
کیا کرین بے بس ہین اپنی دل لگی کی بات ہے

کہتے ہین وان دلونکا ستانا ہر اک کی بات ہے
دیکہئے آہ رسا اب بات بگڑی بات ہے

خاکسار آئے تو زاہد تو نہ جان اوسکو حقیر
تو فنا فی النفس ہے اور وہ فنا فی الذات ہے

کل غزل مینے سنائی اونکو تو سنکر کہا
واہ صد رحمت شہید آج آپ کی کیا بات ہے

بس سے تپ دل ہم بے ہٹی مری ہستی ہی
اللہ ری تری گرمی کیا آگ برستی ہی

پیارے دور سے اوسکا دہان سوال ہے
بجھ تک مری رسائی ہو کیونکر ضعف سے
بستگی رسائی دم کی رہ ماہ و سال سے
تو رو با سمان ہو چکے رزق جو ن مدقق
کہتے جسے کمال ہیں عین زوال ہے
خورشید اوج پر او دم آیا کہ ڈھل گیا
اے سرو باغ حسن کا تو نو نہال ہے
سایہ میں تیری دور رہیں عاشقی نہیں نہال
نادان دیکھ داغ نہ تو دامن پر خیال ہے
دیکھا تو حسن عشق میں اوفت کمال ہے

چھیڑو نہ کا ہے زلف خطا ہو ری معاف
بندہ کو گناہ گار خدا بال بال سے
تکیہ کرو شمیم غفور الرحیم پر
شافع بروز حشر محمد کی آل ہے

روشن ہوا ہے مہ کا حسن پہ ہوگی
او شمع شبستان تو کس باغ کی پھول ہے

تو آپ اور تیری زلف پرخم نہ منہ سے بولے نہ نہ سر سے کھیلے
کروں نہ کیوں شور کیوں نہ تڑپوں جو شکل رعد اور برق گردوں
تو آج او فتنہ مجسم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
کسے جو شب میرے راز نالی جو حسن کا اوس نے جلوہ دیکھا
پتنگ اور شمع بزم تو اہم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
چمن و پری کو ہوا ہے سکتا ہوا ہے موج صبا کا دم بند
کہ دیکھ رنگ پری کا عالم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
چمن میں مجھکو بھی تیرے ہمراہ آکے دیکھا جو سرو قامت
تو قمری و سرو دونو باہم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
شمیم موزوں کرینگے تا حور ولیف اور قافیے ہزاروں
پر اس طرح باندھے گا کوئی کم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کوچہ گردی ہو چکی بس ہائی اہل الم
کاروان باشی مجھے بھی لا دو اک لیلا عزیز
کوہکن سے پھر اٹھو نیکے تیر تیشۂ عشق
سنگ طفلاں پر نہ جب تک کہ انکے ہو کھیلے

مجھکو کیا کیا نے جو جانے گا اب نہ رام سے
قیمت یوسف سے لو وہ جنہ جیسے دام سے
مجھ لئے عالم مری منصب لیلی کا نام سے
ہے وہ دیوانہ جو دیوانہ [illegible]

ہفت قلزم سے زبان کو پاک کرے وجود اشعیا
بھول کر بھی چاہ کا کوئی بیان کرنا ہم سے

[illegible]

خالق نے کیا پیدا تیرا نہ مثالی ہے	قدرت ہی کے سانچے مین صورت تری ڈہالی ہے
مردہ ہون شب فرقت مین نہین دم بہر	یکسان مری تصویر اور تصویر نہالی ہے
شاہان جہان اسمین سرگشتہ و حیران ہین	یہہ چرخ مقرنس ہے فانوس خیالی ہے
زلف و رخ روشن [illegible] سوجہی	شب قدر کی ہے روشن گور نگینہ کالی ہے

گلہائے مضامین کا گلدستہ سہیل اچہا
ہے باغ سخن تیرا تو باغ کا مالی ہے

[illegible] بہت دل کی چوٹ کے	کاش اکدن تمام ہون بس لوٹ لوٹ کے
[illegible] برق آہ گرم	گلشن ہے آشیانہ بلبل گہسوٹ کے
ہم [illegible] ہین بے خطر مدام	مرتے نہین وہ گوٹ جو ہو ساتہہ گوٹ کے

کیا سحر تہا یہہ مطلع تازہ ترا سہیل
سنتے ہی دل تمام ہوا لوٹ پوٹ کے

کہتے [illegible] بات یہ ماتہا وہ گوٹ کے	سچ کو تمہاری کہو [illegible] ہو جہوٹ کے
[illegible] چشم تار [illegible] سلسل پہ رکہہ نگاہ	سلک گہر نہین کہ بنے پہر یہہ ٹوٹ کے

تبدیل ردیف ہو سہیل اور اک غزل
اسمین تو قافیون کو بہر امار کوٹ کے

[illegible] دل کو جوش کرے وہ مرے ساتہہ لپٹ کے	بیٹھے کبھی جو پاس تو دامن سمیٹ کے
[illegible] کی طرح پہٹ پڑا چاک ہو وہی جس	دوزخ پرست ہم ہوے دہند مین پیٹ کے

[illegible]

سلہ تخلص مہاراجہ
چندو لعل دیوان
دکن

بلبل گلشن سخن ہے تا بلبل ... کی صدا
ای شہید ... تیری نغمہ سنجی کی صدا

زہی شجاعت جہی سخاوت زہی عدالت جہی شہامت
ترا ہی رعب اجتناب ذات فلک کے اوپر زمین کے نیچے

فلک کے اوپر زمین کے نیچے شہید تو نے کیا ہی ثابت
نہیں ہی تجہسا تو اب سخندان فلک کے اوپر زمین کے نیچے

کس سے ملکر جی بہلاؤں ہر اک ہر اک ڈھب کا ہے
جسکو دیکھا ہمنے یہاں وہ ابہی مطلب کا ہے

نثار ہے کا ہوگا کوئی مجکو ذوق ادس لب کا ہے
بندہ قایل اس ہستی کا عاشق اس مشرب کا ہے

لیلی مجنون وامق عذرا گذرے اونکا کیا مذکور
میرا اونکا ذکر الفت طرفہ قصہ اب کا ہے

گرچہ ہزاروں کہا نامر نا لب تک آخر او ظالم
مجہپر ظلم اتنا کیا باعث الفت تو وہ سب کا ہے

اب تو دکہلا صورت اپنی کوئی دم کا مہمان ہوں
کیوں ہو ناحق جی سکے درپے دشمن ہر اک کا ہے

کفر و دین کو صدقے کیجے اسکے رخ اور گیسو پر
نور و ظلمت باہم ہین یہاں جلوہ روز و شب کا ہے

عزلت نصب کی حالت پر یہاں رہنا کب ممکن ہی شہید
واسطے کچھ حاصل ہی تو استغنا شفقت کا ہے

درمیان جب اوسکا بند ناجنسم حقیقت کہل گئی
ماہیت کونین کی نظروں میں اپنے کہل گئی

نغمہ گل خوبی میں ساعدی تجہل ہے باغ میں
ہاتہہ میں سے اوس پری جسوقت جام مل گئی

آن پہر کچہ بوی خون آتی ہی تجہ سے دیکہنا
ای نسیم صبح کیا چوٹی کسی کی کہل گئی

اب کہ ہر سکے چار قل واعظ ہی قایل ہو گیا
کان میں جوں ہین صدائی خندہ قلقل گئی

دیکہو درس گل لینی میں آج کیا گل کہلا
چاک جیب گل ہوا اور جان سے بلبل گئی

ہر گہڑی تلوار کہینچو تو لنا پہر کیا ضرور
جب تری ابرو مری نظروں میں قاتل تل گئی

پھر اب مجھے زمین پہ دیتا ہے پٹکیاں	لیجا کے تا فلک دل مضطر زمین سے

اس رشک گل کے عشق مین جلتا ہون مین شہید
ابھرے ہین داغ جون گل احمر زمین سے

پھر آہ سے درد دل اظہار نہو جاے	پھر گل کے طرح سینہ افگار نہو جاے
کیون عشق کے مسلخ مین مردار نہو جاے	جس پر ترے ہاتھون سے ایک وار نہو جاے
تا کیسے مزاج اوسکا اتنا نہ تڑپ بسمل	دوپہری کہین قاتل کی تلوار نہو جاے
کیفیت چشم اوسکی ہے ساقی ہر محفل	رندون کی طرح صوفی سرشار نہو جاے
صنعان نکرے صنعت عشق بت ترسا کے	تار رگ جان میرا زنار نہ ہو جاے
پھر گرد کدورت کچھ باہم ہے ترقی پر	حایل مرے اور اون کے دیوار نہو جاے
اب فرقت سے ہو تسکین دل مضطر کو	اس کوچہ مین وہ خنگ سوار نہو جاے
آنکھین ہو ملا اوس سے آنکھین وہ دکھاوے گا	تو میرے طرح عیسی بیمار نہو جاے
منہ سے تو لب کے نکلا تری الفت مین	عالم پہ بلا نازل کیون یار نہو جاے

آنکھین ہون شہید اپنے اس طرح جو خون افشان
میدان قیامت کیون گلزار نہو جاے

غیر کو جلتے مین دیکھا اون سے اشارے میرے	دم نہین مارتے پر خوف سے کہتے پھیرے
شعلہ حسن نظر کرتے ہین جون شعلہ طور	وصل کی رات کے پھر گرم اٹھا لے پھیرے
نکہت و گل کے طرح رہتے تھے دونو یکجا	یاد ایام کہ ہے ربط تھا سے پھیرے

[illegible]

ہر چند کہ تہا فیس بہی شوریدہ پر ای عشق ‏ اب تیری بہت دہوم ہی شوریدہ سری کی

ہوا تنک کے دریا سے روان ملک فنا کو ‏ نزدیک ہے اسے لخت جگر راہ تری کی

جو حسن کے بندے ہین شہید اسکو یقین جان

سجدہ بہی وہ کرتے ہین تو مسجد کو پری کی

دور رکہا عشق و دین سے عشق بے پرواہ نے ‏ خود فراموشی خودی کے بدلے دی اللہ نے

ہے عجب نابود کے نادیدہ قابل کائنات ‏ شہرت عنقا کو پہونچایا کہان افواہ نے

کس سے کہئے آہ اپنے حال دل کا ماجرا ‏ کیا گلا کہوٹا ہے اس سودائے خاطر خواہ نے

کیا پڑی تہی کیون کسی کو مفت کر بیٹہے پسند ‏ فکر پہلے کیون نہ کی اندیشۂ کوتاہ نے

قرۂ اللہ یہدی من یشاء سنکر شہید

پاؤن چومے عشق آفت خیز کے گمراہ نے

وہ شوخ جا کے اگر اپنے ہمنشین سے ملے ‏ ملون نہ اوس سے اگر آسمان زمین سے ملے

جو ہم فروغ ہو خورشید سے چراغ سحر ‏ تو رنگ لالۂ ترے روئے آتشین سے ملے

جو پاس یار تجہے ہو تو پاس دل کو چہوڑ ‏ مکان مین جائے اگر کوئی تو مکین سے ملے

ملاؤ شہد تبسم مین سرکہ ابرو ‏ کہ با مزا ہوا اگر سرکہ انگبین سے ملے

ہم اون کے کوچہ مین پہلے تو حضرت دل کو ‏ تہکتے تہے ڈہونڈہ کی آخر یہ پہر وہین سے ملے

شہید آج تو شیخی بنی ہوی بگڑے

ملے تو اوٹہ کے وہ تم سے پہ تمکین سے ملے

دکھائی آنکھ جو اوس بحر حسن نے تو شہید
حباب ساں مری آنکھوں سے جان نکل آئی

وادی عشق میں سرگشتہ جو دیوانہ ہے
آہ دل اوس کے لئے شمع پہ پروانہ ہے

ہو وہی رہرو کو دم تیغ پہ رستا تو وہاں
آسرا وار کا کرتے کو سنبھل جانا ہے

کفر و اسلام میں اس راہ میں دو نقش قدم
کعبہ گر دل کو نہ سمجھا تو صنم خانہ ہے

شان بتخانہ کی یہاں قابل دید ہے شہید ق
خوب محفل ہے عجب صحبت مستانہ ہے

پنبہ شیشہ ہے مغز سر ابن حلاج
شمس تبریز کی مٹی گل پیمانہ ہے

آگے ہماری خلق میں رسم وفا نہ تھی
آنکھ آنکھ سے نگہ سے نگہ آشنا نہ تھی

یاد اور شکوہ کس کا میں ہوں محو بیخودی
شاید کہ تھی کسی سے ملاقات یا نہ تھی

تب بھی نہ مر گیا کوئی یہاں بات رہ گئی
صاحب سلامت آپ سے جب بال ما نہ تھی

میں اپنی سخت جانی سے بالتیج رہا
کیوں وہ خفا تھے سوت تو مجھ سے خفا نہ تھی

جینا غم فراق میں کار شہید تھا
مشہور تو یہی ہے کہ اسکی قضا نہ تھی

گر کیوں چین جبین مجھ سے نہ رہ تو ہر گھڑی
اور بھی تیوری چڑھاتا ہے وہ بدخو ہر گھڑی

کیا سیاہ ہوں اوتار امین نے شیشہ میں مجھے
اور کہہ دیوانہ مجھکو لے پری رو ہر گھڑی

مجھکو بجلی یاد دے نوشی میں آئے ساقیا
قطرہ سے حلق میں ہو کیوں نہ اچھو ہر گھڑی

[illegible] میری [illegible] ہے
بات کرتی ہی [illegible] میں
[illegible] مجھکو [illegible]
[illegible]

دو [illegible]	تا [illegible] سمجھے

[illegible] ابنا
[illegible] سمجھے

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] | [illegible] دل سے اپنے
[illegible] | [illegible] سے اپنے
[illegible] | [illegible] سے اپنے
[illegible] | [illegible] سے اپنے
[illegible] | وہ [illegible] اپنے
نہیں [illegible] ظالم [illegible] | [illegible] سے اپنے
[illegible] | [illegible] سے اپنے

دہ معشوق میں [illegible]
شعر [illegible]

[illegible]

[illegible]

اونکی محفل میں ہوئی آج رسائی میری — تہ کئے میں نے وہاں زانوادب کے اب کے

مصرع اور کسی طرح ہوے نہے یہ شہید
قافیہ اور ردیف اپنے میں ڈہب کے اب کے

یار کوئی ہوا کہ نہو حق یار بہلا اور آپ بہلے — تنہائی میں اپنا بس کہ وہ غمخوار بہلا اور آپ بہلے
[illegible] محبت [illegible] دلدار بہلا اور آپ بہلے — فرصت کا وقت غنیمت ہی بس یار بہلا اور آپ بہلے
دل [illegible] اور آہ بلب سنبل کیطرح — اوراق قلق سے گل کی طرح اوگا بہلا اور آپ بہلے
[illegible] اکسیر ہو سب پہ ہی روشن — ہم مفلس ہیں وہ سیم بدن زردار بہلا اور آپ بہلے
[illegible] تو اور کہے ہمکو گا یومین — ایسے گل کے تو بہلو میں اک خار بہلا اور آپ بہلے
[illegible] اپنی خبر [illegible] پہ پڑی میں شام و سحر — کام اور نہیں کچہ ہمکو مگر دربار بہلا اور آپ بہلے
[illegible] شعر و سخن ہوں مثل عنادل چہچہے زن — پہلو میں بہلا وہ رشک چمن گلزار بہلا اور آپ بہلے
میں عاشق ہو کر جیتا یا جیسا ہے کیا ویسا پایا — اقرار نے یہ ان دکہلایا انکار بہلا اور آپ بہلے

بحث شہید البتہ نہ پڑہنا منہ پہ سخن جیتوں کے نہ چڑہنا
تنہا بیٹہے رہنا پڑہنا اشعار بہلا اور آپ بہلے

[illegible] تری بدل کبہی ایسی تو نہ تہی — سانس لینی تجہے مشکل کبہی ایسی تو نہ تہی
وضع تیری ثبت جاہل کبہی ایسی تو نہ تہی — خونریزی برق شمائل کبہی ایسی تو نہ تہی
مجہ میں اور تجہ میں سوا رہتی تہی رنجش مخفی — پر بگڑتے سر محفل کبہی ایسی تو نہ تہی
عشق مجنوں میں تڑپتی تہی یہ لیلے — دست بر سینہ و بر دل کبہی ایسی تو نہ تہی

۱۴۵

[illegible]

کیا تیرے در پہ آؤن کہ رتے ہین مجھکو منع
ہر وقت در پہ ہین ترے دربان نئے نئے

لب نے کیا ہین سے جسکے جہان کا خون
لاتے ہین رنگ یہہ مستی پان نئے نئے

رخسار و زلف و خط ہین تری غیرت بہشت
یہہ گل ہین اور یہہ سنبل و ریحان نئے نئے

ہین آجکل تمہارے سہو ہین سجدہ گاہ خلق
کعبہ بنایا ہے صاحب ایمان نئے نئے

جامہ کو تیرے دیکھکہ گلون کے جدا جدا
دامان نئے نئے ہین گریبان نئے نئے

واؤد کو بھی کرتے ہین الغیہ اوسکی مست
بہہ مرہ ہین مرغ خوش الحان نئے نئے

آتے نہ کیون یہہ تابع فرمان زر سے کیے ربط
ہین اب شہید پر تری فرمان سے نئے نئے

گل نے جو رنگ کہایا مراجی جانتا ہی
جلوہ وا ایسا نظر آیا مراجی جانتا ہے

تو نے جلوہ جو دکھایا مراجی جانتا ہی
طور موسی کے خدایا مراجی جانتا ہے

رب کو اللہ سے چھوڑ کے جس محنت سے
مین نے دل تجھسے لگایا مراجی جانتا ہے

کیونکہ دشمن نہ کہون جانکا جیا ہی مجھے
اوس ستمگر نے ستایا مراجی جانتا ہے

یار نے مجکو نکالا او سے مین نے ہر چند
جس تکلف سے بنایا مراجی جانتا ہے

نہ سنا اوس نے اور اشعار کیے پڑھ مین اوسے
حال دل اپنا سنایا مراجی جانتا ہے

رحم کہایا نہ کبھی تو نے مگر مین نے جو آہ
غم ترے ہجر مین کہایا مراجی جانتا ہے

کھو دیا ذات کو اپنی اور اوسے ہین نئی شہید
جس مشقت سے ہے پایا مراجی جانتا ہے

[illegible]

اشک و خون دونو یہہ بہاتی ہین ای ابر بہار
رنگ لاتے ہین مری دیدہ گریان کتنے

وادی عشق ہین ای خضر جنون ساتہہ نہ چہوڑ
ابہی طے کرنے ہین یہان مجہکو بیابان کتنے

ایک طوفان پہ سر لے ابر بہاری نہ اوٹہا
تہہ ہین اشکون کے نہان ہین مری طوفان کتنے

ہنسکے زخمون سے یہہ چہڑکا نمک اوسنے دیکہون
اور خالی ابہی کرتا ہے نمکدان کتنے

سنکے اشعار شہید آج تمام اہل چمن
شکل گل پہنکگئے اپنے پہاڑکے دیوان کتنے

دل تیرے سوا اور پہ اصلا نہین رکہتے
ہم تجہسے کسی بات کا پروا نہین رکہتے

کب ہیان ترے ہوے کمر کا نہین رکہتے
ہم بالش سر جز پر عنقا نہین رکہتے

کیون ہو کوئی منت کش جان بخشی عیسی
کیا لب ترے اعجاز مسیحا نہین رکہتے

رہنے کی ہے تقریب کہ ہم اوٹہنے کی طاقت
اوس کوچہ سے جون نقش کف پا نہین رکہتے

دنیا کو اگر ہمسے ہے انکار شہید اب
ہم بہی طلب شاہد دنیا نہین رکہتے

دل اوس شمع رو سے ملا چاہتا ہے
یہہ پروانہ جل کر موا چاہتا ہے

خط اوس رخ پہ ظاہر ہوا چاہتا ہے
گہن چاند کو اب لگا چاہتا ہے

نہین چاہتا مجہکو یا چاہتا ہے
مرے حق مین تو یار کیا چاہتا ہے

گرفتار ہوتا ہے زلفون مین اوسکے
پہر اس دام مین دل پہنسا چاہتا ہے

حباب ایکدم مین ہو سر کہو کے دریا
بگاڑ آپ کو گر بنا چاہتا ہے

[illegible]

کہیے کو شعر میں اور بھی کہتے ہیں سخن ...
سچ یوں ہے کہ تجھ سا کوئی استاد نہیں

بنا اک اور نیا ہے جہاں زمیں کے تلے
یہ کیوں کہ ہو شکن جہاں زمیں کے تلے
... ہے ... زمیں کے تلے
وہ شکل اور وہ نقشہ کہیں ...
زمیں پہ ہو نہ عمارت بنا کہ آخر تک
... کی شکل زمیں کے تلے ...
نہیں ہے شمع کی حاجت ...

گیا جہاں سے اک کارواں زمیں کے تلے
مثال ... ہے ... مکاں زمیں کے تلے
ہے اک ... زمیں کے تلے
... زمیں کے تلے
تمام ... زمیں کے تلے
... دفن ... زمیں کے تلے
... زمیں کے تلے

شعر ... کی ہے تا افلاک شہرت
نہیں ... ہوئے ... زمیں کے تلے

تاریخ جلوس نواب ناصر الدولہ غفران منزل

مہر فرخندہ علی خان بہادر ...	کرد اجلاس ...
سال جلاس ... فلکی گفت شہید	آصف ور ... ناصر دین و دولت

البینہ

تاریخ رحلت نواب امیر ... شمس الامراء امیر ... مرحوم مغفور

[illegible]

تاریخ طبع دیوان ... تاریخ ... علیه‌الرحمه ...

[illegible]

تاریخ دیوانی نواب مختار الملک مرحوم مغفور

خدا مختار ملک آصفی را	عطا فرمود اقبال سکندر
سُہیل آورد تاریخ وزارت	سراج ملک و دولت بنده پرور ۱۲۶۹ھ

تاریخ وفات نواب ناصر الدوله غفران منزل

ناصر الدوله غفران منزل	بود در رحمت حق تا به ابد
کرد رحلت بقلم داد سُہیل	جعل الجنة مثواه صمد ۱۲۷۳ھ

ایضاً در صنعت تعمیه

ناصر الدوله مبرا شد ز کار کائنات ۱۲۷۱	باقی	شد بجایش افضل الدوله مدار کائنات ۲۸۶ ۹۸۷ ۱۲۷۳

تاریخ وفات نواب افضل الدوله مغفرت مکان

افضل الدوله شه ملک دکن	رفت زین کاخ سپهر نیلگون
سال رحلت گفت رضوان با سُہیل	او بجنت رفت از دنیای دون ۱۲۸۵ھ

ایضاً در صنعت تعمیه

آه از تخت دکن برخاست آه ۱۲۷۳		افضل الدوله جهاندار زمن ۹۸۷
انش جلوس	باقی	میر محبوب علی شاه دکن ۹۸۷ ۱۲۸۵

ایضاً ... [illegible]

از ... مجموعه کلام ... سال ...

[illegible]

از عالیجناب میر محمد علی صاحب عصر

دیوان گفت شہید خوش فکر چو خوب
تاریخ طبع آن رقم کرد عصر

گشتہ مطبوع چون بخوبی انجامی
دیوان سخن سنج شہید نامی
۱۲ ۱۴

از نواب میر واجد علی خان صاحب جاگیردار شاگرد جناب حکیم میر بادر علی صاحب برادر خورد حضرت شہید مغفور

چھپا جب یہہ دیوان بفضل خدا
لکھا مصرع سال واجد نے یہی

ہوا مشتہر خوب نام شہید
[illegible]

از حکیم سید نوازش علی صاحب [illegible] شہید مغفور

شکر خدا چھپا ہی مرے جد کا اب کلام
جب نہ ہی سال ختم لکھا المعہ حال

ہند و کن میں [illegible] نام شہید ہے
مطبوع خلق کا یہہ کلام شہید ہے
۱۸

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ لیا جائے گا۔

کیفیت نامہ

جامعہ [illegible]

۱- [illegible]

۲- [illegible]

۳- [illegible] ال [illegible]

[illegible] کی جا سکتی [illegible]

ایک [illegible] لازم ہے

[illegible] خراب ہو جائیں تو [illegible] داری

۴- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا [illegible] پنسل سے [illegible] نہ لگایا جائے

۵- [illegible] والے کی [illegible] ہیں

[illegible] سکیں گی فقط